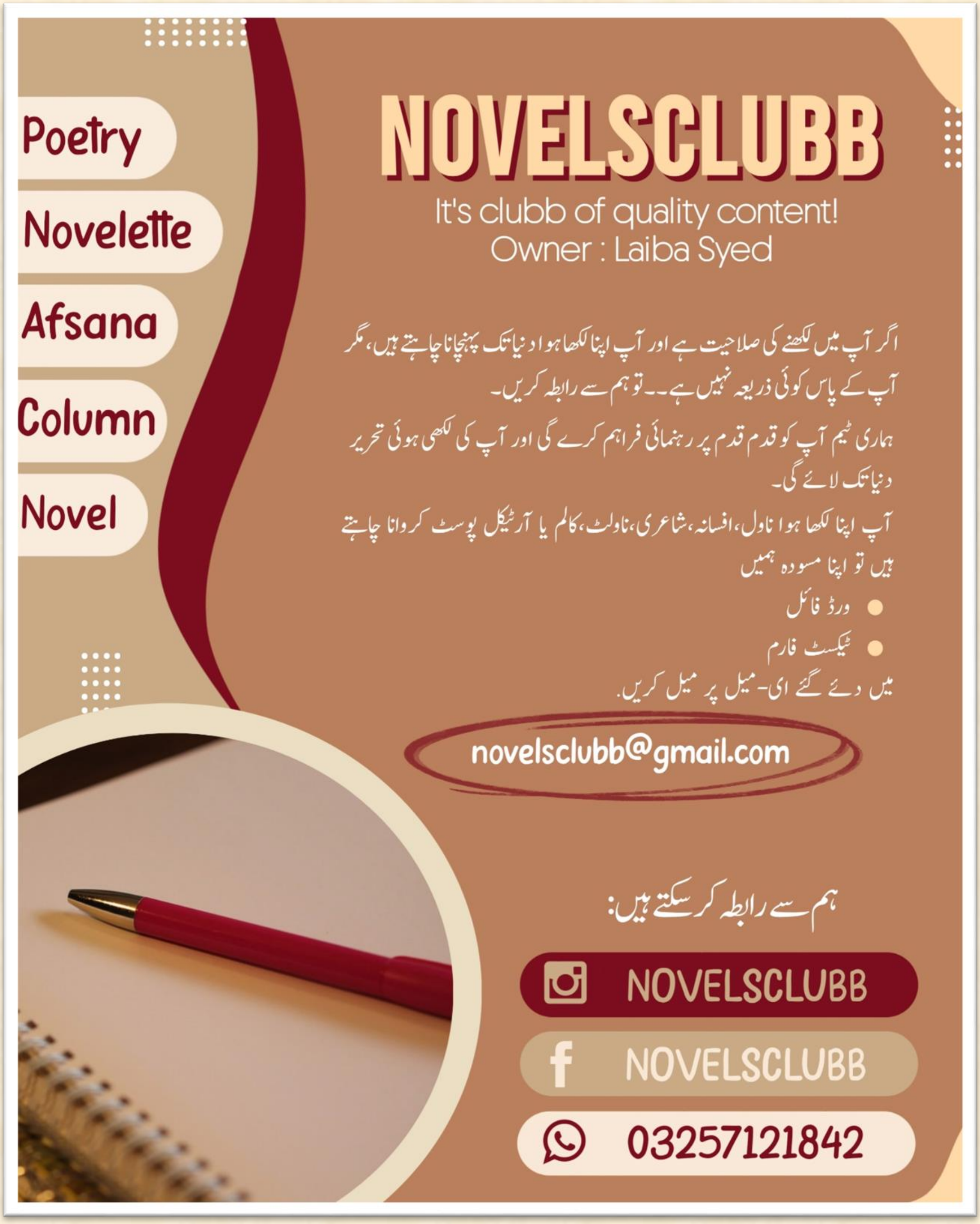

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رنگِ جاں

از قلم

ملائکہ فرمان

Clubb of Quality Content!

رنگِ جاں

از قلم

ڈاکٹر ملائکہ فرمان

Episode 19 & 20

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کھڑکی کے شیشوں سے آتی دھوپ کمرے میں دھند کی طرح پھیلی ہوئی تھی۔ دھوپ کی کرنیں دیواروں تک جا رہی تھیں، جیسے سورج نے خاص طور پر اس صبح کو خوبصورت بنانے کی کوشش کی ہو۔

رابیل آئینے کے سامنے بیٹھی تھی۔اس کے بالوں کی نرم لٹیں کندھوں پر بکھری تھیں،اور انگلیاں دھیرے دھیرے ان میں لہریں بناتی جا رہی تھیں۔

گلابی سلک کا اسکارف گردن کے گرد لپٹا تھا،کڑھائی کے دھاگے روشنی میں چمکتے تھے۔وہ صبح اٹھ کر تیار ہو جاتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد دروازے سے آہٹ آئی،دروازہ ناک ہوا،ربیل نے آئینے میں دیکھا۔

سرمد اندر داخل ہوا۔سبز ٹریچ کوٹ پہنے سلیٹی مفلر گلے میں لپیٹے،ہاتھ میں کافی کا مگ تھامے اور وہ نگاہیں جن میں رات کی نیند نہ ہونے کی کہانی چھپی تھی،مگر بیوی کے سامنے نہ بتانے کا ضبط بھی۔

وہ کچھ سیکنڈ اسے دیکھتا رہا،جیسے دل تسلی چاہتا تھا کہ وہ واقعی موجود ہے۔اور کہیں نہیں گئی۔

سرمد کے بہت سے انٹرویوز تھے جو اُس نے ابھی دینے تھے لیکن مصروفیات کی وجہ سے وہ اُن انٹرویو کو ڈیلے کرتا جا رہا تھا،پھر اب کچھ دنوں سے اُس نے اپنے سیکجول کو مینج کر کے ٹائم نکالا تھا،اور ابھی وہ رابیل سے اسی سلسلے میں بات کرنے ہی آیا تھا۔رابیل آئینے کے سامنے بیٹھی تھی۔ڈریسنگ پر اس کا میک اپ بکھرا ہوا تھا،بیڈ پر کپڑے پڑے تھے،پورے کمرے کا حال بگھڑا ہوا تھا۔

سرمد نے پورے کمرے میں ایک نظر دوڑائی اُسے لگا گلے لمحے وہ بے ہوشی سے زمین بوس ہو جائے گا،اس کا کمرہ جورات کے وقت بھی کبھی میسی نہیں ہوا تھا اب وہ کبھی صاف ستھرا ملا ہی نہیں۔

اس کو تھوڑی دیر کے لیے بہت زور کا جھٹکا لگا تھا۔وہ بلکل بھی اپنے کمرے کو ایسا بکھرا ہوا تو بلکل بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

سرمد نے رابیل کو دیکھا،۔رابیل نے سرمد کے چہرے پر حیرت دیکھ لی تھی۔وہ اُس کے فیس ایکسپریشن دیکھ کر سمجھ گئی تھی۔

وہ میں سب سمیٹنے والی تھی۔وہ سٹول سے اٹھتے ہوئے بولی،ایک دوپٹہ بیڈ پر تھا،ایک صوفے پر اور ایک سٹول کے کنارے لٹک رہا تھا۔تین تین دوپٹے اس کے پھیلے ہوئے تھے۔سرمد کو تو جیسے جھٹکے پہ جھٹکا لگ رہا تھا۔

اگر وہ اپنے کمرے کی یہ حالت اس سے ڈسکس کرنے لگتا تو یقیناً ٹائم نکل جاتا۔اس لیے اس نے دل پر پتھر رکھ کے ایک گہری سانس لی،دل پر ہاتھ رکھا،جیسے کہہ رہا ہو،اب میری شادی ہو گئی ہے،میری ایک عدد بیوی ہے اس لیے یہ سب چلتا رہے گا۔اس نے بڑی مشکل سے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خود کو کنٹرول کیا۔ نظریں کمرے سے ہٹالیں کیونکہ اگر وہ اپنے کمرے کو ایسے ہی دیکھتا رہتا تو اس کو غصہ آجاتا تھا جو کہ وہ نہیں چاہتا تھا۔

رابیل بیڈ پر پڑے کپڑے سمیٹ کر ہینگ کر رہی تھی۔ سرمد بولا،

"اگر آپ کو ٹھیک لگے۔ تو آج ہم انٹرویو دے دیں؟ وہ جو میں پچھلے کئی دنوں سے ڈیلے کر رہا تھا۔" سرمد نے اُسے یاد کرواتے ہوئے کہا،

رابیل نے تھوڑی دیر کے لیے کپڑے ہینگ کرنا چھوڑ دے پھر اُس کی آنکھوں میں دیکھا، وہ آنکھیں جو کل رات ٹوٹ گئی تھیں، اور آج کسی فیصلہ، کسی سہارا، کسی وجود کی تلاش میں تھیں۔

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔" وہ پھر سے کپڑے ہینگر میں ہینگ کرتے ہوئے بولی۔

سرمد کے ہونٹوں پر ہلکی سی تسلی کی مسکراہٹ آئی، جسے وہ چھپانا بھی چاہتا تھا، مگر چھپا نہیں سکا۔

چلیں پھر ٹھیک ہے شام ۵ بجے تک تیار رہیے گا۔ سرمد نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا، وہ باہر نکلنے والا تھا کہ ایک بار پھر اپنے پورے کمرے میں نگاہ دوڑائی، اور خاموشی سے باہر نکل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رابیل اُس کے جانے کے بعد پورا کمرہ سمیٹنے لگی، الماری میں کپڑے سیٹ کر رہی تھی جو بار بار اُس کے منہ پر آکر گر جاتے تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ رابیل میں سلیقہ نہیں تھا، وہ ہر کام اچھے سے کرنے کی کوشش کرتی تھی لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں کوئی نہ کوئی کمی رہ جاتی تھی۔ وہ جتنا بھی اپنی طرف سے سب سمیٹتی تھی وہ اتنا ہی بکھرا ہوا لگتا تھا۔

رابیل نے ایک گہری سانس لی اور جتنا سمیٹ سکتی تھی کمرے کو سمیٹا اور الماری کی طرف بڑھی، شام کے کپڑے نکالنے کے لیے۔

اس کی نظر پنک ڈریس والی قطار پر گئی، رابیل نے ایک ایک کر کے ان ڈریسز کو چھانا، ایک پنک کلر کی کفتان اُس نے نکالی، اُسے اچھے سے دیکھا وہ سمپل سلک کی کفتان بنی ہوئی تھی جس کے گلے پر ٹوی شیپ موتیوں سے ڈیزائن بنا ہوا تھا۔

دوپٹہ تو نہیں میں لے سکتی اس کے ساتھ؟ وہ کافتان کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے بولی۔

سمپل ہے آج کے انٹرویو کے لیے اچھا بھی لگے گا، وہ جیسے رضامند ہو گئی تھی یہ ڈریس پہننے کو، لیکن پھر اگلے ہی لمحے اس نے اس کو واپس رکھنے کا سوچا،

Clubb of Quality Content

دوپٹہ ساتھ ہوتا تو اور زیادہ اچھا لگتا تھا۔ یہ کہہ کر اُس نے وہ واپس الماری میں ہینگ کر دیا، اور اب دوسرا ڈریس نکالنے لگی۔ دوسرا انار کلی فراک بنا ہوا تھا پنک کلر میں جس کی باڈی پر کام ہوا تھا، اور نیچے گھیرے پر بھی دھاگوں اور موتیوں کا کام تھا۔

یہ ٹھیک ہے۔ رابیل نے اس کو الماری سے نکال کر بیڈ پر رکھتے ہوئے کہا،

پھر جیولری والی سائیڈ کی طرف بڑھی، اور وہی باکس نکالا جو سرمد نے اُسے منہ دکھائی پر دیا تھا۔

یہ پہننا؟؟ ٹھیک رہے گا؟؟ وہ خود سے سوال کر رہی تھی۔

ائیر رنگ اور رنگ پہن لونگی، نیکلس پھر کبھی پہن لونگی۔ وہ اپنے سوالوں کے خود ہی جواب دے کر خود کو سیٹسفائی کر رہی تھی۔

ساری میچنگ کی چیزیں نکال کر اس نے بیڈ پر رکھ دی، اور پھر سے کمرہ سمیٹنے لگی۔

(*****)

شام کو رابیل مکمل تیار ہو کر

اپنے کمرے سے باہر نکلی۔ سرمد جو دوسرے کمرے سے نکل رہا تھا۔ ایک لمحے کو رابیل کو دیکھا۔

Clubb of Quality Content

اس کا دھیان ائیر رنگ پر سب سے پہلے گیا، رابیل نے بالوں کا کرل کر کے پیچھے کیا ہوا تھا اس لیے اس کے کانوں پر با آسانی دھیان جا سکتا تھا۔ سرمد کی نظر پھر اس کے ہاتھ پر گئی آج صرف ایک رنگ پہنی تھی اُس نے وہ بھی بائیں جانب کی تیسرا انگلی میں۔ سرمد کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔

پھر اُس نے نظر اٹھا کر اُس کو اوپر سے نیچے تک دیکھا، وہ انارکلی پنک فراک میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

سرمد نے وائٹ پیپٹ شرٹ کے ساتھ لائٹ پنک کوٹ پہنا تھا۔ یہ میچنگ اتفاقاً ہوئی تھی، جب اُس نے رابیل کے لیے پنک ڈریس لیے تھے تب اپنے بھی دو تین میچنگ کے ویسٹ کوٹ اور شرٹس منگوالی تھیں۔ پہلے وہ کچھ اور کلر پہننے لگا تھا لیکن پھر جیسے اُس کی سکس سینس نے اُسے مجبور کیا پنک پہننے کو، تو اس نے بھی پہن لیا۔

سرمد آگے بڑھا، رابیل بھی ساتھ ساتھ چلنے لگی تھی۔ آج اس نے دوپٹہ گلے میں لیا ہوا تھا جس وجہ سے وہ لٹک نہیں رہا تھا، سرمد نے یہ چیز جلد ہی نوٹس کر لی تھی۔

"آج آپ کا بہت خیال رکھنا پڑے گا مجھے،۔ وہ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے بولا،"

کیوں؟؟ رابیل نے لاپرواہی سے سوال کیا۔

"آج آپ نے اپنی قیمتی ائیر رنگ اور رنگ جو پہنی ہوئی ہے۔ کہیں کھو نہ جائیں اس لیے۔وہ مسکراہٹ چھپاتا ہوا بولا،"

نیکلس تو میں نے پہنا نہیں۔وہ کندھے اچکا کر بولی۔

"تو کیا مطلب صرف نیکلس کے چوڑائے جانے پر آپ کو افسوس ہونا تھا۔وہ ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بول رہا تھا۔"

یہ اب تھوڑی چوڑی ہوگا۔وہ بولتی جارہی تھی۔آہستہ آہستہ وہ گاڑی تک پہنچ گئے تھے۔سرمد نے اس کی طرف کا دروازہ کھول کر بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

تو کیا کہہ رہی تھی آپ۔اس نے بات پھر شروع کی۔

"مجھے ان کے چوری ہونے کا اب ڈر نہیں ہے۔رابیل پرسکون ہو کر بولی۔"

کیوں ؟؟ چوروں کے ساتھ آپ نے کنٹریکٹ سائن کر لیا ہے۔سرمد مسکراتے ہوئے اس سے بات کر رہا تھا،

"چوروں کے ساتھ تو نہیں کیا لیکن مجھے یاد آرہا ہے آپ کے ساتھ کیا تھا۔لائف ٹائم کا۔"

"ویسے اللہ تعالیٰ کب کونسی دعا سن لیں کچھ پتہ نہیں، میں نے آپ کو لائف ٹائم کس نیت سے کنٹریکٹ سائن کروایا تھا اور آج آپ میرے پہلو میں میری بیوی بن کر بیٹھی ہوئی

ہیں۔لائف ٹائم کے لیے۔مجھے کیا پتہ تھا کہ میرا بزنس کا لائف ٹائم پرسنل لائف ٹائم بن جانا۔"

"تو کیا آپ پچھتا رہے ہیں؟؟رابیل مصنوعی غصہ کرتے ہوئے بولی۔"

"میری ایسی مجال جو میں بیوی کے سامنے یہ بول دوں کے میں پچھتا رہا۔وہ بھی اُسے تنگ کرنے لگا۔"

ویسے آپ بلکل بھی نہیں بدلے۔

جیسا کہ؟؟اس نے رابیل کی طرف منہ کر کے پوچھا۔

"کل بھی آپ برے تھے۔اور آج بھی۔لیکن ہاں۔۔۔۔رابیل کہتے کہتے رکی۔"

ہاں کیا؟؟سرمد نے اس کی ادھوری بات کو پورا کرنے کا کہا،

".اب آپ برے ہونے کے ساتھ ساتھ چالاک بھی ہو گئے ہیں"۔وہ بے اختیار بولی۔

سرمد نے سنجیدگی سے رابیل کو دیکھا۔جیسے اُسے بات بری لگ گئی۔

رابیل نے اُس کے سنجیدہ تاثر دیکھ کر پریشانی سے اُس کی طرف دیکھا۔اس سے پہلے کہ رابیل اپنا موڈ خراب کرتی سرمد زور زور سے ہنسنے لگا۔

رابیل نے اُسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا،

"آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے۔" رابیل ایک لمبا سانس لیتے ہوئے بولی۔

"تو آپ نے بات ہی ایسی کی تھی۔" وہ ہنستا جا رہا تھا۔

"آپ چالاک لومڑ ہیں۔" وہ بول کے اب ہنسنے لگی۔

میں انسان ہوں۔ وہ سنجیدگی سے بولا

آپ نے بچپن میں سٹوری نہیں پڑی تھی کلیور فاکس والی؟؟

"نہیں!! میری بک میں انوسینٹ فاکس تھی۔"

آپ کی بک ہی اولڈ ہوگی۔ وہ گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے بولی۔

"بک سے کیا لینا دینا، آپ کو کیا لگتا ہے مجھے لومڑ بولیں گی تو میں آپ کو اس بات پر آسانی سے جانے دونگا۔ وہ پھر واپس اُسی بات پر آیا۔ میں بدلہ لینے والوں میں سے ہوں۔"

"تو میں کیا کروں۔ اب میں بیوی کے عہدے پر فائز ہو چکی ہوں۔ آپ مجھ سے بدلہ تھوڑی لیں گے۔ وہ اپنے بچاؤ میں بولی۔"

"میں یاد رکھوں گا۔ اور ایک دن اس کا بدلہ لے کے رہوں گا۔ وہ وارن کرتے ہوئے بولا۔"

دیکھیں گے۔ وہ کندھے اچکا کر بولی۔

باتوں باتوں میں اُن کا سفر جلدی طے ہو گیا تھا۔ وہ کچھ ہی دیر میں اپنی لوکیشن پر پہنچ گئے تھے۔

وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔

سیٹ پر سفید اور نیلے رنگ کی روشنیوں کا جال سجا تھا۔ کیمروں کی آنکھیں تیز تھیں، کرسیوں کے سامنے مائکس، اور ماحول میں وہ گہری سنجیدگی جو صرف بڑے لوگوں کے آنے سے پیدا ہوتی تھی۔

رابیل کے لیے یہ سب بلکل نیا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ سرمد کے ساتھ دنیا کے سامنے آ رہی تھی۔ اس کا ہاتھ لاشعوری طور پر لرزا، سرمد نے فوراً اس کا ہاتھ تھام لیا۔

سرد انگلیاں اس کے گرم ہاتھ میں آتے ہی تھم گئیں۔

"گھبرائیں مت۔ میں ہوں نا۔"

بس اتنا سا جملہ، اور رابیل کو لگا جیسے کوئی پہاڑ اس کے کندھے سے اتر گیا ہو۔

شو شروع ہوا۔ کیمرے روشن۔ میزبان کی مسکراہٹ تیار۔

رابیل اور سرمد ایک ساتھ بیٹھے تھے، سرمد نے رابیل کا ہاتھ تھامے رکھا تھا، رابیل نے ایک دو دفعہ چھڑانے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے نہیں چھوڑا تھا۔ رابیل کے ہاتھ ضرورت

ناول کلب
Clubb of Quality Content

سے زیادہ ٹھنڈے تھے، اور اوپر سے فیشن کے چکروں میں وہ آج لانگ کوٹ بھی نہیں پہن کے آئی تھی۔اس کے سرد ہوتے ہاتھوں کی وجہ سے سرمد نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔

ناظرین، آج ہمارے ساتھ موجود ہیں سرمد سکندر قریشی بزنس کی دنیا کے سلطان، ملک بھر میں جانے مانے بزنس مین جن کے چرچے صرف پاکستان میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں سنے جاتے ہیں۔ سرخیوں میں ہر وقت رہنے والے، آرٹ کی دنیا کے ماسٹر مائنڈ،ان کی جتنی تعریف کریں اتنا کم ہے۔

اور آج ان کے ساتھ ہیں ان کی خوبصورت ہمسفر، رابیل سرمد سکندر قریشی۔

کیمرا قریب آیا، دونوں کی مسکراہٹیں ہلکی مگر پُر سکون تھیں۔رابیل کی نظریں کبھی کبھی سرمد پر پڑ جاتیں،

اور اسے پہلی بار احساس ہوا کہ وہ واقعی اب اس کے ساتھ ہے۔قریب ہے۔

میزبان نے اپنے سوالات کا آغاز کیا، یہ کپل شو تھا یہاں آج بزنس سے زیادہ ان کی پرسنل باتیں ڈسکس ہونی تھی، سرمد نے پرسنل لائف کی وجہ سے ہی اس شو کو ڈیلے کیا تھا کیونکہ وہ خود بھی یہ سب نہیں چاہتا تھا۔لیکن ایک دفعہ وہ سب کے سامنے رابیل کو انٹرڈیوس کروانا چاہتا تھا اسلیے مجبوراً اُسے اس انٹرویو میں آنا پڑا۔

سرمد، سب جانتے ہیں کہ آپ کا ذوق بڑا اعلیٰ ہے۔ کار کلیکشن، گھڑیاں، فیشن، تو یہ بتایئے، رابیل بھی کسی کلیکشن کا حصہ بنی، یا دل کا؟

سرمد چند لمحے خاموش رہا۔ ہونٹوں کی ہلکی سی محراب بنی۔

اور پھر اس نے کیمرے سے نظریں ہٹا کر سیدھا رابیل کو دیکھا، ایسے جیسے وہ جواب دنیا کو نہیں، صرف اسے دے رہا ہو۔

گاڑیاں، گھڑیاں، کپڑے، یہ میری کلیکشن ہو سکتی ہیں۔

”لیکن رابیل!! یہ میری پسند ہیں۔ میرا فیصلہ ہیں۔ اور میرے فیصلے کبھی نہیں بدلتے۔ میری پسند کبھی غیر معمولی نہیں ہوتی۔“

رابیل کی سانس رک سی گئی۔ آج پہلی بار اس کے دل میں کوئی چیز بہت آہستہ سے، بہت خاموشی سے، کھلنے لگی تھی۔

یہ پہلا موقع تھا جب سرمد نے اسے یوں سب کے سامنے تسلیم کیا تھا۔ ایک اہمیت، ایک وقار، ایک فخر کے ساتھ۔ اس لمحے،

اس ایک اعتراف میں، رابیل نے پہلی بار سوچا،

شاید محبت نہ سہی، مگر یہ رشتہ، یہ انسان، یہ احساس، سب کچھ خاص ہے۔

میزبان نے مسکراتے ہوئے اگلا سوال کیا۔

بہت خوب۔ لیکن سرمد، آپ تو اکثر کہتے ہیں کہ آپ موڈ کے لحاظ سے گاڑیاں بدل لیتے ہیں، تو کیا محبت بھی ایسا ہی کچھ ہے؟ بدلتی ہے؟

پورا ہال جیسے ایک پل کو سانس لینا بھول گیا۔

روشنیوں کا زاویہ بدلا۔ کیمرا سرمد پر زوم ہوا۔ سرمد نے کرسی کی پشت چھوڑ دی، اس کا ایک ہاتھ ابھی بھی رابیل کے ہاتھ کو تھامے ہوئے تھا۔

وہ رابیل کے تھوڑا قریب ہوا اتنا کہ اُس کی نظر سیدھی رابیل کی آنکھوں سے ٹک گئی۔

اُس کی آواز پُرسکون تھی، مگر گہری، جیسے کئی برسوں کے زخم اور کئی برسوں کی خواہشیں ایک ساتھ بول رہی ہوں، لہجے میں بولا،

Clubb of Quality Content

"سرمد سکندر قریشی موڈ کے لحاظ سے گاڑیاں بدلتا ہے، لوگوں سے فاصلہ رکھتا ہے، رشتے بھی انہیں سے نبھاتا ہے، جو دل کو بوجھ نہیں سکون دیتے ہیں۔ اور اعتماد بھی اُسی پر کرتا ہے جو لفظ سے نہیں عمل دکھائے۔"

پھر وہ ذرا اُرکا، رابیل کو دیکھا۔

"مگر محبت؟"

"محبت کوئی کھیل نہیں۔میرے لیے محبت ایک مقدس عہد ہے،عبادت ہے۔اور عبادت وقت کے ساتھ نہیں،یقین کے ساتھ ہوتی ہے۔"

"یہ ایک وعدہ ہے جو،احساس سے نبھایا جاتا ہے۔"

"یہ وہ سفر ہے جس میں ہر لمحہ قیمتی ہے،اور ہر یاد دل پر نقش رہ جاتی ہے۔"

"اور یہ وہ راز ہے جو دل کی دھڑکن میں چھپا ہوتا ہے۔اور صرف وہی جان سکتا ہے جو اس حقیقت میں جیتا ہو۔"

رابیل کے دل میں جیسے کوئی شیشے کی خاموش جھیل لرز گئی۔

اُس کی آنکھوں میں وہ نمی جگمگائی جو بہت سال بعد کسی بات نے دل کو چھوا ہو تو آتی ہے۔

کیمرا فوراً رابیل کے چہرے پر گیا۔اُس کی لرزتی پلکیں،دھیرے سے تھمتی سانسیں،سب کچھ اس لمحے کی سچائی بیان کر رہا تھا۔

میزبان نے سوال کو آگے بڑھایا

"رابیل،کیا آپ کو لگتا ہے سرمد کی یہ شدت،یہ سنجیدگی،محبت ہے؟"

ربیل نے پہلی بار پوری ہمت کے ساتھ سرمد کی طرف دیکھا۔

ایک پوری کہانی تھی اس نظر میں،گزرے ہوئے زخم،دھوکے،خوف

اور پھر اچانک، کسی کے ہونے کا سکون۔اس نے گہری سانس لی اور دھیرے سے کہا۔

"مجھے لگتا تھا محبت وہی ہوتی ہے جو لفظوں میں کہی جائے، پھر انہیں دیکھا، رابیل سرمد کو دیکھ رہی تھی۔"

جنہوں نے صرف لفظوں میں محبت نہیں کی، مگر ہر قدم پر، ہر خاموشی میں، ہر نظر میں، محبت نبھائی ہے۔

سرمد نے نگاہ جھکالی۔وہ جملہ سیدھا اس کے دل کے وسط پر لگا تھا،اور شاید اسی دل میں وہ محبت پہلے دن سے آباد تھی۔

میزبان ہنسا، مگر اس ہنسی میں حیرانی چھپی تھی۔

واہ۔۔اور ایک آخری سوال۔

اگر آپ دونوں کو ایک دوسرے کے لیے ایک جملہ کہنا ہو، تو وہ کیا ہو گا؟

یہ سوال ہوا میں کچھ لمحے لٹکا رہا۔سرمد نے رابیل کو دیکھا ایسے جیسے وہ اس کے بغیر جواب دینا چاہتا ہی نہ ہو۔

پھر وہ بولا، آواز اتنی نرم کہ جیسے دل کی اندرونی پرتیں خود بول پڑی ہوں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"رابیل نے میری زندگی کو زندگی بنایا ہے۔ ورنہ میں پہلے صرف جیتا تھا، محسوس نہیں کرتا تھا۔"

"مگر اب مجھے زندگی سے محبت ہونے لگی ہے، مطلب رابیل سے میری محبت بڑھنے لگی ہے۔"

رابیل کے چہرے پر وہ نرمی اُتری جو صرف ایک عورت کے چہرے پر آتی ہے۔ جب کوئی مرد اُسے دل سے دیکھ لے، محض آنکھ سے نہیں۔

اس نے نظر نہیں چرائی، بہت ہولے سے کہا،

"اور انہوں نے مجھے وہی بنایا، جس کا کبھی میں نے خواب بھی خود سے نہیں دیکھا تھا۔ یہ ایک بہترین انسان ہیں۔"

میزبان ان دونوں سے کافی امپریس ہوئی۔ شو ختم ہوا۔

اسٹوڈیو کی روشنیاں مدھم ہونے لگیں۔ کیمرا آہستہ آہستہ پیچھے ہٹا۔

پس منظر میں ہلکی سی میلوڈی چل رہی تھی، ایسی جو کسی کہانی کے مکمل ہونے کی نہیں، بلکہ ابھی شروع ہونے کی خبر دیتی ہے۔

(******)

انٹرویو ختم ہو چکا تھا۔ کیمروں کی روشنی مدھم پڑ گئی، سٹوڈیو کا ہال اب خاموش تھا۔

دونوں ایک ساتھ باہر نکلے۔

سرد ہوا نے رابیل کے بالوں کو ہلکا سا اُڑا دیا، جیسے دنیا نے لمحے بھر کے لیے رُک کر انہیں دیکھنا چاہا ہو۔ سرمد نے فوراً اپنا ہاتھ اُس کے کندھے پر رکھ کر اُسے اپنی گرم کوٹ کی طرف کھینچ لیا۔

بغیر کچھ کہے، وہ صرف اُس کی حفاظت کر رہا تھا، اُس لمحے میں ہر لفظ غیر ضروری تھا۔

گاڑی اسٹوڈیو کے باہر کھڑی تھی۔ سیاہ مرسیڈیز، دھند میں بھی خود کو نمایاں کر رہی تھی، بالکل ویسے ہی جیسے سرمد خود۔

ڈرائیور دروازہ کھول کر پیچھے ہٹ گیا۔ سرمد نے رابیل کے بیٹھنے تک دروازہ تھاما، پھر خود اُس کے برابر میں آ بیٹھا۔

دروازہ بند ہوا، گاڑی آہستہ سے چل پڑی۔ اندر مکمل خاموشی تھی۔

ساؤنڈ پروف گاڑی، نرم لائٹس، اور دونوں کے درمیان وہ خاموشی جو بولتی تھی، ہر لمحے میں الفاظ سے زیادہ کچھ کہہ رہی تھی۔

رابیل نے آہستہ سے کہا،

Clubb of Quality Content

"آپ نے، وہ سب کچھ، جو آج کہا، کیا واقعی دل سے تھا؟ یا صرف۔؟؟"

سرمد نے اُس کی بات کاٹ دی، مگر انداز میں نرمی اور گہرائی تھی

"رابیل، میں وہ آدمی ہوں جو سچ بولنے سے زیادہ، سچ نبھانے پر یقین رکھتا ہے۔"'

"میں کم بولتا ہوں، لیکن جو کہتا ہوں، اُس پر مر سکتا ہوں۔"

رابیل کی پلکیں جھپکیں۔

اُس نے باہر دیکھا، جہاں گاڑی سست رفتاری سے دھند میں چل رہی تھی، اور سڑک کے کنارے لائٹس دھند میں مدھم سی کرنیں بکھیر رہی تھیں۔

"آپ نے کہا محبت عبادت ہے۔ کبھی کسی نے مجھے ایسے نہیں دیکھا تھا۔ جیسے آپ نے آج دیکھا۔"

سرمد نے تھوڑا جھک کر، آہستہ سے اُس کا ہاتھ تھاما۔ بس اُس احساس سے جس میں تحفظ اور یقین چھپا ہو،

کبھی کسی نے آپ کو اس طرح چاہا نہیں تھا۔

"اور شاید، آپ نے بھی کبھی کسی پر اتنا اعتبار نہیں کیا ہو گا۔ پہلی بار، دونوں ایک ساتھ ہو رہے ہیں اس لیے۔ آپ نے اعتبار کیا اور میں نے محبت۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ گاڑی کی شیشے پر پڑتی اسٹریٹ لائٹس کی روشنی اُس کے چہرے کو اور بھی روشن کر رہی تھیں۔

"آپ مجھے بدل رہے ہیں۔ میں خود کو دیکھتی ہوں، اور لگتا ہے، میں اب وہ بن رہی ہوں جو شائد میں بننا چاہتی تھی۔ مگر کبھی یقین نہیں تھا۔"

سرمد نے مسکرا کر اُس کی طرف دیکھا،

"اور آپ مجھے مکمل کر رہی ہو، رابیل۔ میرے اندر جو انسان برسوں سے چھپا بیٹھا تھا، اُس نے پہلی بار جینا سیکھا ہے۔"

گاڑی اب ان کے بنگلے کی طرف مڑ چکی تھی۔ درختوں کے سائے اور اسٹریٹ لائٹس کے بیچ سرمد کا ہاتھ اب بھی رابیل کے ہاتھ میں تھا۔

رابیل نے آہستہ سے کہا۔

"شاید محبت کہنے سے زیادہ، نبھانے میں چھپی ہوتی ہے۔

اور آپ نے آج، بہت کچھ نبھا دیا۔"

سرمد نے دھیرے سے اُس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی گیٹ کے اندر داخل ہوئی۔گھر کے لان میں روشنی کے جھلملے نے ماحول کو ایک جادوئی سا سکون دیا تھا۔

رابیل کے دل نے پہلی بار مکمل یقین سے خود سے کہا،

کیا مجھے اُن سے محبت ہو جائے گی؟؟

(*******)

انٹرویو سے واپسی کے بعد وہ دونوں ڈنر کے کے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔سرمد اندر آیا، ہلکے نیلے رنگ کی شرٹ، سلیوز تھوڑی چڑھی ہوئی،ہاتھ میں دو مگز لیے۔

رابیل جو اپنی وینٹی صاف کر رہی تھی، سرمد کے آنے پر مڑی۔

یہ رہا آپ کا دودھ، بادام، پستہ اور کھجور والا،اور میرے لیے کافی۔سرمد نے اُس کی طرف مگ بڑھاتے ہوئے کہا،

رابیل حیرت سے اُس کی طرف دیکھتی رہی،

آپ کو یاد تھا کہ میں چائے نہیں پیتی۔وہ مگ پکڑتے ہوئے بولی،

سرمد دھیرے سے مسکرایا

Clubb of Quality Content

"آپ کے بارے میں جو جانا، کبھی بھولا نہیں۔اور جو ابھی تک نہ جان پایا، اسے ہر روز سیکھنے کا دل کرتا ہے۔"

ربیل نے نظریں جھکا لیں۔دل بے ترتیب دھڑکنے لگا۔

سرمد پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گیا۔

کل پہلی بار آپ میرے ساتھ میری مسز بن کے آفس جا رہی ہیں۔میں چاہتا ہوں آپ صرف پروفیشنل نہ بنیں خود پہ فخر بھی محسوس کریں۔

رابیل نے آہستہ سے کہا،

"مگر، ! ! میں ڈر رہی ہوں۔اگر میں فٹ نہ ہوئی اُس ماحول میں ؟ اگر لوگ جج کریں، یا مجھے کم سمجھیں ؟"

سرمد نے آہستگی سے کہا،

"بیگم ! ! آپ کسی معیار کی محتاج نہیں ہو۔آپ خود ایک معیار ہو۔"

اور جب آپ میرے ساتھ آفس میں داخل ہو گی، تو لوگ آپ کی قابلیت سے پہلے آپ کو میرے وقار کا حصہ سمجھیں گے۔اور میرا وقار صرف آپ سے مکمل ہوتا ہے

رابیل کا گلا رُندھ گیا، آنکھوں میں ہلکی سی نمی تیر گئی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا میں واقعی؟

سرمد نے اُسے نرمی سے ٹوکا، آپ کے ہر سوال کا جواب میرے ساتھ ہے۔

"بس، ایک بار میرے ساتھ قدم ملا کے چلیں، شک، خوف، سب پیچھے رہ جائیں گے۔"

ایک لمحے کی خاموشی کے بعد رابیل نے دھیرے سے سر ہلا دیا۔

کیا کر رہی تھیں آپ؟؟ وہ کافی پیتے ہوئے بولا،

کچھ نہیں چیزیں سمیٹ رہی تھی، رابیل کا دودھ کا گلاس ابھی بھی وہی پڑا تھا۔

"آپ کا میک اپ اتنا کم کیوں ہے؟؟ آپ نے مجھے بتایا نہیں میں آپ کو شاپنگ کرا دیتا، وہ وینٹی پر پڑی اُس کی چیزیں دیکھ کر بولا،"

میرے پاس سب کچھ تو ہے، دیکھیں، لپ سٹک، بلش ان، ہائی لائٹر، مسکارا، آئی پیلٹ، سب کچھ ہی تو ہے۔ وہ اشارہ کر کے بولی۔

سرمد کو کچھ دن پہلے والی بات یاد آئی جب وہ آفس میں فری ٹائم میں میک اپ پروڈکٹس دیکھ رہا تھا تاکہ اُسے ان سب چیزوں کا پتہ ہو، کل کو رابیل بات کرے تو وہ جواب دے سکے۔

فاونڈیشن، پرائمر، لوز پاوڈر، اور نیل پینٹس تو مجھے نظر نہیں آ رہیں۔ سرمد نے جو کچھ دن پہلے رٹا لگایا ہوا تھا وہ بول گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور آپ کو یہ سب کیسے پتہ ؟؟ رابیل حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی،

"مجھے سب پتہ ہے۔"

"تو میں بھی تو پوچھ رہی ہوں کہ کیسے پتہ ہے ؟؟ جس نے پنک کلر سجیسٹ کیا تھا کیا اُس نے

یہ سب بتایا ہے ؟؟"

"کس نے مجھے پنک کلر سجیسٹ کیا تھا؟؟ سرمد نے حیرت سے پوچھا"

"مجھے کیا پتہ ہو، کسی نے آپ کو کہا ہو گا اسلیے تو آپ کو پتہ تھا کہ لڑکیوں کو پنک کلر پسند

ہے۔"

"آپ غلط سمجھ رہیں ہیں۔ آپ مجھ پر شک کر رہی ہیں ؟؟ میں ایسا نہیں ہوں بیگم "

تو بتائیں پھر کیسے پتہ ؟؟ وہ ابھی بھی اُسی سوال پر تھی۔

میں نے گوگل کیا تھا۔ رابیل نے گوگل لفظ سن کر قہقہ لگایا۔

اب ایسے کیوں ہنس رہی ہیں۔ ؟؟

"آپ کو کیا ضرورت تھی گوگل کرنے کی۔ آپ مجھ سے پوچھ لیتے۔" وہ ہنستے ہنستے بولی۔

اب آپ سے پوچھتا ہوا میں کیسا لگتا؟؟ وہ کافی سائیڈ پر رکھ چکا تھا۔

"دیکھیں گوگل آپ کو پوری دنیا کی لڑکیوں کے مطابق سب بتائے گا۔ کیا آپ نے سب لڑکیوں کے بارے میں جاننا ہے؟؟ رابیل کی نظریں تیکھی ہوئیں تھی۔"

"استغفر اللہ!! میں ایسا نہیں ہوں۔ میں اپنی ایک بیوی سے بہت خوش ہوں۔"

"تو پھر میرے بارے میں کچھ بھی جاننا ہو تو مجھ سے پوچھیے گا، گوگل نہ کرنے بیٹھ جانا، وہ غلط انفارمیشن دیگا۔"

اوکے۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

آپ نیل پینٹ نہیں لگاتیں؟؟ اس نے سوال کیا۔

نہیں۔ رابیل نے دودھ کا گلاس ڈریسنگ سے اٹھالیا تھا اور پینے سے پہلے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیوں؟؟ وہ حیران ہوا تھا

کیوں کیا؟؟ مجھے نہیں پسند۔ اور ویسے بھی اگر دل کرے تو نیل ایکسٹینشن سے شوق پورا کر لیتی ہوں۔

اچھا!! وہ تعجب سے بولا۔

جی!! اور کچھ جو پوچھنا ہو؟؟ وہ دودھ کا گھونٹ لیتے ہوئے بولی۔

"آپ اب لائنر نہیں لگاتیں۔"

رابیل حیران ہوئی۔یہ بندہ اُسے اتنانوٹس کرتا تھا۔

"مجھے لگانا نہیں آتا۔وہ کندھے اچکا کر بولی۔"

"شادی سے پہلے تو لگاتی تھیں آپ۔"

"کیا آپ مجھے اتنے غور سے دیکھتے تھے؟؟"اُس نے الٹا اس پر سوال کر دیا۔

نہ۔۔نہ۔۔نہیں۔۔وہ لڑکھڑا گیا،

سچ بولیں۔

شائذ!!

وجہ؟؟

پتہ نہیں۔

"شادی سے پہلے آپ کا مجھے یوں غور سے دیکھنا بنتا نہیں تھا۔"وہ سنجیدگی سے بولی۔

"میں خود کو روکتا تھا لیکن روک نہیں پاتا تھا۔"وہ معصومیت سے بولا،

"آپ مجھے اگنور کر دیتے۔"

وجہ؟؟وہ حیرانی سے بولا

"کیونکہ میں تب آپ کی کچھ نہیں لگتی تھی۔"

"**آپ میرے دل کو لگی تھی۔کچھ کی کیا بات ہے۔**" وہ اتنا اوپن کیسے ہو گیا تھا۔

"آپ اب کچھ زیادہ بے باک نہیں ہو رہے ؟؟ شکوہ کیا۔"

کیسے ؟؟ سنجیدگی سے بولا

آپ ہر بات اوپنلی بول دیتے ہیں۔رابیل نے گلاس سائیڈ پر رکھا۔

"اب میرا حق بنتا ہے۔ویسے بھی کوئی برا لفظ نہیں بولا، آپ کی تعریف ہی کی ہے ہمیشہ۔" وہ اپنی صفائی میں بولا،

"آج آپ پیاری لگ رہی تھیں۔"

"بڑی جلدی تعریف کر دی آپ نے۔ تھوڑا وقت اور لے لیتے۔"

"میں نے تب ہی کر دینی تھی لیکن پھر آپ کنفیوز ہو جاتی ہیں۔" وہ ٹیک لگا کر مسکراتے ہوئے بولتا جارہا تھا۔

"کتنا نوٹس کرتے ہیں مجھے آپ ؟؟"

"جتنا ہو سکے اُتنا۔ آنکھ ونک کر کے بولا،"

"اب آپ کمرے میں جائیں۔ آپ مجھے اب اس روم میں اچھے نہیں لگ رہے۔"

وجہ ؟؟ کیا پھر سے میں نے کنفیوز کر دیا۔وہ مذاق کر رہا تھا۔

"ٹائم دیکھیں۔سونا ہے مجھے۔" وہ بہانہ بناتے ہوئے بولی۔

سرمد شرافت سے اٹھ گیا۔باہر جانے لگا اور جاتے جاتے مڑا۔

"مجھے پتہ ہے آپ نے سونا نہیں ہے،بس آپ مجھے اس سے زیادہ ہینڈل نہیں کرپاتی اس لیے مجھے جانے کا کہہ رہی ہیں۔ڈونٹ وری میں نے بلکل بھی نہیں دیکھا کہ آپ بلش کررہی ہیں۔شائد سردی کی وجہ سے آپ کے گال سرخ ہورہے ہیں۔"

وہ یہ کہتے ہوئے فورا نکل گیا،

رابیل نے چہرہ شیشے میں دیکھا۔وہ واقعی ہی بلش کررہی تھی۔

حد ہے۔اتنا بول کر وہ وہاں سے اٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

(*****)

اگلے دن وہ آفس کے لیے تیار ہوکر کمرے سے نکل گئی تھی،لائٹ بلیو کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ لانگ کوٹ پہنے ہوئے اور دوپٹہ گلے پر لیے وہ سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھی۔سرمد بھی اپنے کمرے سے نکل کر نیچے آیا۔

اچھے سے کور لینا تھا خود کو آج باہر بارش ہورہی ہے۔آپ کو سردی زیادہ لگتی ہے۔سرمد اس کے پاس آتے ہوئے بولا،

.اب یہ آپ کو کس نے بتادیا، وہ جھنجھلا کر بولی،

"میں شوہر ہوں آپ کا۔ اتنا بے خبر نہیں رہ سکتا مجھے سب معلوم ہے آپ کے بارے میں۔" وہ گھڑی کلائی پر ٹھیک کرتے ہوئے بولا،

میں کور ہی ہوں۔ رابیل نے اپنی طرف اشارہ کر کے کہا،

ہیلز پہننا ضروری تھا؟؟ مطلب آپ کوئی سا کس پہن کے شوز پہن لیتی یا کچھ اور۔ وہ اس کے پاوں دیکھ کر بولا، جہاں اس نے ہیل پہنی ہوئی تھی۔

"بہت ضروری تھا۔ رابیل کندھے اچکا کر آگے نکل پڑی۔"

"سوچ لیں، ابھی ٹائم ہے۔ آپ چینج کر کے آسکتی ہیں۔"

مجھے سردی نہیں لگ رہی، جتنی لگ رہی تھی اتنا کور کر لیا، مزید مجھے پانڈہ نہیں بننا۔ وہ جھنجھلائی۔

پانڈہ؟؟ وہ قہقہ لگا کر ہنسا۔

اگر آپ کا کامیڈی شو ختم ہو گیا ہو تو چلیں۔ رابیل بولی۔

"ویسے حساب رکھتی ہیں آپ۔" وہ گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا، ایک دفعہ سرمد نے یہ لائن رابیل کو بولی تھی، اور آج اس نے سرمد کو بول دی اس لیے وہ بولا،

Clubb of Quality Content

آپ کی بیوی بنی ہوں تو صحبت کا اثر تو ہو گا نہ۔ وہ گاڑی میں بیٹھ کر بولی۔

"صحبت کا اثر لینا ہی ہے تو کسی اچھے اور نیک کام میں لیں۔ میرے ساتھ وقت گزاریں، باتیں کریں مجھے اپنے کمرے میں رکھیں۔"

"اب آپ پرسنل ہو رہے ہیں۔" کمرے کا سن کر رابیل بولی،

"جیسے آپ کی مرضی۔ میں تو شوہر ہوں میری مرضی کونسا چلے گی۔" وہ گاڑی چلاتے ہوئے بولا،

بلکل!

یہ کوئی عام مرد نہ تھا یہ وہ شخص تھا جو صرف محبت نہیں، عزت، خیال، تحفظ، اور فخر دے رہا تھا۔

کچھ ہی پل میں دونوں آفس پہنچتے ہیں۔ باہر بارش ہو رہی تھی، بوندیں کھڑکیوں پر ٹپک رہی تھیں، اور اندر میٹنگ کا ہال گرم روشنیوں میں روشن تھا۔

کانفرنس ٹیبل کے گرد بڑے بڑے انویسٹرز، ڈائریکٹرز، اور ٹیم لیڈز بیٹھے تھے۔ سامنے ایک بڑی اسکرین پر رابیل کی تیار کردہ پریزینٹیشن لگی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صائم کو کل رات رابیل نے میل کر دی تھی۔جب سے سرمد نے اُسے آفس آنے کا کہا تھا اُس نے کہا تھا کہ وہ پوری ایمانداری سے یہ فرض نبھائے گی،اس لیے وہ اس چیز میں کوئی کوتاہی نہیں برت سکتی تھی۔پریزنٹیشن سرمد نے بنا کر دی تھی۔رابیل نے رات کو سونے سے پہلے ایک دفعہ پریپئیر کر لی تھی۔

سرمد،رابیل کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔سب لوگ احترام سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔رابیل تھوڑی گھبرائی ہوئی تھی،مگر سرمد اُس کے کان کے قریب جھک کر کہتا ہے

آج آپ صرف بولنا،باقی سب سنیں گے۔اور اگر کوئی بیچ میں بولا،تو پھر میں بولوں گا۔

ربیل کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔کیونکہ سرمد نے اُس کو مضبوط فیل کروا دیا تھا۔

میٹنگ شروع ہوئی۔سرمد مختصر تعارف کے بعد مائیک رابیل کو دے دیتا ہے۔

ربیل آہستہ سے بولنا شروع کرتی ہے۔

میرا آئیڈیا یہ ہے کہ ہم 'خاموش تصویریں' کے نام سے ایک نیا پروجیکٹ لانچ کریں۔

ہر پینٹنگ ایک عورت کی اندرونی آواز کو تصویری شکل دے گی۔دکھ،خواب،جدوجہد،ایک تصویر میں کئی احساسات۔پینٹنگ میں صرف رنگ نہیں ایموشن بھی نظر آنے چاہیں کیونکہ جب تک وہ رئیل نہیں لگے گی کوئی کیوں بائے کرے گا۔ہمیں آئیڈیاز پر کام کرنا چاہیے۔نیو

تھیم مارکیٹ میں لے کر آنے چاہیے ہمارے آرٹ ہاوس کی پینٹنگز باقیوں سے مختلف ہوں یہ نظر بھی آنا چاہیے۔ ابھی رابیل بات کر ہی رہی تھی کہ کسی نے اُسکی بات کاٹ دی۔

"مس رابیل یہ کوئی جذباتی تحریک نہیں، یہ بزنس میٹنگ ہے۔ ہمیں اموشن نہیں، مارکیٹ ویلیو چاہیے"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔۔رابیل کے چہرے پر ایک پل کو ناگواری اور بے بسی ابھری۔

مگر اگلے لمحے، سرمد اپنی کرسی پیچھے دھکیل کر کھڑا ہوا، اُس کے چہرے پر غصہ واضح تھا۔ ہر آنکھ اُس کی طرف مڑی۔ اس کی موجودگی میں کمرے کا درجہ حرارت بدل گیا تھا۔

چہرہ مکمل سنجیدہ، آواز گھمبیر مگر کنٹرولڈ غصے سے لبریز۔

"یہ بات میں شروع میں واضح کر چکا ہوں کہ جب یہ بولے گی، کوئی نہیں بولے گا۔ جب تک رابیل اپنی بات مکمل نہ کر لے، یہاں ہر زبان بند رہے گی۔"

انویسٹرز حیران ہو کر دیکھتے رہے۔

"آپ کی فائلز، آپ کی رقم، آپ کی شرائط، سب اپنی جگہ۔ لیکن یہ جو خاتون بول رہی ہیں، یہ صرف میری ٹیم کی تخلیقی ڈائریکٹر نہیں، یہ میری گیلری کی روح ہیں۔ اِن کی آواز رُکی تو میری گیلری کی دیواریں گونگی ہو جائیں گی۔"

سرمد کی نظریں رابیل پر ٹک گئیں۔

یہ صرف جذبات نہیں دکھا رہیں۔ یہ ان جذبات کو بیزار دنیا کے سامنے قابلِ قبول بنا رہی ہیں اور اگر کسی کو جذبات سے تکلیف ہے۔ تو وہ اس گیلری کا دروازہ چھوڑ سکتا ہے۔

کمرے میں ہو کا عالم ہو گیا۔ ہر شخص سرمد کی اتھارٹی اور جذبات کی شدت سے چپ ہو گیا، رابیل نے سرمد کو دیکھا، یہ اُس کا محافظ بول رہا تھا۔ وہ مرد، جو اُس کی عزت کو دنیا کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہو کر تحفظ دے رہا تھا۔

رابیل نے آہستگی سے دوبارہ مائیک اٹھایا۔ وہ لمحہ بھر کو رکی، پھر بولی،

اور اب، میں اپنا آئیڈیا مکمل کروں گی۔

کمرے میں ہوا جیسے رک گئی ہو۔ ہر آنکھ رابیل پر تھی، مگر وہ خوفزدہ نہیں تھی۔

سرمد کی موجودگی نے اسے نہ صرف مضبوط کیا تھا، بلکہ اسے یقین دلادیا تھا کہ وہ اپنی طاقت اور تخلیقیت سے سب کچھ بدل سکتی ہے۔

رابیل نے دو گھنٹے مسلسل بولی۔ ہر لفظ، ہر جملہ، ہر تصویر اور ہر بیان میں جذبات، وژن، اور مارکیٹ کی سمجھداری چھپی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انویسٹرز اور ٹیم صرف سنتے رہے۔ کسی نے بیچ میں کوئی آواز نہ کی۔ کچھ کے ہونٹ ہل رہے تھے، کچھ کے ہاتھ تیز دھڑک رہے تھے، اور کچھ کی آنکھیں حیرت اور احترام سے بھر رہی تھیں۔

میٹنگ ختم ہوتے ہی، کمرے میں ایک دیرپا خاموشی چھا گئی۔ سب لوگ جیسے ابھی تک سوچ میں ڈوبے ہوئے ہوں۔

سارے انویسٹرز ساکت تھے۔ پھر ایک انویسٹر نے جھک کر رابیل سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا،

آپ کا آئیڈیا واقعی مارکیٹ چینبجنگ ہے۔ اور آپ کو جس انسان کا ساتھ ملا ہے، وہ واقعی رئیل گیم چینبجر ہے۔

آج سب کا دھیان ایک نئی شخصیت کی طرف تھا۔ رابیل

ایک بااثر انویسٹر، مسٹر شیراز، رابیل کی طرف بڑھے۔

مس رابیل، آپ کی سوچ واقعی ہی قابل تعریف ہے۔ کیا آپ سے دو منٹ الگ سے بات ہو سکتی ہے۔

رابیل نے سر ہلایا۔ اب وہ بلکل بھی گھبرا نہیں رہی تھی، اُس کی آنکھوں میں وہی اعتماد اور سکون تھا جو سرمد نے اسے دیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل نے سرمد کی طرف دیکھا جو کسی انویسٹر سے بات کر رہا تھا۔ مگر دھیان رابیل پر ہی تھا۔

مسٹر شیرازی رابیل کے قریب ہو کر بات کر رہے تھے۔

سرمد کی نگاہیں خاص طور پر اس بات پر جمی تھیں کہ مسٹر شیراز رابیل کے کتنے قریب تھے۔ وہ اُس کے بازو کے قریب آ کر بات کر رہے تھے، کاغذات دکھا رہے تھے، اور رابیل کی ذاتی اسپیس میں دخل دے رہے تھے۔

سرمد کا جبڑا سخت ہو گیا، آنکھوں میں ضبط کی شدت چھلک رہی تھی۔

ایک لمحے کے لیے پورا کمرہ اس خاموشی کا حصہ بن گیا۔ پھر وہ قدم بڑھاتے ہوئے اُن دونوں کے قریب آیا، اتنا قریب کہ اب رابیل اور سرمد کے درمیان صرف دو قدم کا فاصلہ تھا۔

آواز دھیمی، مگر لہجہ اتنا گہرا اور قابو پانے والا تھا کہ کمرے میں موجود سب کے کانوں میں گونجنے لگا،

مس رابیل سے جس کسی کو بھی بات کرنی ہو، اب ایک نئی پالیسی سُن لیں۔

"ہر گفتگو، احترام، فاصلہ، اور اجازت کے دائرے میں ہو گی۔ کوئی ان کے قریب ہو کر، ذاتی انداز میں، یا ہاتھ میں ہاتھ دے کر بات کرنے کی کوشش نہ کرے۔"

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔ سب کی نظریں سرمد پر جم گئیں۔

مسٹر شیرازنے تھوڑا پیچھے ہوتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا۔

سرمد صاحب پروفیشنل لائف میں یہ سب چلتا ہے۔

سرمد نے آنکھیں اٹھا کر اُس کی طرف دیکھا۔اب وہ "جینٹلمین "سرمد نہیں تھا،اب وہ وہ شخص تھا جس کے الفاظ گونجتے تھے۔

"پروفیشنل ہو یا پرسنل میری بیگم سے کوئی بھی قریب ہو کر بات نہیں کرے گا جس سے وہ انکمفرٹیبل ہوں۔آپ لوگوں کی ذاتی سپیس سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن میری مسز کی پرسنل سپیس میں کسی نے مداخلت کی تو پھر مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔اور جس چیز سے میری عزت جڑی ہو،اُس تک پہنچنے کے لیے لوگوں کو اجازت نہیں،اہلیت چاہیے۔"

رابیل مسٹر شیرازی کے زیادہ نزدیک کھڑی نہیں ہوئی تھی۔وہ فاصلے پر تھی۔لیکن مسٹر شیرازی جان بوجھ کر آگے آرہے تھے۔رابیل انکمفرٹیبل ہو رہی تھی۔رابیل نے ٹوکنا چاہا تھا اُس سے پہلے سرمد نے دیکھ لیا اور وہ بول پڑا۔

میرے آفس میں،میری ٹیم کا ہر فرد قیمتی ہے۔لیکن رابیل،یہ میرے وقار کا حساس ترین حصہ ہیں۔میں اور یہ آفس ان کی ملکیت ہیں۔

"انہیں چھونے کی اجازت نہیں،اور قریب آنے کا حق صرف مجھے ہے۔"

رابیل ساکت کھڑی تھی۔ دل دھڑک رہا تھا، مگر دل میں سکون بھی تھا۔ اُس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، اور آنکھوں میں وہی اعتماد چمک رہا تھا جو سرمد کی موجودگی سے پیدا ہوا تھا۔

پورا دن رابیل سرمد سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔

واپسی کے وقت گاڑی سے اترتے ہوئے وہ خاموش تھی، اور سرمد اُس کے ساتھ آہستہ چل رہا تھا۔

راستے میں اُس نے آہستہ سے پوچھا

"آپ کو بہت غصہ آیا تھا، کیوں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد رکا، اور اُس کی طرف دیکھ کر بولا،

"کیونکہ میں نے آپ کو لفظوں سے پکارا ہے، لیکن کوئی اور ہاتھ بڑھا کر چھونا چاہے، تو میرے اندر کا مرد خاموش نہیں رہتا۔"

"آپ کے لیے حدیں بنائیں، کیونکہ میں آپ کو حدوں سے بلند دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ تک رسائی صرف مجھے حاصل ہے میں کسی اور کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ میری بیوی کو انکمفرٹیبل کرے۔"

رابیل کو لگا کہ وہ شرم سے کہیں چھپ جائے۔زندگی میں پہلی بار کوئی مرد اسے اتنی عزت، اتنا خیال، اور اتنا پیار دے رہا تھا جتنا شاید اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

اور یہ سب رابیل کے صبر کا پھل تھا، جسے اللہ تعالیٰ نے سرمد جیسا ساتھی دیا۔

ایک ساتھی جو نہ صرف محبت دیتا ہے، بلکہ تحفظ، اعتماد، اور عزت کا مکمل تجربہ بھی فراہم کرتا ہے

(*****)

کمرے کی کھڑکی سے بارش کی آواز شیشے سے ٹکرا رہی تھی۔آسمان پر گھنے بادلوں کا راج تھا، جیسے رابیل کے دل کی کیفیت کو سمجھ گئے ہوں۔وہ خاموشی سے کھڑکی کے قریب کھڑی تھی،۔آفس آنے کے بعد وہ سو گئی تھی اور تھوڑی دیر پہلے اٹھی تو باہر بارش دیکھ کر کھڑکی کے پاس ہی کھڑی ہو گئی۔

سرمد آفس سے آنے کے بعد دو تین دفعہ اُس کے کمرے میں آیا تھا لیکن وہ سوئی ہوئی تھی اس لیے وہ واپس چلا جاتا تھا۔

ابھی جب وہ آیا تو دروازہ کھولا ہوا تھا، رابیل کھڑکی کے پاس کھڑی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی لگ رہی تھی۔

سرمد دروازے کے قریب رُک کر کچھ لمحے اُسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے رابیل کی خاموشی کو توڑا۔

جب بھی آپ خود کو تنہا محسوس کرتی ہو۔ آپ خاموش ہو جاتی ہیں۔ اور آپ کی خاموشی مجھے توڑ دیتی ہے، رابیل۔

رابیل نے چونک کر پلٹ کر دیکھا۔ آنکھوں میں نمی تھی، مگر وہ کچھ نہ بولی۔

سرمد آہستہ آہستہ اُس کے قریب آیا۔

"آپ کو کیوں لگا کہ آپ میرے معیار کی نہیں ہیں؟" سرمد نے صبح والی بات کی۔

رابیل نے نظریں جھکا لیں۔ اُس کی خاموشی ایک درد بھرا جواب تھی،۔ سرمد نے اُس کی ٹھوڑی پکڑ کر اُسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"آپ کو پتہ ہے رابیل!!، میں دنیا کے سب سے مہنگے کانفرنس ہال میں کھڑا ہو سکتا ہوں، لاکھوں لوگوں سے خطاب کر سکتا ہوں، مگر آپ کی خاموش نظریں مجھے جھکا دیتی ہیں۔"

وہ ایک لمحے کے لیے رُکا، پھر دھیرے سے بولا،

"آپ میری بیوی ہیں اور۔۔۔ اور میری روح کا حصہ ہیں۔ آپ کی ہر ان سکیورٹی، ہر خوف، اب میری ذمہ داری ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل کی آنکھوں سے بے آواز آنسو بہہ نکلے۔

تو پھر میں جب رات کو ڈر کے جاگوں، جب مجھے لگے میں یہاں اجنبی ہوں۔۔تو؟

"آپ کیوں ڈریں گی؟اور کیوں تنہا ہوں گی۔میں نے کیا آپ کو نہیں بتایا کہ آپ کتنی قیمتی ہیں میرے لیے۔آپ متاعِ جاں ہیں میری۔"

"میری دنیا صرف آپ ہیں۔میرا کمرہ، میرا گھر، میرا دل، سب آپ سے آباد ہے۔اگر آپ نہ ہوں، تو کچھ بھی مکمل نہیں۔"

رابیل نے ہلکی سی آواز میں کہا۔

"مجھے پھر بھی کبھی کبھار انجانے خوف سے ڈر لگتا ہے۔"

سرمد نے اُس کی طرف مسکرا کر دیکھا، ایک لمحے کے لیے صرف آنکھیں بولیں۔

"تو آپ بس حکم دیا کریں۔آپ کا شوہر ڈر، غم، پریشانی، سب کو ختم کرنے کے لیے کھڑا ہے۔آپ صرف ایک بار بولیں، اور باقی سب میرا کام ہے، بیگم صاحبہ۔"

رابیل ہنس پڑی،

ہنس کیوں رہی ہیں۔

"آپ کے بیگم صاحبہ کہنے پر ایسا لگتا ہے جیسے میں کوئی عمر رسیدہ خاتون ہوں جسے بیگم صاحبہ کہہ رہے ہیں آپ۔"

سرمد نے شرارت سے اُس کی ناک کو چھوا۔اور بولا

"اور اب یہی لقب میرا فخر ہے۔رابیل، سرمد سکندر قریشی، میری بیگم صاحبہ۔"

کچھ دیر خاموشی کے بعد رابیل نے نرمی سے، گویا ایک بچی کی طرح سوال کیا،

"کیا واقعی میں آپ کے لیے کافی ہوں؟"

"آپ صرف کافی نہیں، آپ میری دنیا، میری سکون، اور میرا سب کچھ ہیں۔"

"میں نے سنا ہے، جو لڑکیاں خوبصورت ہوتی ہیں نا، اُن کے شوہر اُن کی ہر بات مانتے ہیں۔"

سرمد نے چونک کر اُسے دیکھا۔لمحہ بھر کو خاموشی چھا گئی۔ جیسے وقت تھم گیا ہو۔

بالکل ٹھیک سنا ہے آپ نے؟؟ سرمد نے مسکرا کر جواب دیا۔

رابیل نے پلکیں جھکالیں، لبوں پر مسکراہٹ آکر گم ہو گئی۔ مگر اگلے لمحے اُس کی آواز میں ہلکی سی نمی در آئی۔

"پر میں تو خوبصورت نہیں ہوں، میرا رنگ بھی تو آپ جیسا صاف نہیں۔"

Clubb of Quality Content

یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز مدھم ہو گئی، جیسے دل کی کوئی دبی ہوئی بات بے اختیار لبوں سے نکل گئی ہو۔ سرمد کی آنکھوں کی چمک ایک لمحے کو دھندلا گئی۔ وہ اُس کی طرف جھکا، اور اُس کا ہاتھ تھام لیا۔

"رابیل!! خوبصورتی رنگ میں نہیں ہوتی، نظر میں ہوتی ہے۔ اور میری نظر میں، آپ اس دنیا کی سب سے حسین عورت ہیں۔"

آپکی مسکراہٹ، آپکی باتوں کی معصومیت، آپ کی آنکھوں کی سچائی، یہ سب کچھ ہے جو مجھے ہر بار آپ سے دوبارہ محبت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

"اور جہاں تک بات ماننے کی ہے، تو آپ جو کہو، میرے لیے حکم ہے۔ آپ خوبصورت ہیں کیونکہ آپ میری ہیں۔"

رابیل کی آنکھوں میں نمی سی بھر آئی، مگر وہ خوشی کی نمی تھی۔ اُس نے نظریں اُٹھا کر سرمد کو دیکھا۔ اُس کی آنکھوں میں محبت، تحفظ، اور مان تھا

"اور ویسے بھی، جو بیوی اتنی معصوم ہو کہ اپنی خوبصورتی پہ شک کرے۔ اُس سے زیادہ حسین کوئی ہو بھی نہیں سکتا۔" سرمد شوخی سے بولا،

Clubb of Quality Content

"ابھی آپ کی اتنی خوبصورتی ہی میں سنبھال نہیں پارہا۔اور اگر آپ مزید حسین ہوگئی تو میرا دل کیسے برداشت کرے گا؟؟تو پھر میں کہاں کھڑا نظر آوں گا؟؟"

رابیل ہنس پڑی، مگر آنکھوں سے ایک آنسو چھلک گیا، سرمد نے وہ آنسو انگلی سے چھُوا،اور دھیرے سے کہ

"یہ آنسو میرے دل پہ گرتے ہیں، میڈم۔ان کی قیمت آپ نہیں جانتیں۔"اس لیے ان کو آنکھوں کو ان آنسو سے ضائع مت کریں۔

"آپ کے پاس الفاظ بھی اتنے خوبصورت ہوتے ہیں۔پتہ نہیں سچ ہوتے ہیں یا صرف تسلی؟"رابیل کے حدشے نہ جانے کیوں بڑھتے جاتے تھے۔

"میں آپ سے جھوٹ بول دوں، تو باقی سچ بولنے کا کیا فائدہ؟"رابیل میرے لفظ آپکے احساس کا عکس ہیں۔

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ میں آپ کے لائق نہیں ہوں۔ایک نیا حدشہ۔وہ کتنا زیادہ سوچنے لگ گئی تھی۔

سرمد نے ایک لمحے کے لیے اُس کی طرف دیکھا، نظریں اُس کے دل کی کیفیت میں ڈوب گئیں، پھر سخت مگر محبت بھری ناراضگی کے ساتھ بولا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"خبردار جو دوبارہ ایسا سوچا بھی!"

"رابیل!! آپ میری زندگی کی سب سے خوبصورت حقیقت ہو۔ آپ صرف میرے ہی قابل ہیں۔"

سرمد نے ایک لمحہ توقف کیا،

"جب میں آپکو دیکھتا ہوں نا، تو لگتا ہے جیسے زندگی نے مجھے سب کچھ لوٹا دیا ہو۔ جیسے دعاؤں نے بالآخر میری پہچان پالی ہو۔"

رابیل کی آواز مدھم تھی، ہلکی سی لرزش کے ساتھ،

"اور اگر کبھی میں..... بدل جاؤں؟ یا بکھر جاؤں؟"

سرمد نے اُس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا، نرمی کے ساتھ، مگر ہر لفظ میں یقین کی طاقت تھی۔

"تو میں آپکو اپنے ہاتھوں سے جوڑلوں گا، بیگم... ہر بار...... ہر طرح۔ کیونکہ آپ صرف میرا ساتھ نہیں، میرا امان ہیں۔"

"اور ایک بات بیگم!! جن عورتوں کی آنکھوں میں سچ بولتا ہے نا.... وہ دنیا کی سب سے قیمتی اور خوبصورت عورتیں ہوتی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"۔اور آپ کی آنکھوں میں.....رب نے خود روشنی رکھی ہے"

رابیل خاموشی سے سرمد کی آنکھوں میں دیکھتی رہی، آہستگی سے بولی

"پھر کبھی شک ہو بھی گیا نا.......تو آپ کی باتیں کافی ہوں گی خود کو دوبارہ پانے کے لیے۔"

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی پھر رابیل بولی

"اب آپ اپنے کمرے میں جا سکتے ہیں۔"

مجھے تو لگا، میں اب اس کمرے میں رہنے کا حقدار ہو گیا ہوں۔وہ شرارت سے بولا،

"جی نہیں!!!! آپ اپنے کمرے میں جائیں۔" رابیل حکمیہ انداز میں بولی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

پکا؟ وہ جانا ہی تو نہیں چاہتا تھا،

جی پکا۔رابیل باہر کا اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"سوچ لیں۔۔"

"سوچ لیا۔"

وہ دروازے کی طرف چل پڑا، پھر مڑ کر ایک بار پھر اس کے قریب آیا، نظریں اُس کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے۔

"کیا واقعی میں جاؤں؟"

رابیل نے نرمی سے کہا

"جی ہاں"۔وہ بازوں سینے پر باندھ کر بولی۔

"یہ ظلم ہے، بیگم۔"ساری معصومیت کے ریکارڈ آج اُس نے توڑ دیے تھے معصوم شکل بنا کر۔

"اور ایسا ظلم کرنا مجھے پسند ہے۔وہ کندھے اچکا کر بولی۔"

"اور ہاں۔"

سرمد فورا مڑا۔بولیں

"جاتے ہوئے دروازہ بند کر کے جانا۔وہ شرارت سے بولی۔"

اور کوئی حکم ساری مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی تھی۔

"جائیں اب۔"

سرمد اداسی کے ساتھ اپنے کمرے میں واپس گیا۔

سرمد کے جانے کے بعد رابیل اُسکی باتوں کو سوچنے لگی۔وہ واپس سے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ خود سے یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ کوئی اسے اتنا چاہ سکتا ہے۔۔۔ اتنی شدت سے۔ اتنی سچائی کے ساتھ۔"

رابیل نے بیڈ سے اٹھی، واش روم گئی، وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر بیٹھ گئی۔

بی جان نے ٹھیک کہا تھا کہ میری زندگی میں کوئی ایسا شخص ضرور آئے گا جو سب سے بڑھ کر مجھے پیار اور عزت دے گا۔

میں کیسے شکر ادا کروں، میرے مالک؟! میں آج جس مقام پر ہوں، مجھے یقین نہیں آ رہا۔ کیا واقعی میری آزمائش اور صبر کا پھل اتنا بہترین ملا ہے؟!

رابیل کی آنکھوں میں نمی تھی، اور دل کی دھڑکن تیز تھی۔

"مجھے لگا تھا کہ میں اب کبھی محبت نہیں کر سکوں گی۔ لیکن یہ انسان، محبت کے اظہار کے بغیر بھی اپنے ہر قول پر پورا اتر رہا ہے۔ کیا واقعی وہ اتنے اچھے ہیں؟ میرے دل ان کی طرف مائل ہونے لگا ہے، میرے مالک!!"

وہ رک کر اپنے ہاتھ رب کی طرف اٹھا کر کہنے لگی۔

نکاح میں اتنی طاقت ہوتی ہے۔ اتنا بہترین ساتھی مجھے ملا۔ اگر میں ساری زندگی شکرانے کے نفل پڑھتی رہوں، ساری زندگی بھی آپ کا شکر ادا کرتی رہوں تو مجھے لگتا ہے کہ یہ کم ہو گا۔

کیونکہ سرمد، بہت اچھے سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔ پتہ نہیں وہ کیسے میرے کہے بغیر میرے دل کا حال جان لیتے ہیں۔ میں کچھ بھی کہوں، وہ کبھی منع نہیں کرتے۔ وہ اتنا چاہنے لگے ہیں مجھے۔

رابیل نے اپنی نگاہیں زمین پر جمائی، اور دل سے دعا کی۔

"میرے مالک، میں اپنا اور سرمد کا رشتہ آپ کے حوالے کرتی ہوں۔۔۔ میری مالک، اسے ہر بری نظر سے بچانا۔۔۔ مجھے بھی اتنا قابل بنانا کہ میں سرمد کو وہ ساری خوشیاں دے سکوں جو وہ چاہتے ہیں۔۔۔ میں انہیں اپنی سلطنت کا شہزادہ بنا کر رکھوں۔۔۔ میرے مالک، ہم دونوں کے رشتے کی حفاظت کرنا۔۔"

وہ پوری رات سجدے میں رہ کر، دل کی گہرائیوں سے، اپنے رب کا شکر ادا کرتی رہی۔

"شاید سب صحیح کہتے ہیں کہ جو جتنا صبر کرتا ہے، اس کا اجر اتنا ہی بہترین ملتا ہے۔ اور جو جتنا شکر ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اتنا ہی نوازتے ہیں۔"

رابیل کی آنکھوں میں روشنی اور دل میں سکون تھا۔

(******)

نالز کلب
Clubb of Quality Content!

سرمد جو ہمیشہ کی طرح جلدی اٹھ جاتا تھا۔آج بھی بریک فاسٹ کے بعد وہ تیار ہو کر نیچے بیٹھ کر مارننگ کافی پی رہا تھا۔جب کہ رابیل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی۔ کنگھی اس کے ہاتھ میں تھی مگر اُس کے بال جیسے کسی ضدی موسم کا حصہ بن گئے تھے، بکھرے ہوئے، الجھے ہوئے، اور اُس کی ساری کوششوں سے بے نیاز۔وقت اُس کے پیچھے کھڑا گھڑی کی سوئیاں ٹھونک رہا تھا کہ جلدی کرو، آفس کا وقت ہو رہا ہے۔ لیکن آج اُس کے بال سنور ہی نہیں رہے تھے، آج وہ دراصل نیو ہئیر اسٹائل بنانے کی تگ و دو میں تھی، کہ شائد اُس کے ہاتھوں میں شادی کے بعد ہئیر اسٹائل بنانے کی مہارت آچکی ہو، لیکن ایسا بلکل بھی نہیں تھا، وہ پتہ نہیں کتنی دفعہ بال کھول کر پھر بناتی پھر ٹھیک نہیں بنتا تو پھر بنا رہی تھی، جیسے رابیل نے بھی ضد پکڑ لی ہو کہ آج ہئیر اسٹائل بنا کر ہی چھوڑنا ہے۔وہ یونہی بالوں کے ساتھ الجھی ہوئی تھی۔

دروازے پر ہلکی سی آہٹ ہوئی۔ سرمد آہستہ چلتے ہوئے اندر آیا۔وہ کچھ لمحے بغیر کچھ کہے رابیل کو دیکھتا رہا، جیسے اُس کی الجھنوں کو پڑھ رہا ہو، پھر آہستہ سے بولا۔

”کہیں تو۔۔۔۔میں سنوار دوں؟“

رابیل کے ہاتھ لمحے بھر کو رک گئے۔آئینے میں اس نے اپنے پیچھے کھڑے سرمد کا عکس دیکھا۔اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر کر فوراً دب بھی گئی۔

آپ اپنے بال سنوار لیں،۔۔۔۔یہی بہت ہے۔یہ کہہ کر وہ پھر سے برش کرنے لگی،

سرمد چند قدم قریب آیا۔اُس نے دھیمی آواز میں کہا۔

مجھے اپنے نہیں،آپ کے بال سنوارنے ہیں محترمہ۔

رابیل نے نظریں چرائیں اور دوبارہ برش چلانے لگی۔

رابیل کا جواب نہ پا کر اُسے یوں الجھتا دیکھ کر سرمد پھر سے بولا،

میرے بال آپ سنوار دینا۔

آفس کے لیے دیر نہیں ہو رہی کیا؟رابیل پیچھے مڑ کر دیکھ کر بولی،رابیل نے لائٹ پرپل کلر کا ڈریس پہنا تھا،لانگ قمیض اور کیپری،ساتھ میں اس نے سوٹ کے ہی ہم رنگ لانگ کوٹ نکال کر بیڈ پر رکھا ہوا تھا۔

جب تک آپ سنور نہیں جاتی،ہم کیسے آفس جا سکتے؟"آپ سنور جائیں تو میری ساری دنیا سنور جاتی ہے۔" وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا تھا،شیشے میں اُس کا عکس صاف نظر آرہا تھا۔

رابیل کے ہونٹوں کے کناروں پر نرمی سے مسکراہٹ اُبھری۔ وہ جیسے کسی ان دیکھی تعریف کو دل ہی دل میں تھپکی دے رہی تھی۔ پھر اُس نے یونہی برش چلاتے ہوئے بولا،

جانتے ہیں میں بال ہمیشہ کھلے کیوں رکھتی ہوں؟ وہ آئینے میں سرمد کے عکس کو دیکھ کر بولی،

کیونکہ مجھے پسند ہیں؟ سرمد فوراً فخریہ انداز میں بولا،

رابیل نے آہستہ سے نفی میں سر ہلایا۔اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی شرارت تھی۔

نہیں۔۔۔۔ مجھے کوئی ہیئر اسٹائل بنانا نہیں آتا،اس لیے میرے بال ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔

پھر اُس نے کندھے اچکا کر بے نیازی سے کہا،

اتنی بھی تابعدار نہیں ہوں میں آپکی۔۔۔ کہ ہر بات آپ کی مان لوں۔

سرمد کی مسکراہٹ لمحہ بھر کو ٹھہر گئی۔ پھر اُس نے بھی شرارتی انداز میں مصنوعی ناراضگی دکھاتے ہوئے کہا،

واقعی ہی متاعِ جاں!؟؟؟

رابیل نے پلٹ کر اُسے دیکھا۔ پھر کوئی جواب دیے بغیر واپس آئینے میں دیکھنے لگی۔

چلیں!!! آج میں ہی بنا دیتا ہوں آپ کے بال۔ سرمد نے اُس کے ہاتھ سے برش پکڑ لیا،

رابیل حیرت سے بول اٹھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ کو آتا بھی ہے؟

سرمد نے نگاہیں تھوڑی جھکا کر آہستہ سے کہا۔

"نہیں آتا۔۔۔۔۔۔ لیکن آپ کے لیے سیکھ لوں گا۔"

اس کے لہجے کی سچائی میں کسی وعدے کا وزن تھا،ہ وعدہ جو بڑے الفاظ میں نہیں، چھوٹے چھوٹے کاموں میں دکھائی دیتا ہے۔

رابیل سیدھی ہو کر بیٹھ گئی،اس کی نظروں میں پہلی بار پورا اعتماد جگمگا رہا تھا۔ سرمد اس کے پیچھے کھڑا اُس کے بالوں میں برش کر رہا تھا۔ بالوں کی لٹیں اُس کے لمس سے دھیرے دھیرے سیدھی ہونے لگیں۔

نوٹ کریں۔۔ رابیل آئینے میں دیکھ کر اُس سے گویا ہوئی۔

سرمد جیسے کسی خیال سے چونک کر حال میں لوٹا۔ وہ نرمی سے اُس کے بالوں کو پیچھے کی طرف برش کر رہا تھا اور پھر بولا،

کیا؟

رابیل نے بھنویں ذرا سی اٹھا کر اُس کی طرف دیکھا۔ وہی نظارہ، جو ہمیشہ سرمد کے اندر ایک ان کہی لرزش پیدا کر دیتا تھا۔ اس نے ٹھہرے ہوئے اعتماد سے کہا،

"نوٹ کریں۔۔۔اب سے آپ آئی لائنر لگانا سیکھیں گے، ہیئر اسٹائل بنانا، میک اپ کی ویڈیوز دیکھیں گے۔۔روز۔"

اور جب سیکھ جائیں۔۔۔مجھے آکر بتائیں گے۔

سرمد کے ہونٹوں پر بے اختیار ایک دھیما سا تبسم پھیل گیا۔اس کے دل کی دھڑکن پہلے ایک لمحے کو ٹھہری، پھر جیسے فوراً دوڑ پڑی، ایک نئی رفتار سے۔

اس نے آہستہ سے رابیل کی آنکھوں میں دیکھا، وہ گہرائی جیسے اس کے ہر جواب کا مرکز ہو۔

کرلوں گا، بیگم!

اور کوئی حکم؟اس کے ہاتھ رک گئے تھے برش کرتے ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ابھی کے لیے اتنا ہی۔۔۔باقی پھر کبھی۔رابیل مسکرا کر بولی،

اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو سرمد کے سوال سے پہلے ہی جواب بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔

کیا میں یہ سب سیکھ پاؤں گا؟سرمد اُس کے بالوں کو پیچھے کی طرف کر کے اُن کو کیچر میں قید کرتے ہوئے بولا،

یقین ہے آپ کو مجھ پر کہ یہ سب میں کرلونگا؟؟

رابیل نے آہستگی سے سر ہلایا۔ڈریسنگ ٹیبل کے پاس سے اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی۔

یقین سے بڑھ کر یقین ہے آپ پر۔یہ کہہ کر وہ بیڈ کی طرف آئی لانگ کوٹ اٹھایا اور پہننے لگی۔لانگ کوٹ پہننے کے بعد اُس نے دوپٹہ گلے میں ڈالا، سرمد اُدھر کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

،: پھر رابیل نے گھڑی پر نظر ڈالی اور دھیرے سے کہا

چلیں، اب آفس کے لیے دیر ہو رہی ہے۔

رابیل اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ گئی اور سرمد اُس کے پیچھے پیچھے چل دیا،

(******)

آفس کی فضا ہمیشہ کی طرح منظم، مصروف اور پیشہ ورانہ تھی، مگر آج اس کے اندر ایک باریک سی کشیدگی تیر رہی تھی، جسے صرف وہی محسوس کر سکتا تھا، جو سرمد کو قریب سے جانتا ہو۔ صبح سے ایک کے بعد ایک میٹنگ، نئے کلائنٹس، نئی آرٹ گیلری کے اوپننگ پلانز، ہر فائل، ہر اسکیچ، ہر بریف میں سرمد کا مخصوص سنجیدہ وقار جھلک رہا تھا۔ان سب کے باوجود وہ رابیل کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہئے تھا، وہ رابیل کو ایک لمحے کے لیے بھی اپنی آنکھوں سے اوجھل ہونے نہیں دیتا تھا۔

ابھی بھی وہ اپنے کیبن میں کچھ نئے پروجیکٹس کی فائلز دیکھ رہا تھا جب ریسپشن سے پیغام آیا۔

سر، کچھ میڈیا کی لڑکیاں آپ سے انٹرویو کے لیے آئی ہیں۔

سرمد لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے، بغیر ایک پل ضائع کیے بولا۔

نہیں، منع کر دو۔

ریسپشنسٹ چلی گئی، منع کرنے کے باوجود اگلے ہی لمحے تین لڑکیاں اندر داخل ہوئی، بالکل ویسی جیسے میڈیا اسٹڈنٹس اکثر ہوتی ہیں، خوبصورت، بولڈ، خود اعتمادی میں پوری دنیا کو جیت لینے والی۔

ان کے یوں اندر آجانے پر سرمد کو بے حد غصہ آیا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے، آپ لوگ اندر کیسے آئیں، منع کیا تھا نہ؟؟ سرمد نے رسپشنسٹ کو کال کرنے کے لیے نمبر ملانا شروع کیا کہ ایک لڑکی بولی۔

سرمد سر!! پلیز ڈونٹ سے نو۔ وی آر میڈیا سٹوڈنٹس، اینڈ یو آر لائک الٹیمٹ کیس سٹڈی ٹو اس، یور سکسیس سٹوری از انسپرارنگ، پلیز گیو اس آ سنگل چانس۔

سرمد نے چہرہ اوپر اٹھایا۔ ریسیور کو واپس رکھا،

ایک لمحہ صرف ایک لمحہ، اُس کی نظر رابیل پر ٹھہری۔ جو لڑکیوں کو اندر آتا دیکھ کر منہ کے زاویہ بنارہی تھی باہر کھڑی ہو کر، پھر لڑکیوں پر۔

ناٹ انٹرسٹڈ، !! آئی ایم بزی۔ وہ واپس سے لیپ ٹاپ کی طرف جھک گیا۔

سرمد کے فیس ایکسپریشن سے وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ یقیناً سرمد انکار کر رہا ہو نا، رابیل نے اپنے اندر ایک میٹھا سا اطمینان محسوس کیا۔ مگر وہ اطمینان دیر پا ثابت نہ ہوا۔

ایک لڑکی نے ہاتھ جوڑ کر منت کی۔

سر پلیز۔۔۔ ہماری اکیڈمک ریکوائرمنٹس ہیں، نہیں تو رپورٹس ان کمپلیٹ رہ جائیں گی۔

سرمد نے ایک بار پھر رابیل کی طرف دیکھا۔

وہ پینٹ برش ہاتھ میں لیے دکھاوے کی مصروفیت میں تھی، مگر اس کی نظروں کی بار بار بلند ہوتی جھلک بتا رہی تھی کہ وہ ہر لفظ سن رہی ہے، ہر لہجہ سمجھ رہی ہے۔ اور سرمد سے یہ سب کچھ چھپا ہوا نہیں تھا،

سرمد نے آہستگی سے کہا۔

آنلی ففٹین منٹس، ڈیٹس اٹ۔

انٹرویو شروع ہوتے ہی مسئلہ بھی شروع ہو گیا۔ سوال پیشہ ورانہ نہیں تھے، شرارت اور فلرٹ کے پیچ پھنسے ہوئے تھے۔

سر یور وائس از سو ڈیپ۔ ہیو یو ایور کنسیڈرڈ وائس آور ورک؟؟

سرمد کے ان کے بے تکے سوالوں پر انتہا کا غصہ آرہا تھا؛ لیکن وہ انہیں سن ہی کہاں رہا تھا وہ تو اپنی بیگم کو باہر سے دیکھ رہا تھا جو اس وقت برسنے کے قریب تھی۔

سر یو لک سو کام اینڈ پاورفل!! واٹس دا سیکریٹ؟؟؟

سرمد نے انہیں اگین اگنور کیا،

سر ون پرسنل کوسچن۔آر یو سنگل؟؟؟

رابیل کے اندر کا آتش فشاں آہستہ آہستہ بھرنے لگا۔وہ برش زور سے ٹیبل پر پٹختی، پانی کی بوتل کا ڈھکن بار بار گھماتی، پھر جھنجھلا کر بند کر دیتی۔لڑکیاں سوال کرتی جارہی تھیں۔

سرمد کے ماتھے کی رگ پر سکون تھی۔اور رابیل کی کنپٹی کی رگ غصے سے دھڑک رہی تھی۔اچانک وہ اُٹھی اور بیک روم میں چلی گئی۔

چند لمحوں بعد واپس آئی تو دونوں ہاتھوں میں برشز،اور فائلیں تھیں،اور اُس کا انداز اس وقت بھڑ کا ہوا تھا جس میں آفس کا پروفیشنلزم بھی تھا اور بیوی کا حق بھی۔

وہ بغیر ناک کیے اندر آئی۔لڑکیاں اُسے دیکھ کر چونکی،رابیل سرمد کے قریب آئی اُس کے ٹیبل پر ساری فائلز اور برش رکھتے ہوئے بولی۔

ایکسکیوزمی!! وہ جلے ہوئے انداز میں لڑکیوں کو دیکھ کر بولی، پھر سرمد کو دیکھا،

سر!! یو ہیو پینڈ نگ آڈٹ فائلز ٹو ریویو۔

آئی سجیسٹ یو ٹو ریپ دس فین کلب انٹر ویو ایز سون ایز پاسبل!

میڈیا کی لڑکیاں ہلکا سا چونکیں۔ سرمد نے ایک پل کو اُس کی طرف دیکھا، ار نظر میں آنے

والی بے چینی کو پہچان لیا۔

مگر اُس نے جان بوجھ کر انٹر ویو جاری رکھا۔

سر واٹس یور آئیڈیل ٹائپ ان ویمن؟؟

اس سوال نے رابیل کے دل کی دھڑکن اچھل کر حلق میں پہنچا دی۔ جیسے پورا کمرہ لمحہ بھر کو

ساکت ہو گیا۔ سرمد نے آہستہ سا تبسم کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر دانستہ اپنا رخ رابیل کی طرف موڑا۔

سٹرانگ،

سائلینٹ،۔۔ پھر وہ آہستہ سے دل میں بڑبڑایا، سائلینٹ کا تو پتہ نہیں آج وائلنٹ ضرور ہو

گی یہ۔

اینڈ ڈینجر سلی ان پریڈ یکٹیبل!

جملہ جیسے تیر بن کر فضا میں تیر گیا۔ رابیل کے قدم رک گئے۔

اور تینوں میڈیا لڑکیوں نے ایک دوسرے کی طرف حیرت سے دیکھا۔

سرمد کی نظریں اب پوری طرح رابیل پر تھیں، وراس کی آنکھوں میں وہی یقین تھا جو صبح بالوں کی لٹیں تھامتے ہوئے تھا۔

رابیل نے نظریں جھکائیں، پھر بغیر کچھ کہے فائل آگے بڑھادی۔رابیل کا ہاتھ فضا میں ہی ٹھہر گیا، ایسے جیسے کسی نے اس کی کلائی پکڑ کر وقت روک دیا ہو۔۔

اس کی نظریں سیدھی سرمد پر جاکر اٹک گئیں۔

وہ لمحہ۔۔

ایسا جیسے دل کی دھڑکن نے خود کو سن لیا ہو۔اور پھر جیسے اس کے اندر بند کوئی دروازہ زور سے کھلا ہو، بھاری سانس کے ساتھ ضبط ٹوٹ گیا۔

رابیل ایک جھٹکے سے اٹھی۔قدموں میں وہ غصہ تھا جو صرف محبت والے محسوس کرتے ہیں۔

وہ آگے بڑھ کر لڑکیوں کے سامنے کھڑی ہوئی، اور اُس کا لہجہ صاف، زوردار اور ٹھوس ہوا میں گونجا،

انٹرویوازاور!! دس ازاے پروفیشنل انوارئرنمنٹ، ناٹ ثم بیوٹی پیجنٹ

تینوں لڑکیاں ساکت ہو گئیں۔

ایک لمحہ کو صرف اُن کی آنکھوں میں حیرت تھی، جیسے اُنہوں نے پہلی بار کسی فنکار کے اندر چھپی ہوئی شیرنی کو دیکھا ہو۔

کمرے کی خاموشی میں صرف سرمد کا سانس تھا، اور رابیل کی دھڑکن۔ سرمد نے اُس کی طرف دیکھا۔

اُس کی آنکھوں میں چھپی ہر چیز ایک ساتھ نظر آئی،

جلن۔۔۔ محبت۔۔۔ بے بسی۔۔۔ اور وہ بے آواز فخر جو کسی مرد کو اپنی عورت پر ہوتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے کچھ نہ کہا۔

رابیل یہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی، سرمد نے بھی آہستہ سے مائیک جو لڑکی اپنے ہاتھ میں پکڑے سرمد کے منہ کے قریب کیے ہوئے تھی پیچھے ہٹایا، اور بغیر شور کیے کمرے سے باہر نکل گیا۔

دروازہ بند ہوا۔

کیا فرق پڑتا ہے؟ یہ تو بس انٹرویو تھا نا؟ وہ باہر نکلتے ہوئے بڑبڑاتے جا رہی تھی۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کے دل نے خود جواب دیا، اور جواب چبھتا ہوا تھا۔

ہاں۔۔۔ مجھے فرق پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ میرے ہیں بس!

اس کے بعد پورے دن میں وہ ایک لفظ بھی سرمد سے نہ بولی۔ وہ قریب آتا تو رابیل کینوس کے پیچھے چھپتی؛

وہ کیفے میں آیا، تو رابیل دوسری طرف نکل گئی۔ وہ فائل پکڑ کر کچھ کہنا چاہتا، تو رابیل گھوم کر دوسری طرف دیکھ لیتی۔

جیسے وہ سزا دے رہی تھی، بے آواز، مگر تیز۔ پورا دن اُس نے سرمد کو اچھا خاصا اگنور کیا تھا، جو کہ سرمد کو بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا، وہ اُس کے پیچھے پیچھے پھِر تا رہا مگر وہ مسلسل اگنور کر رہی تھی۔

شام ہونے کو تھی۔ آفس کے باہر ہلکی ہوا چل رہی تھی، درختوں کے سائے لمبے ہو رہے تھے۔

سرمد رابیل کے پاس آیا، ہاتھ جیبوں میں، چہرہ ہمیشہ کی طرح مضبوط، مگر آنکھوں میں بے چینی واضح تھی۔

بیگم۔۔۔ چلیں؟

Clubb of Quality Content!

رابیل نے اپنا بیگ ٹھیک کیا، نگاہ ملائے بغیر بولی۔آپ خود چلے جائیں۔مجھے کچھ دیر رکنا ہے۔

سرمد چند قدم آگے آیا۔ٹائم دیکھا جو کہ سات بج رہے تھے۔

کیا کرنا ہے رک کر؟؟گھر چلیں۔

میں آجاونگی آپ جائیں۔وہ بھی اپنی سیٹ پر بیٹھے ہوئے بولی۔

محترمہ۔۔۔کیا آپ ابھی تک مجھ سے ناراض ہیں؟

رابیل پلٹی۔اس کی آنکھوں میں غصہ تھا، لیکن غصے کا چمکتا ہوا رنگ صاف بتا رہا تھا کہ یہ دل کی بہت گہری جگہ سے آتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناراض؟وہ طنزیہ ہنسی،

نہیں۔کندھے اچکا کر بولی،

مجھے فرق نہیں پڑتا، وہ ٹیبل پر کہنیاں ٹکائے ایک ہاتھ میں موبائل یوز کرتے ہوئے بولی۔

اس کی آنکھیں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں اس لیے اس نے موبائل یوز کرنا شروع کر دیا تھا،

یہ پہلی بار تھا کہ وہ سمجھا، یہ جلن سزا نہیں ہے۔۔یہ جلن محبت کی انتہا ہے

"چلیں ٹھیک ہے اگر آپ نے نہیں جانا تو میں بھی یہی رک جاتا ہوں، دیکھتا ہوں کتنی دیر ادھر بیٹھ سکتی ہیں آپ۔ سرمد نے دوسرے ٹیبل کے پاس سے کرسی کھینچی اور رابیل کے قریب کر کے بیٹھ گیا۔"

رابیل نے تیکھی نظروں سے سرمد کو دیکھا، بیگ اٹھایا اور باہر جانے لگی۔

چلیں۔ وہ پیر پٹختی غصے سے بولی۔

میں بھی تو کب سے یہی کہہ رہا تھا لیکن میری کہاں سننی ہوتی ہے۔ وہ کرسی سے اٹھتا ہوا، شرارت سے بولا۔

(******)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

گھر کی خاموشی آفس سے بھی زیادہ سنجیدہ تھی۔

ایک ایسا سکوت جو معمولی نہیں تھا، وہ سکوت جو صرف تب ہوتا ہے جب کوئی دل کسی ناراضی کو چھپا چھپا کر سنبھال رہا ہو۔

ڈنر کے بعد سرمد رابیل کے کمرے میں ہی آگیا تھا۔ دروازے کے پاس کھڑا ہو کر نرم لہجے میں بولا،

بیگم۔۔۔ کیا ہم تھوڑی دیر بات کر سکتے ہیں؟

دروازہ ہلکا سا کھلا تھا، مگر اندر اندھیرا کافی تھا۔ کمرے میں ایک ہی گوشہ روشن تھا، جہاں رابیل تکیے پر چہرہ دبائے لیٹی تھی۔ وہ بھاگ رہی تھی، اپنی الجھنوں سے، اپنی تکلیف سے، اور اس احساس سے جسے وہ اب تک خود سے بھی نہیں مان رہی تھی۔

ڈنر کر کے وہ سرمد سے پہلے ہی کمرے میں آ گئی تھی، وہ تو ڈنر بھی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن سرمد نے دھمکیاں دے کر ڈنر کروایا تھا، اور سرمد کی دھمکیاں اُسے بالکل پسند نہیں ہوتی تھیں کیونکہ وہ جان بوجھ کے اُسے تنگ کرنے کے لیے اُس کی تعریف میں بولنا شروع ہو جاتا تھا جو کہ رابیل کو تھوڑا کنفیوز کر دیتا تھا، اس لیے وہ اُس کی ان باتوں سے بچنے کے لیے اُس کے ساتھ ڈنر کرنے بیٹھ گئی تھی۔

سرمد ہاتھ میں گرم کافی لیے اندر آیا۔

دوسرا ہاتھ جیب میں، قدم آہستہ، چہرے پر وہی سنجیدہ مگر ہلکی شرارت چھپی ہوئی۔

تو اب میرا قصور یہ ہے کہ کسی نے مجھ سے انٹرویو لیا؟ وہ کمرے میں آیا لائٹ آن کی تو دیکھا رابیل منہ پر تکیہ دبائے لیٹی ہوئی ہے۔

رابیل نے تکیہ اور زور سے چہرے پر دبا لیا۔

ابھی مجھے کوئی بھی بات نہیں کرنی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے مصنوعی حیرت سے بھنویں اٹھائیں۔

اچھا واہ۔۔۔اب آپ نے میرے نام پر بھی پابندی لگادی؟اُس نے سرمد کو ایک بار بھی اُس کے بعد نام سے نہیں پکارا تھا،ابھی بھی بات کردی،اس کا نام نہیں لیا تھا اس لیے سرمد بولا

وہ تھوڑا قریب آیا،کرسی کو اس کے بلکل سامنے لا کر بیٹھ گیا۔آواز اتنی نرم کہ جیسے وہ اس کے دل کے اندر تک راستہ بنا رہا ہو۔

رابیل بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور بیڈ کراون سے ٹیک لگالی۔

"چلو مان لیا وہ تینوں حد سے زیادہ انوئے کر رہی تھیں۔لیکن آپ نے تو جنگ کا اعلان کر دیا تھا۔سچ میں میں تو ڈر گیا تھا۔"

رابیل نے چہرہ موڑ کر سرمد کو دیکھا،پھر وہ پوری کوشش سے سخت لہجہ بنائے ہوئے تھی۔

ڈرنے کی اداکاری چھوڑ دیں،آپ کو تو مزا آرہا تھا نا؟اُن کی باتیں سن کر؟

سرمد کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی،

مزا؟کافی کا گھونٹ لے کر برے ایکسپریشن بنا کر بولا،

مجھے تو اصل مزا تب آیا، جب آپ نے فائلیں پٹخیں، کرسی گھمائی، پانی کی بوتل کے ڈھکن کو پتہ نہیں کتنی دفعہ ٹوسٹ کیا۔ اور پورے آفس کو ایک بیٹل فیلڈ بنا دیا۔

آنیسلی۔ آئی ہیو نیور سین یو سو آڈاریبلی جیلس۔۔۔

رابیل نے کشن اٹھایا اور زور سے اس کے سینے سے دے مارا۔

"آپ کو شرم آنی چاہیے! آپ مجھے جیلس دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں؟"

نہیں میڈم!! سرمد کا لہجہ اچانک بہت نرم ہو گیا۔ وہی نرمی جس کے آگے انسان کا غصہ خود ہی بیٹھ جاتا ہے۔

"مجھے خوشی اس بات کی ہو رہی ہے۔ کہ آپ کو فرق پڑتا ہے۔ کیونکہ سچ کہوں تو۔"

آپ کے ایکسپریشن۔۔۔

آپ کا غصہ۔۔

آپ کی وہ خاموش جنگ۔۔

اُس لمحے میرے دن کی سب سے خوبصورت چیز تھی۔

رابیل کا چہرہ دھیرے سے جھک گیا۔

ماتھے کی لٹ رخسار پر گری، اور اُس نے پہلی بار آہستہ سے اعتراف کیا،

مجھے نہیں پتہ تھا مجھے اتنا۔۔۔ برا لگے گا۔

سرمد نے سانس روکی، جیسے یہ جملہ اس کے لیے کسی خزانے جیسا تھا۔

اور مجھے پتہ تھا۔

پھر وہ اٹھا باہر کی طرف مڑا، خان بابا سموتھی لے کر کھڑے تھے۔ سرمد نے سموتھی کا گلاس پکڑا اور اندر آیا۔

سرمد نے چاکلیٹ سموتھی اس کی طرف بڑھائی۔

یہ لے لیں۔۔

اور اب، تھوڑی دیر میری بات سن لیں؟

رابیل ابھی بھی خاموش تھی، اس نے سموتھی پکڑ لی تھی، جب بھی اُس کا موڈ آف ہو تو چاکلیٹ سموتھی پی کر وہ فریش ہو جاتی تھی۔

ایک ہاتھ میں سموتھی، دوسرا ہاتھ تکیے کے کنارے پر رکھا ہوا۔

وہ شاید مان نہیں رہی تھی، لیکن دل کی سختی اب پہلے جیسی نہیں رہی تھی۔ سرمد نے اس کے قریب آتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ دبائی،

اور دھیمے لہجے میں کہا

اور آج آپ کا غصہ۔۔مجھے سکون دے گیا۔

کیونکہ جو اتنی ناراض ہوتی ہے نا۔۔وہ بے پرواہ نہیں ہو سکتی۔

رابیل نے یوں دیکھا جیسے وہ اس جملے پر مزید ناراض ہونا چاہتی ہو، لیکن سموتھی کا ایک گھونٹ لیتے ہی دل کچھ نرم سا پڑ گیا۔

اس نے سخت لہجے میں کہا۔

بس آپ ایک بار اور ایسی سچویشن میں سائل کریں نا، میں فائل نہیں، مانیٹر دے ماروں گی آپ کو!

سرمد بے اختیار ہنس پڑا، گہری، خوش آواز ہنسی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نوٹڈ بیگم!!

اگلی بار صرف آپ کے سامنے ہی مسکراہٹ آئے گی۔

اور ہاں، اگر کوئی لڑکی پوچھے کہ میں سنگل ہوں یا نہیں، تو سیدھا کہہ دوں گا۔

ناٹ اویلیبل!! ایموشنلی ہائی جیکڈ بائی ون اینڈ آنلی رابیل!! مائی ہائینس رابیل۔

رابیل کا چہرہ لال ہو گیا، بالکل سرخی جیسی، جیسے اندر کہیں کوئی الاؤ بھڑک اٹھا ہو۔

مگر اس بار اس کے چہرے پر کھل کر مسکراہٹ آئی،

اس نے زیرِ لب کہا،

آگے کیا کم القابات تھے، جواب یہ بھی شامل کر لیا۔

رابیل مائی ہائینیس !!

"آپ نے تو سر کے علاوہ کبھی کچھ کہا نہیں، تو میں ہی سوچا۔ کچھ نیا بول دوں۔ سرمد نے اداکاری سے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا،"

"میں نے سنا تھا کہ مشرقی لڑکیاں اپنے شوہروں کا نام نہیں لیتیں۔" وہ بڑی معصومیت سے بولی۔

شوہروں ؟؟؟، سرمد نے شرارت سے گردن ٹیڑھی کی۔

"کتنے شوہر ہوتے ہیں مشرقی لڑکیوں کے؟ وہ ہنسی دبا کر بولا،"

رابیل نے اسے گھور کر دیکھا، غصہ جیسے پھر سے ہلکا سا لوٹ آیا۔

اپنے کمرے میں جائیں۔ عزت راس نہیں آ رہی آپ کو!

نہیں۔۔ نہیں بیگم۔۔ آپ بولیں۔ بندہ سن رہا ہے۔ وہ ایک دم معصوم بن گیا۔

تو کیا کہہ رہی تھیں آپ، شوہر کا نام نہیں لیتیں، تو پھر بلاتی کیسے ہیں؟ سرمد نے تجسس سے پوچھا،

رابیل نے گہری سانس لی، چہرے پر شَرم اور جھنجھلاہٹ دونوں تھے۔

سنیں!! اس طرح کہہ کر۔ پھر کچھ پل رک کر، بہت آہستگی سے بولی،

اور جب بچے ہو جائیں تو، اس کے پاپا۔ اُس کے پاپا۔ رابیل تو اپنی دھن میں بولتی جا رہی تھی

اُسے کیا پتہ کہ سامنے بیٹھا شخص اُس کی ہر بات کو غور سے سنتا ہے۔

سرمد نے اب سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا، ہلکی ہنسی کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے۔

اچھا۔۔۔۔ ایسا بھی ہوتا ہے؟ وہ گہرے تجسس سے بولا،

مجھے لگتا ہے۔۔۔ دوسرا والا آپشن زیادہ بہترین ہے۔

Clubb of Quality Content!

رابیل چونک گئی۔

مطلب؟

سرمد نے ایک لمحے کو سنجیدہ بننے کی ناکام کوشش کی، اور پھر وہی چھیڑتی ہوئی نرمی کے ساتھ بولا،

سنیں کہنا اچھا نہیں لگتا۔ پاپا والا ٹھیک ہے۔

رابیل کو اپنے بولے گئے لفظوں پر اب غصہ آرہا تھا، اُس کا دل کیا وہ اپنا سر خود ہی دیوار پر دے مارے اتنا بھی بولنے کی کیا ضرورت تھی۔

نکلیں میرے کمرے سے باہر۔۔رابیل بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔

میں نے کیا بُرا کہا ہے۔۔بے بی، سرمد کو پتہ تھا رابیل ان ناموں اور زیادہ کلنجی حرکتوں سے چڑ کھاتی ہے اور وہ جان بوجھ کر اُسے تنگ کرنا پسند کرتا تھا۔

مجھے بے بی مت کہیں۔وہ دروازے سے ہٹ کر سرمد کے سامنے کھڑی ہو کر بولی۔

اوکے۔۔بے بی!!! سرمد نے پھر معصومیت سے کہا،

رابیل نے ایک قدم آگے بڑھایا، اور ایک لمحے کے لیے تقریباً دھمکی آمیز لہجے میں کہا،

میں گھر سے باہر نکال دوں گی آپ کو، اگر آئندہ یہ برے لفظ بولے تو۔

جو حکم، بے بی!!

سرمد نے جھک کر ادب سے کہا، اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا، جیسے ہر لفظ اس کے لیے کھیل ہو۔

سرمد سر!! پلیز!! وہ اب کی بار چڑ کر بولی،

ہنی کہہ لوں؟؟ سرمد اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا،

نو!! وہ انکار کرتے ہوئے بولی۔

آپ کی آنکھوں کا رنگ اس سے ملتا جلتا ہے ہنی تو کہنے دیں۔آپکی آئز کلر ہنی براون ہے۔میں صرف ہنی بولوں گا براون سائلینٹ ہو گا۔

مجھے آپ کلمبیل ہی کہہ لیں، پلیز۔اب وہ مجھے نام ان سب ناموں سے زیادہ اچھا لگ رہا ہے۔ایٹلسٹ یہ نام بے باک تو نہیں ہے نا۔

میں وہ نہیں کہوں گا۔

پہلے آپ مجھے کلمبیل کہتے تھے،اب کیوں نہیں؟؟وہ سرمد کے انکار پر بولی۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا، پھر آہستہ سا بولا،

وہ وقت اور تھا!

وہ چونکی مطلب؟

اس نے ایک قدم آگے بڑھایا، نظریں اس کی آنکھوں میں اتر گئیں،

"پہلے آپ میرے لیے اجنبی تھیں۔ایک انجان"،

"اب آپ میری جان ہیں۔میرا سکون، میری بیوی۔اب میرا نام آپ سے جڑا ہے،"

"اب آپ میری زندگی کا وہ حصہ ہیں۔جسے میں احترام سے پکارنا چاہتا ہوں۔"

"ایسے میں آپ کو کلمبیل کیسے کہہ دوں؟اب تو آپ صرف محبت کہلانے کے لائق ہیں۔"

مائی ہائنیس، مائی سول کیپر، مائی گارڈین سول، ملکہ اے دل، متاعِ جاں، ہنی، ڈارلنگ، لو، مائی بیوٹیفل وائف، مائی ہارٹ بیٹ، ڈارلنگ۔

"ان سب کی عادت ڈال لیں، اب میں آپ کو رابیل کبھی کبھی کہوں گا، اور یہ سب نام آپ کے آج سے ہو گئے ہیں، میں کبھی بھی کسی نام سے پکار سکتا،"

وہ خاموش رہی، آنکھوں میں چمک اتر آئی، اور اس لمحے اس کے دل نے بس اتنا جانا، یہ جملہ نہیں تھا، یہ عشق کی مہر تھی۔

رابیل خاموش رہی۔

"میں خود ہی چلا جاتا ہوں، کیونکہ آپ بلش کرنے لگ گئی ہیں۔" وہ جاتے جاتے بھی نہیں رکا، اس کے گال کو کھینچ کر بولا، اور چلا گیا۔

رابیل نے زور سے دروازہ بند کر دیا، اور کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

سرمد باہر نکل کر تھوڑا سا پیچھے ہٹ گیا، اور کافی دیر تک اس کے اس حرکت پر مسکراتا رہا، مسکراہٹ میں محبت، شرارت اور ایک بے باک دل کی گہرائی سب جھلک رہی تھی

اُس کے جانے کے بعد رابیل ہمیشہ کی طرح آئینے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔

(******)

Clubb of Quality Content

اگلے دن سنڈے تھا۔دونوں گھر پر ہی تھے۔ سرمد گھر کے اوپر والے حصے میں کوئی کام کروا رہا تھا لیکن رابیل جب بھی پوچھتی تو وہ کہتا کوئی آفس کا کام ہے اور وہ چپ کر جاتی تھی۔ آج سارا کام ختم ہو گیا تھا۔ سنڈے تھا اس لیے رابیل دیر تک سوتی رہی سرمد نے بھی اُسے اٹھا کر ڈسٹرب کرنا نہیں چاہا، کیونکہ باقی کہ چھے دن آفس میں اچھے حاصے بزی گزرتے تھے اس لیے وہ اُس کے آرام میں کوئی خلل نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ سرمد خود صبح آٹھ بجے کا اٹھ گیا تھا، اس کے اٹھنے کے ویٹ کرتا رہا، کبھی ادھر ٹہلتا رہا اور کبھی اُدھر پھر کہیں بارہ بجے کے قریب وہ اٹھی اور ناشتہ کرکے لاونج میں بیٹھ گئی۔ سرمد اُس کے پاس آیا۔

"آپ تیار ہیں بیگم۔ وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا،"

"کس لیے؟ وہ میگزین سے نظریں اٹھا کر بولی۔"

"بندہ ناچیز اوپر لے کر جانا چاہتا آپ کو"، اُس نے سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،

"اوپر؟ مطلب آسمان پر؟ رابیل تنگ کرتے ہوئے بولی،"

"وہاں جانا ہے آپ نے۔ تو لے جاتا ہوں۔" وہ بھی تنگ کرنے سے کہاں باز آتا تھا۔

Clubb of Quality Content

"مجھے ضرورت نہیں۔" وہ بے نیازی سے بولتی ہوئی واپس سے نظریں میگزین میں گاڑ کر دیکھنے لگی۔

"چھوڑیں یہ سب اور چلیں میرے ساتھ۔اُس نے اُس کے ہاتھ سے میگزین پکڑا، ٹیبل پر رکھا اور ہاتھ پکڑ کر اُسے صوفے سے اٹھایا۔"

آنکھیں بند کریں۔

وجہ؟؟ وہ اُسے دیکھ کر بولی،

ایک تو آپ پہلے ہی آج اتنی لیٹ اٹھی ہیں اور اب اوپر سے میری بات بھی نہیں مان رہی، وہ سرخ رنگ کا چھوٹا سا رومال ہاتھ میں لہراتا ہوا بولا،

ناول کلب
Clubb of Quality Content

یہ کیا ہے؟؟ رابیل نے اس رومال کو دیکھ کر بولا،

سرمد اُس کے پیچھے ہوا، اس کی آنکھوں پر وہ رومال باندھ دیا۔ پھر اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا۔

چلیں اب۔ وہ اُس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بولا،

میں کیسے چلوں؟؟ آنکھیں میری بند ہیں مجھے نظر کیسے آئے گا؟؟؟ وہ آنکھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

میں ہوں نا۔ میرے بھروسے قدم سے قدم ملا کر چلیں۔ٹرسٹ می ایسا ہی لگے گا کہ جیسے آپ اپنی آنکھوں سے ہی دیکھ کر چل رہی ہیں۔

اوکے۔

سرمد اُسے دھیان سے اوپر لے کر گیا، رائٹ سائیڈ کے کارنر پر جا کر رک گیا، پھر اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی، خود ہاتھ باندھ کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

کھول لیں آنکھیں۔رابیل نے سرمد کی آواز سن کر آنکھیں کھولیں۔

دروازے کے اوپر نیون سائن سے لکھا ہوا تھا۔ہر پیس، پرپلیس۔

یہ کیا ہے؟؟رابیل نے نیون سائن پڑھ کر پوچھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خود ہی دیکھ لیں۔ سرمد نے دروازہ کھول کر اُسے اندر جانے کا کہا،

دروازہ کھلا تو یوں لگا جیسے کوئی کسی عالیشان فیری روم میں آ گیا ہو۔

فرش پر مخملی کارپٹ بچھا ہوا تھا۔ہلکے گلابی اور سفید رنگ میں۔دیواروں پر روز گولڈ شیڈ کے مولڈ نگز اور نرم روشنیوں سے بنے ہوئے ڈیلیکیٹ پیٹرن بنے ہوئے تھے۔۔ایک جانب فرش سے چھت تک شاندار شیشہ نصب تھا جس کے کناروں پر لگے چھوٹے بلب رابیل کے چہرے پر روشنی بکھیرتے جا رہے تھے۔

وہ جیسے جیسے آگے بڑھتی جا رہی تھی، اُس کی آنکھیں حیرت سے کھلتی جا رہی تھیں۔

دیوار کے ایک طرف شیشے کی شاندار، الومینیٹڈ شیلوز پر بے شمار ڈیزائنر ہیلز سجی ہوئی تھیں۔

ہر ہیلز کی نیچے سافٹ لائٹ پینل لگے تھے جو جوتے کو ایسے روشن کرتے جا رہے تھے جیسے کوئی قیمتی خزانہ ہو۔ دوسری جانب رخ کیا تو ادھر بھی ہیلز تھیں۔

کمرے کے بیچ میں ایک کسٹم میڈ ریمپ بنا تھا نرمی سے جھکتا ہوا، ویلوٹ کشنگ کے ساتھ تاکہ رابیل چاہے تو ہیلس پہن کر خود کو کانفیڈنٹ اور محفوظ محسوس کر سکے

ایک کونے میں لگژری وینٹی ٹیبل رکھا ہوا تھا، جس پر ہر وہ چیز تھی جس سے رابیل کو خوشی ملتی ہے۔ اُس کی پسندیدہ خوشبو، لپ اسٹک، برش، ہر چیز اُس ترتیب سے جیسا وہ سوچتی تھی۔

ایک نرم صوفہ اور ایک چھوٹا کافی ٹیبل رکھا ہوا تھا ایک سائیڈ پر۔ ایک فریم جس پر لکھا تھا۔

جہاں میری بیگم ہنسے، وہی میری جنت ہے۔

رابیل دم بخود کچھ لمحے خاموش رہی، آنکھوں میں حیرت سے نمی ابھری۔ رابیل ہنستے ہوئے مگر لرزتی آواز میں بولی۔

یہ سب کتنا خوبصورت ہے۔

سرمد اس کے قریب آ کر ہاتھ تھام لیتا ہے، آنکھوں میں محبت اور سکون کی چمک تھی۔

رابیل کی آنکھوں میں خوشی اور حیرت کا ملا جلا رنگ تھا۔ وہ چند لمحے صرف کمرے کی خوبصورتی اور سرمد کی محبت محسوس کرتی رہی۔

رابیل نے قدم آگے بڑھائے اپنے ہاتھوں سے شیشے کو چھو کر حیرت میں پڑ گئی۔ یہ سب۔۔۔ یہ سب خواب جیسا ہے۔ مجھے تو ہیلز سے ٹھیک سے چلنا بھی نہیں آتا۔ وہ اتنی زایدہ ہیلز دیکھ کر بولی۔

متاعِ جاں آپ کو ہیل سے چلنا نہیں آتا؟ تو میں سیکھا دوں گا۔ ہر قدم پر آپ کے ساتھ چلوں گا، ہر بار جب آپ لڑکھڑانے لگیں، میرا ہاتھ پہلے ہو گا آپ کا سہارا دینے کے لیے۔ کیونکہ آپ صرف میری بیوی نہیں، آپ میرے خواب کی تعبیر ہو، اور تعبیر کو سجانے کے لیے میں پوری دنیا کو خاموش کرا سکتا ہوں۔

رابیل کی آنکھیں نم ہو گئی اور وہ بولی،

لیکن میں نے تو یہ کبھی نہیں مانگا تھا۔

سرمد گہری مسکراہٹ کے ساتھ اُس کی آنکھوں میں نظر گاڑتا ہوا بولا،

Clubb of Quality Content

"آپ مانگتی نہیں ہو بیگم، آپ سوچتی ہو، اور میں آپ کے ہر خیال کا محافظ ہوں۔ آپ کی زبان سے پہلے اگر آپ کا دل کچھ کہے، تو وہ میری ذمہ داری ہے۔"

"مجھے شوہر ہونے کا فخر تب ہوتا ہے جب آپ خود کو ملکہ محسوس کریں۔"

یہ کمرہ نہیں ہے بیگم !! یہ میری محبت کا ایک چھوٹا سا گوشہ ہے، تاکہ آپ ہر صبح یہاں آئیں اور جان لیں کہ کوئی ہے جو آپ کو صرف چاہتا نہیں، آپ پر یقین بھی رکھتا ہے۔

ملکہ اے دل

رابیل نے ایک شیلو سے ایک ہیل نکالی اور پہن کر ریمپ پر چلنے لگی۔ وہ ہنستی رہی، اس وقت وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح لگ رہی تھی۔ جیسے ہی وہ لڑکھڑائی، سرمد نے اُس کا ہاتھ تھام لیا۔ اس کی آنکھوں میں خوشی اور اعتماد کی چمک تھی۔

رابیل نے سرمد کی طرف دیکھ کر بولا،

"جو مرد عورت کو گرنے سے پہلے تھام لے، وہ دنیا کا سب سے خوبصورت مرد ہوتا ہے۔"

سرمد کے لیے یہ الفاظ رابیل کے دل کی گہرائی سے نکلے تھے، رابیل پہلی بار اپنی محبت اور اعتماد کا اظہار دل سے کر رہی تھی۔

سرمد نے چونک کر کہا، واقعی ہی؟ تو مطلب میں خوبصورت ہوں؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد مسکرا کر اُس کا ہاتھ اور مضبوطی سے تھام لیتا ہے، رابیل چلتے جا رہی تھی۔

بالکل۔۔رابیل چلتے ہوئے بولی۔

لیکن مجھے آپ سے زیادہ حسین کوئی نہیں لگتا۔

کمرہ پوری طرح روشنی سے جگمگا رہا تھا۔

آپ کو کیسے پتہ مجھے ہیلز پسند، وہ ریمپ سے اترتی ہوئے بولی،

"میں ہیلز کے لیے آپ کا پاگل پن شادی سے پہلے دیکھ چکا تھا، جب آپ کوئی بھی ایونٹ ہو تو ہیلز پہن کر ہی آتی تھیں۔ ویسے آپ نارملی بھی، ہیلز پہن کے آتی تھیں لیکن کسی ایونٹ پر تو سپیشل پہن کے آتی تھیں۔ پھر جب ڈنر پر میں نے آپ کو ہیلز میں لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا اور پوچھا بھی تھا کہ جس چیز میں انکمفرٹیبل ہو، تو پہنی کیوں۔"

تب مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ کو ہیلز پسند ہیں وہ الگ بات تھی کہ آپ لڑکھڑا جاتی تھیں۔

"آپ نے یہ بھی نوٹس کیا؟؟ رابیل شیشے کے سامنے بیٹھتے ہوے بولی۔"

"کیا کروں۔ میں جتنا آپ کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا میرا دل اتنا آپ کی طرف مائل ہوتا جاتا تھا۔ آپ کی ہر چھوٹی حرکت پر میری نظر ہوتی تھی۔"

سرمد اُس کے عقب میں کھڑا تھا۔ شیشے میں دونوں کا عکس ایک مکمل، محفوظ، اور محبت سے بھرپور جوڑی کی عکاسی کر رہا تھا۔

(*****)

رابیل لنچ بنانے کے لیے کمرے سے باہر چلی گئی تھی، لیکن سرمد وہی ہی تھا وہ پورے کمرے کو اچھے سے دیکھ رہا تھا کہ اگر کہیں کچھ اور رہ گیا ہو تو مکمل کروا دے، وہ کمرے سے باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ اُس کا دھیان شیشے کے اوپر پڑے رابیل کے دوپٹے پر گیا۔

سرمد نے آگے بڑھ کر دوپٹہ اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ اُسے دوپٹہ دینے کے لیے اُس کے کمرے میں گیا تو، کمرے میں کوئی نہیں تھا، پھر اُس کی نظر صوفے پر پڑی جہاں پر سیم براون کلر کا دوپٹہ پڑا تھا، کلر سیم تھا لیکن ڈیزائن ڈیفرینٹ تھا۔

وہ کمرے سے نکل کر نیچے کی طرف بڑھنے لگا۔

یقیناً لاونج میں ہونگی۔ وہ سیڑھیوں کی طرف آتے ہوئے خود سے بولا،

سیڑھیاں اترتے ہی وہ نیچے لاونج میں دیکھنے لگا، وہاں پر بھی کوئی نہیں تھا، پھر اس کی نظر لاونج میں پڑے براون دوپٹے پر پڑی۔

اگر وہ پورے گھر میں نہیں تو مطلب کچن میں ہونگی، اس کے علاوہ وہ کہیں نہیں جا سکتی تھی۔

سرمد اس کا دوپٹہ ہاتھ میں تھامے کچن کی طرف بڑھ گیا۔وہ خان بابا کے ساتھ لنچ میں ہیلپ کروارہی تھی۔ لیکن اُس کے گلے میں براون کلر کا دوپٹہ تھا۔

بات سنیں گی آپ میری؟ سرمد کچن کے دروازے پر کھڑے ہو کر بولا،

بزی ہوں بعد میں بات کرتے ہیں۔رابیل چپاتی بناتے ہوئے بولی۔

سرمد نے خان بابا کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور خود کچن میں آگیا۔

خان بابا وہاں سے چلے گئے تھے۔

یہ کیا ہے؟؟ سرمد نے دوپٹے کی طرف اشارہ کیا جو اس کے ہاتھ میں تھا۔

"میرا دوپٹہ ہے۔ لیکن آپ کے پاس کیا کر رہا۔رابیل ایک نظر دوپٹے کو دیکھ کر پھر چپاتی بناتے ہوئے بولی۔"

"اور وہ کیا ہے؟؟ سرمد نے اُس کا چہرہ باہر کی طرف موڑ کر لاونج میں اسی کلر کے دوپٹے پر اشارہ کرتے ہوئے کہا،"

"وہ بھی میرا دوپٹہ ہے۔وہ باہر دیکھتے ہوئے بولی۔"

اور بلکل سیم اسی کلر کا دوپٹہ ہمارے روم میں بھی پڑا ہوا ہے۔

"آپ کتنے دوپٹے لیتی ہیں دن میں؟؟ وہ الجھتے ہوئے بولا،"

"ایک ہی لیتی ہوں۔ وہ چپاتی کو توے سے اتار کر بولی۔"

"مجھے تو نہیں لگتا۔ وہ اُسے دیکھ کر بولا،"

سردیاں ہیں ناں تو جیکٹس اور کورٹ پہنتی تو دوپٹہ کب کہاں گر جاتا مجھے پتہ نہیں چلتا، اس لیے میں نیا نکال کر لے لیتی۔

"آپ مجھے پاگل کر کے ہی چھوڑیں گی۔ عام طور پر لڑکیاں ایک دوپٹہ بھی نہیں لیتیں اور میری بیوی ایک وقت میں چار چار دوپٹے لیتی ہے۔" وہ دوپٹے کو اپنے ہاتھ میں فولڈ کرتے ہوئے بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو آپ اسے باہر رکھ دیں۔ میں اوپر جاتے ہوئے لے جاؤنگی۔ اب انسان ہوں میں نہیں یاد رہتا کہ کب کہاں چھوٹ گیا۔

"پتہ ہے یہ دوپٹہ میں کہاں سے لے کر آرہا ہوں۔ سرمد نے اپنے ہاتھ میں فولڈ دوپٹے کی طرف اشارہ کیا۔"

رابیل نے حیران ہو کر پوچھا۔ کہاں سے۔؟؟

"اوپر والے کمرے سے جہاں سے ابھی آپ تھوڑی دیر پہلے آئیں تھی۔"

"آپ میں اور کتنے ٹیلنٹ ہیں جو مجھے دکھائیں گی۔شادی سے پہلے والا ایک ٹیلنٹ میں آپ کا دیکھ چکا ہوں۔اب تو کلمزی سے نکل کر کیئر لیس بھی ہو گئی ہیں۔وہ اُسے سمجھاتے ہوئے بولا۔"

ابھی میرے پاس وقت نہیں کہ میں آپ سے کوئی بھی لمبی چوڑی بات کروں،پلیز آپ جائیں،لنچ پر بات کرتے ہیں۔

اور رہی بات کیئر لیس کی تو مجھے پتہ ہے میرے پاس ایک پیار کرنے والا شوہر موجود ہے،اس لیے جانے انجانے میں میرے سے یہ حرکت ہو جاتی ہے۔

ہمارے کمرے کا جو آپ نے حال کیا تھا،جو کہ کسی زمانے میں میرا ہوتا تھا۔اس کی بگڑی ہوئی حالت پتہ نہیں میں کیسے برداشت کر لیتا ہوں۔

اگر آپ کو اتنا ہی صفائی کا کیڑا کاٹ رہا ہے تو آپ میرے نکلنے کے بعد روم صاف کر دیا کریں۔وہ کباب فریج سے نکالتے ہوئے بولی۔

میں ایسا ہی کرتا ہوں۔اب میں کسی کو ہمارے کمرے میں نہیں جانے دیتا کیونکہ مجھے پتہ ہے میری بیگم اچھا خاصہ میس کر کے بیٹھی ہوتی۔

کیا واقعی ہی آپ میرے نکلنے کے بعد سب صاف کرتے ہیں۔وہ کڑاہی کو چولہے پر رکھتے ہوئے بولی۔

جی ہاں!!

اچھا!رابیل نے بے دھیانی میں کندے اچکادیے اور کباب فرائی کرنے لگی۔

سرمد نے اس کے ماتھے پر چپت لگائی۔اب خیال رکھنا،یہ دوپٹہ میں کمرے میں رکھ دیتا ہوں۔اور وہ وہاں سے چلا گیا

(******)

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔رابیل ڈنر کے بعد آرام سے کمرے میں آکر بیٹھ گئی تھی وہ صبح سے مسلسل کام کررہی تھی۔سرمد نے اتنی دفعہ منع بھی کیا تھا لیکن وہ کہاں منع ہونے والی تھی اس کے پاس ہر سوال کا جواب موجود ہوتا تھا کہ فری رہ کر بور ہونے سے بہتر ہے کام میں بزی رہوں۔سرمد لنچ کے بعد کوئی آنلان میٹنگ اٹینڈ کر رہا تھا۔شام کو روز سرمد اپنی کافی رابیل کے ساتھ اُس کے کمرے میں ہی پیتا تھا،رابیل ابھی اُس کا انتظار کر رہی تھی۔دروازہ ہولے سے کھلا۔سرمد اندر آیا،ہاتھ میں کافی کے مگ کے ساتھ رابیل کا فیورٹ چاکلیٹ شیک تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کافی؟ یا دل کی باتیں؟ سرمد نے شرارت سے پوچھا۔

رابیل نے ہلکی مسکراہٹ سے جواب دیا، دونوں۔

اب اُسے سرمد کی باتوں کی عادت ہو گئی تھی، وہ اگر کبھی اس وقت زرا سا بھی بزی ہوتا تو رابیل کو عجیب بے چینی سی ہوتی تھی۔

سرمد پاس آکر بیٹھ گیا۔اس کے ہاتھ میں شیک پکڑایا اور خود کافی پینے لگا۔چند لمحے خاموشی چھائی رہی، پھر وہ سیدھا رابیل کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا،

ایک بات کہوں؟؟

رابیل نے شیک پیتے ہوئے سر ہلایا۔

"آپ میری زندگی میں نعمت بن کر آئی ہیں متاعِ جاں۔۔۔ میں جتنا بھی خدا کو شکر کروں کم ہے۔۔میرے پاس پیسہ۔شہرت سب ہے لیکن سکون نہیں تھا۔۔میں جس سکون کی تلاش میں تھا وہ مجھے آپ کے ہونے سے ملا ہے۔"

وہ کافی کا مگ ہاتھ میں گھماتے ہوئے رابیل کی طرف دیکھ کر بول رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے شادی محض ایک ایسا رشتہ لگتا تھا جو بس مجبوری کے تحت نبھاؤ۔اور اگر نہ چلے تو طلاق۔۔۔ لیکن آپ نے میری ساری غلط فہمیاں اور ڈر دور کر دیے۔۔آپ نے مجھے شادی جیسے خوبصورت رشتے پر یقین کرنا سکھایا۔میری پیاری بیوی۔"

"اور آپ نے مجھے اتنا قیمتی محسوس کروایا کہ مجھے محبت پر یقین ہو گیا ہے۔کوئی مجھ سے محبت کا پوچھے تو میں لمحہ بھی نہ لوں سوچنے کا اور آپکا نام لے لوں۔رابیل نے سرمد کو دیکھ کر بغیر کچھ سوچے ایک پل میں جواب دے دیا۔"

"لیکن اظہار تو کیا نہیں۔سرمد نے شرارت سے پوچھا،"

"میں کرونگی بھی نہیں"۔رابیل شیک پیتے ہوئے آنکھیں گھما کر بولی۔

"یہ تو ناانصافی ہے۔۔"وہ کافی کا گھونٹ لیکر بولا

"اور میں ایسی ناانصافیاں کرنا چاہتی ہوں۔وہ بھی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑ کر بولی۔"

رابیل کچھ دیر ٹھہری اور پھر اطمینان سے بولی۔

ہم۔۔۔۔ایک ہی کمرے میں رہ سکتے ہیں۔

سرمد چونکا۔دل کی دھڑکن جیسے ایک لمحے کو رک گئی۔اُس نے نظریں اٹھا کر رابیل کو دیکھا۔

کیا کہا آپ نے؟؟؟ وہ یقین کرنا چاہ رہا تھا کہ رابیل کیا سچ میں ایسا کہہ رہی۔

جو سنا آپ نے۔رابیل نے شیک کا گلاس سائیڈ پر رکھ دیا۔

سوچ لیں بیگم۔ سرمد نے کافی کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا،

"آپ کو کیا لگتا ہے میں آپ سے واقف نہیں ہوں۔میں کونسا آپ کو بغیر شرطوں پر رکھنے والی ہوں۔"

اُس نے سرمد کے سر پر بم پھوڑا

کیا؟؟؟؟ وہ حیرانی سے بولا،

آپ اس کمرے میں رہ سکتے ہیں۔لیکن کشن شرائط ہوں گیں۔

سرمد شرطیں سنے بغیر بولا،

تو پھر سنیں،رابیل سرمد سکندر قریشی۔۔۔آپ شرطیں رکھیں میں ہر ایک پر پورا اتروں گا۔مگر۔۔۔ایک شرط میری بھی ہے۔

رابیل نے حیرانی سے پوچھا، کیا؟

سرمد اپنی جگہ سے اُٹھا۔اُس نے آہستہ سے قدم بڑھائے،اور رابیل کے سامنے بیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔اُس کے ہاتھ نرمی سے تھامے اور آنکھوں میں جھانک کر بولا،

شرط یہ ہے کہ۔۔۔آپ مجھے صرف سرمد سر کے علاوہ کچھ اور بھی کہہ لیا کریں، یا میرے نام کے ساتھ سر لگانا چھوڑ دیں۔

اس بارے میں پھر کبھی بات ہو گی، پہلے میں بات شروع کی تو میری باتیں مانی جائیں گی۔وہ فوراً حکمیہ انداز میں آئی۔

سرمد پھر پیچھے ہٹ کر بولا۔

"ملکہ اے دل۔۔۔آپ حکم صادر کیجیے۔بندہ، شرطیں ماننے اور حکم بجالانے کو تیار ہے۔"

رابیل نے پہلی بار شرارت سے رکھی۔

پہلی شرط۔۔۔سوتے وقت لائٹ آن ہونی چاہیے۔

دوسری شرط۔۔۔جب تک میں نہیں سوؤں گی آپ بھی نہیں سو سکتے۔

تیسری شرط۔۔۔میرا کمرہ ہے تو سارے حکم میرے ہونگے۔ہر چیز میری مرضی سے۔

سرمد قہقہہ لگا کر ہنسا، پھر اُس کی طرف جھک کر بولا،

"پہلی شرط قبول، دوسری پہ فخر، اور تیسری پہ زندگی وار دوں گا۔"

"ٹھیک ہے اٹھائیں تکیہ اور سامنے صوفہ پر لیٹ جائیں۔"

صوفہ ؟؟؟؟؟ سرمد حیرانگی سے اسے دیکھ کر بولا۔

"تو آپکو کیا لگا کہ اپنے ساتھ بیڈ شئیر کرواں گی؟؟"

"مجھے تو بہت کچھ لگا۔۔ لیکن۔۔۔۔وہ چپ کر گیا۔"

"بیڈ پر میں سویا کروں گی۔ وہ تکیہ ایڈجسٹ کرتے ہوئے بولی۔"

"ماسٹر بیڈ ہے بیگم۔۔ میں تو اتنی جگہ لے کر بھی نہیں سوتا۔۔ دیکھ لیں کہیں میں ایڈجسٹ ہو جاؤں۔"

میں ایڈجسٹ کرنا ہی نہیں۔۔ پھر سوچوں کیوں۔

"صوفے پر میں کیسے سو سکتا میری تو ٹانگیں بھی پوری نہیں آنی۔۔ ایک دراز قد انسان دو سیٹر صوفے پر کیسے سو سکتا ہے۔"

"جیسے میں ماسٹر بیڈ پر سو سکتی ہوں۔۔ تو آپ صوفے پر کیوں نہیں۔ رابیل آرام سے اپنی سائیڈ کا بستر ٹھیک کرتے ہوئے بولی"

"آپ اپنا قد دیکھیں اور بیڈ۔۔۔۔۔ یہ کچھ ناانصافی نہیں لگتی۔"

"آپ بھی اپنا قد دیکھیں اور صوفہ۔۔ مجھے تو سب ٹھیک لگتا ہے۔"

"آپ صوفے پر فٹ آسکتی ہیں۔۔ میں نہیں۔ وہ معصومیت سے بولا،"

"اگر نہیں سونا تو وہ کمرے کا دروازہ ہے آپ جا سکتے ہیں۔۔رابیل ہنسی دباتے ہوئے کہا،"

میں کچھ بولتا بعد میں ہوں، آپ تھریٹ کرنے لگ جاتی ہیں۔آپ کی دھمکیاں تو آپ سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔وہ تکیہ ہاتھ میں پکڑتے ہوئے بولا،

"بندہ ناچیز اب کچھ نہیں بولے گا۔۔آپکا حکم سر آنکھوں پر۔۔وہ تکیہ اٹھا کر صوفے کی طرف مڑ گیا۔سرمد نے تکیہ صوفے پر رکھا تو جگہ اور کم ہو گئی تھی۔"

"یہ دیکھ لیں۔۔یہاں تکیہ آ گیا۔۔میری جگہ رہی ہی نہیں۔سرمد نے اپنے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔"

دروازہ ابھی بھی کھلا ہے آپ جا سکتے۔۔رابیل بیڈ پر لیٹ کر بولی۔

"چلیں پھر ٹھیک ہے سو جاؤں گا۔۔مجھے اگر پتہ ہوتا کہ شادی کے بعد صوفے پر ہی سونا ہے تو۔وہ جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ گیا۔"

تو کیا؟؟رابیل فوراً سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کچھ نہیں۔۔آپ آرام سے سوئیں۔۔مسئلہ تو میرا ہے نہ جس کی نیند کے ساتھ کمرے بھی جواب دینا ہے۔سرمد نے منہ بنایا اور صوفے پر لیٹ گیا۔"

زیادہ باتیں کی تو۔۔۔کمرے سے نکال دوں گی۔۔رابیل آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"دھمکیاں بہت دیتی ہیں بیگم۔"

شب بخیر!! رابیل منہ تک بلینکٹ اوڑھ کر بولی۔

(******)

رات کے ۳ بجے رابیل کی تہجد کے لیے آنکھ کھلی۔ وہ خاموشی سے بستر سے اٹھی، ایک نظر سرمد پر ڈالی جو بہت انکمفرٹیبل لیٹا ہوا تھا، آدھے سے زیادہ ٹانگیں تو اُس کی صوفے سے باہر تھی۔ رابیل کو ایک لمحے کے لیے اُس پر ترس آیا لیکن پھر اُس کی باتیں سوچ کر اس نے اُس پر ترس کھانا بند کیا اور اٹھ کر واش روم چلی گئ، وضو کیا اور باہر آئی۔ جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگی۔

صوفے پر سونے کی وجہ سے سرمد کو کوئی خاص نیند نہیں آرہی تھی۔ اس نے آنکھ کھولی بیڈ پر نظر پڑی تو رابیل وہاں نہیں تھی۔ صوفے پر لیٹ کے اس کی کمر میں درد نکل آیا تھا، کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اٹھا تو رابیل بیڈ کے دوسری طرف جائے نماز بچھائے نماز پڑھ رہی تھی۔ سرمد نے ٹائم دیکھا تو تین بجے تھے۔ وہ بھی اٹھا۔ واش روم گیا اور وضو کر کے باہر آگیا۔ الماری سے دوسرا جائے نماز نکالا اور رابیل کے ساتھ جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگ گیا۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد رابیل نے ایک نظر اُسے دیکھا۔ وہ ہر حال میں ہی خوبصورت لگتا تھا۔ لیکن نماز پڑھتے ہوئے وہ اتنا دلکش اتنا معصوم لگ رہا تھا کہ اگر کوئی اور بھی اُسے دیکھتا تو یقیناً دل ہار جاتا۔

نماز کے بعد سرمد نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ رابیل نے بھی ہاتھ اٹھا لیے۔

یااللہ میں تیرا جتنا شکر کروں کم ہے۔ میرے مالک!! میری زندگی میں ایک بہترین ساتھی دینے کے لیے میں ساری زندگی تیرا شکرا گزار رہونگا،

رابیل نے سرمد کو دیکھا اور پھر اپنی آنکھیں پھیر لیں۔ سرمد پھر سے دعا مانگنے لگا۔

یااللہ!! ہمارے دلوں کو آپس میں جوڑ دے جیسا کہ تو نے محبت اور رحمت سے جوڑنے کا حکم دیا ہے

آمین!! رابیل اس کی ہر دعا پر آمین کہتی جا رہی تھی۔

میرے مالک! ہمارے گھر میں سکون، رحمت اور برکت نازل فرما۔

آمین!!

میرے مالک! ہمارے درمیان ایسی محبت پیدا فرما جو تیری رضا کے لیے ہو۔

آمین!

ایسا احترام فرما جو ہمیشہ قائم رہے۔

آمین!

"ایسا سکون دے جو دلوں کو ٹھنڈک پہنچائے، اور ایسی سمجھ عطا فرما جو ہر مشکل کو آسان بنا دے۔"

آمین!

"اے میرے مالک! ہمارے دلوں کو کینہ، غصہ، اور غلط فہمیوں سے پاک رکھنا!، ہمیں معاف کرنے والا، پیار کرنے والا اور ایک دوسرے کا سہارا دینے والا بنا۔"

آمین!!

"اے میرے رب! ہمارے رزق میں برکت، ہمارے وقت میں برکت، ہماری صحت میں برکت اور ہمارے رشتے میں برکت عطا فرما۔"

آمین!

"اے میرے رب! ہمیں ہر بری نظر سے اور شیطانی وسوسے سے محفوظ فرما۔"

آمین!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اے میرے رب ا ہمیں دین کی سمجھ عطا فرما!، ہمیں نیک راستے پر قائم رکھ، اور ہمیں وہ جوڑا بنا دے جسے دیکھ کر فرشتے بھی دعائیں دے۔"

آمین!

سرمد نے رابیل کو دیکھا جو اُس کی ہر دعا پر دل سے آمین کہہ رہی تھی۔ پھر اس نے ایک دعا زیادہ بلند آواز میں کہی۔

اے رب العالمین!! ہمیں نیک اولاد فرما! ہمارے بچوں کو دین داری، فرمانبرداری، اور رحمت والا بنانا

رابیل نے اُسے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔

ناولز کلب Clubb of Quality Content

آمین کون کہے گا؟؟ سرمد نے ہنسی دبا کر سنجیدگی سے کہا۔

آمین!! رابیل نے اُسے گھور کر دیکھا۔ اب وہ نماز پڑھ رہی تھی سر تو پھاڑنے سے رہی،

ثم آمین!! سرمد نے ہاتھ منہ پر پھیرا پتہ تو اُسے بھی چل گیا تھا اس دعا کے بعد وہ کہاں اُسے زندہ چھوڑے گی۔ اس لیے وہ جائے نماز سے اٹھا ہی نہیں۔ اور تسبیح پڑھنے لگ گیا۔ وہ کوئی بھی موقع نہیں دینا چاہتا تھا اُسے کے وہ اس کو نوچ ڈالے۔ اس لیے نہایت شریف بن کر وہ تسبیح پڑھنے لگ گیا۔

رابیل اُسے گھورتی جا رہی تھی۔

آپ بھی تسبیح پڑھیں۔ثواب ملے گا۔ سرمد نے جیسے اُس کے نالج میں اضافہ کیا تھا۔

رابیل جائے نماز پر تھی اس لیے اُس نے اپنے غصے کو پی لیا۔اور ایک گہری سانس لی۔اور سکون سے بیٹھ گئی۔

پھر کچھ دیر بعد بولی۔

ویسے قرآن پاک کا دل سورت یسین ہے۔ لیکن مجھے سورت رحمن بہت پسند ہے۔وہ سرمد کو دیکھ کر بولی۔

کیوں؟؟کوئی خاص وجہ ؟؟ سرمد تسبیح پڑھتے ہوئے بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جب ذکر آتا ہے نہ کہ

"تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے"

تو ہمیشہ میری آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔۔میں سوچتی ہوں میرا رب اتنا کچھ مجھے ایک ہی دفعہ میں کیسے دے سکتا ہے۔

مجھے یہ آیت اور سورت اتنی پسند ہے کہ میں دل میں سوچا کرتی تھی کہ میرا شوہر مجھے سورت رحمن کی تلاوت کر کے ہمیشہ سنائے۔۔رابیل کچھ دیر خاموش رہی اور پھر بولی۔

اور جب ذکر آئے۔

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے"تو واقعی ہی دیکھ کر کہے کہ تم ایک رحمت" کی شکل میں آئی ہو میری زندگی میں۔

رابیل اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

ہو جائے گا۔ایسا ہی ہو گا۔ سرمد اس کی آنکھوں میں آئی نمی کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے بولا،

فجر تک دونوں جائے نماز پر ہی بیٹھے رہے۔ فجر کے بعد سرمد نے رابیل کے کہے مطابق اُسے سورت رحمن پڑھ کر سنائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے۔وہ سرمد کو دیکھ کر دل میں بولی۔وہ انسان اس کو وہ سب دے رہا تھا جو اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔سرمد نے اُسے کیا کچھ نہیں دیا۔پیار، محبت، عزت،احترام، حفاظت۔

(*******)

رابیل کو سرمد کا ہر کام کرنے میں سکون ملتا تھا۔اس لیے وہ جتنا ہو سکے، سرمد کے لیے ہر چھوٹا بڑا کام خود کرتی تھی۔ چاہے کچن میں کھانا بنانا ہو یا میز سجانا،وہ خود ہاتھ بٹاتی، لیکن سرمد

ہمیشہ اس کی مدد کے لیے موجود رہتا تھا۔وہ بغیر کسی سوچ کے،اس کے کام کو آسان بنانے میں لگا رہتا،چاہے رابیل کو کھانا بنانا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

صبح آفس کے لیے تیار ہونے کے بعد رابیل کچن میں آملیٹ بنا رہی تھی۔ سرمد بھی اُس کے پاس اُس کی ہیلپ کر رہا تھا۔

آپ میرے ساتھ یہ سب کیوں کرتے ہیں۔رابیل آملیٹ کی سائیڈ بدلتے ہوئے بولی۔

"اگر آپ میرے لیے سب کر سکتی ہیں تو میں کیوں نہیں۔" سرمد رابیل کے لیے دوسری طرف آملیٹ بناتا ہوا بولا،

اتنا بڑا بزنس ٹائکون، سرمد سکندر قریشی، کچن میں اپنے ہاتھوں سے کام کرتا ہوا اچھا نہیں لگتا ویسے۔۔رابیل آملیٹ کو پلیٹ میں رکھتے ہوئے بولی۔

"میں تو اپنی بیگم کے لیے کر رہا ہوں۔مجھے فرق نہیں پڑتا کہ میں اچھا لگ رہا ہوں یا نہیں۔ میری بیگم اگر میرے لیے ایفرٹ کر سکتی ہے تو میں کیوں نہیں۔آملیٹ بن چکا تھا اب وہ ٹیبل پر ناشتہ رکھتے ہوئے بول رہا تھا۔"

اب جلدی ناشتہ کریں، پھر آفس بھی جانا ہے۔رابیل نے سرمد کی پلیٹ میں سرو کرتے ہوئے کہا۔

اوکے بیگم۔ وہ رابیل کی طرف ٹوسٹ بڑھاتے ہوئے بولا،

رابیل ہمیشہ اپنی لاسٹ بائٹ چھوڑ دیتی تھی، اور یہ بائٹ وہ سرمد کو اپنے ہاتھوں سے کھلاتی تھی، اب وہ اُس کے ساتھ ایک ہی پلیٹ میں بھی کبھی کبھار کھالیتی تھی، اس کو فروٹس کٹ کر کے اپنے ہاتھوں سے کھلانا، اورنج خود پیل کرنا جو کہ رابیل کو شدید چڑ تھی سردیوں میں اپنے ہاتھوں کا زیادہ استعمال کرنا کیونکہ سردی کی وجہ سے اُس کے ہاتھ بہت ٹھنڈے رہتے تھے اس لیے اس کا دل نہیں کرتا تھا کچھ کرنے کو عجیب الجھن ہوتی رہتی تھی۔ لیکن سرمد کے لیے وہ سب کچھ پیچھے چھوڑ کر صرف اس کا سوچتی تھی۔۔

جب بھی رابیل سرمد کو لاسٹ بائٹ دیتی تھی تو سرمد کو کبھی سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ ایسا کیوں کرتی ہے۔ ایک دو بار اس نے پوچھنے کی کوشش کی، لیکن رابیل نے بس مسکرا کر کہا کہ میرا پیٹ بھر جاتا ہے، اس لیے چھوڑ دیتی ہوں۔ اور ضائع کرنے سے بہتر ہے آپ کھالیں۔ سرمد ہمیشہ اس بات پر یقین کر لیتا تھا اور کھالیتا تھا۔

ناشتے سے فارغ ہو کر دونوں آفس کے لیے نکل گئے، لیکن اس صبح کا ہر لمحہ، چھوٹے چھوٹے احساس، محبت اور دیکھ بھال سے بھرپور تھا۔ ہر حرکت، ہر ہنسی، ہر نظر ایک دوسرے کے لیے وقف تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

(******)

سرمد اور رابیل نیو برانچ کے سلسلے میں اب زیادہ تر آفس میں وقت گزارنے لگے تھے۔ میٹنگز، کلائنٹس۔ سائٹ یہ سب دیکھنے کے چکروں میں انہیں نہ کھانے کا ہوش رہتا تھا اور نہ کسی اور کام کا۔

پورا دن آفس میں گزارنے کے بعد رات کو وہ تھک ہار کر گھر پہنچتے تھے اور آتے ہی سو جاتے تھے۔اور ایسا پچھلے کئی دنوں سے ہو رہا تھا۔

رات کا وقت تھا۔۔رابیل، جو روزانہ کی طرح بی جان سے بات کرنے کے بعد سونے جایا کرتی تھی، آج خود کو عجیب سا خالی محسوس کر رہی تھی۔ دن آفس میں اتنا مصروف گزرا کہ اسے احساس ہی نہ ہوا کہ وہ آج بی جان کو کال کرنا بھول گئی تھی۔ وہ دن میں ایک یا دو بار تو بی جان سے ضرور بات کرتی تھی۔ چاہے وقت ملے یا نہ ملے۔ لیکن بی جان سے بات کرنے کے لیے وہ وقت نکال ہی لیا کرتی تھی۔ ابھی وہ ہاتھ میں موبائل لیے سوچوں میں گم بیٹھی تھی۔ اندر ہی اندر خود پر افسوس بھی تھا، اور ایک انجانی سی بے چینی بھی، وہ بی جان کو کال ملانے ہی والی تھی کہ۔

اسی لمحے دروازہ آہستگی سے کھلا۔ سرمد ہاتھ میں موبائل لیے اندر داخل ہوا۔اُس نے خاموشی سے رابیل کے سامنے آکر موبائل بڑھایا۔

آج آپ نے بی جان سے بات نہیں کی۔۔تو میں نے ان کو کال کی تھی انکا حال چال پوچھا۔۔آپ شائد مصروف تھی۔اب آپ بات کرلو۔وہ آپکو یاد کررہی ہیں۔

رابیل نے حیرت سے سرمد کی طرف دیکھا۔اُس کی آنکھوں میں وہی نرم سی سنجیدگی تھی،جو ہمیشہ رابیل کے جذبات کی گہرائی کو سمجھنے کی کوشش کرتی تھی۔

رابیل نے دھیرے سے موبائل تھامااور خاموشی سے کال لے لی۔سرمد خود باہر چلا گیا تھا۔

بی جان؟

رابیل!کہاں تھی تم؟میرا دل گھبرارہا تھا،اتنی عادت ہوگئی ہے تم سے بات کرنے کی۔بی جان کی آواز میں بے پناہ محبت تھی۔

رابیل کا دل جیسے پگھلنے لگا۔وہ آہستہ آواز میں بولی،

میں معذرت کرتی ہوں بی جان۔آج واقعی بہت مصروف دن تھا۔۔اور پھر۔۔پتہ نہیں میں کیسے بھول گئی تھی۔

Clubb of Quality Content

کبھی کبھی کچھ بھول جانا بھی اللہ کا نظام ہوتا ہے، تاکہ ہمیں یاد دلایا جاسکے کہ کچھ رشتے کتنا خاص ہوتے ہیں۔بی جان دوسری طرف سے شفقت سے بولیں۔

رابیل نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں۔اور پھر بولی۔۔

بی جان!!رابیل نے آہستہ سے کہا۔

بی جان رابیل کی آواز میں اداسی دیکھ کر بولیں۔کیا ہوا رابیل

بی جان!!آپ ہمیشہ کہتی تھیں نا، کہ صبر کبھی رائیگاں نہیں جاتا؟ کہ آزمائشیں وقتی ہوتی ہیں، اور اللہ آخر کار ہر دل کو سکون دیتا ہے؟

بی جان نے نرمی سے کہا۔

ہاں بیٹا۔اللہ ہر دل کی دعا سنتا ہے۔کچھ دعائیں فوراً قبول ہو جاتی ہیں، اور کچھ۔۔۔صبر کے عوض بہتر شکل میں لوٹائی جاتی ہیں۔

رابیل کی آواز بھیگ گئی۔

بی جان، مجھے لگتا ہے میری وہ دعا، جو میں نے بیشمار راتوں میں کی تھی۔۔۔وہ شاید سن لی گئی ہے۔'

سرمد!!؟؟بی جان اُس کے دل کا حال جان کر بولی،

رابیل نے ہاں میں سر ہلایا۔ جیسے وہ دیکھ رہی ہوں۔

آج جب میں آپکو کو کال کرنا بھول گئی تھی، تو سرمد نے خود آپ سے بات کی۔ مجھے موبائل لا کر دیا۔ کوئی شکایت نہیں کی، بس خیال رکھا۔ اور یہ سب ۔۔۔ بغیر کسی دکھاوے کے۔

انہیں میرے ساتھ ساتھ میرے رشتوں کی بھی بہت پرواہ ہے بی جان

بی جان کی آنکھوں میں چمک آگئی۔

رابیل !!، رشتے خون سے نہیں، خیال سے بنتے ہیں۔ سرمد نے اگر تمہارا خیال رکھا ہے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تمہیں دل سے اپناتا ہے۔ اور تم جس صبر کے راستے سے گزر کر یہاں تک پہنچی ہو، وہی تمہارا اصل امتحان تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور بی جان !! رابیل کی آواز تھمی، مجھے سرمد پر فخر ہونے لگا ہے۔ وہ مجھے بہت چاہتے ہیں بی. جان۔ میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔

بی جان نے آنکھیں بند کی اور رابیل کے لیے دعائیں کی

اللہ تمہارے دل کی روشنی کو سلامت رکھے۔ رابیل !! رب تعالیٰ تمہارے صبر کا پھل تمہیں خوشیوں کی شکل میں دے۔۔ یہ وہ وقت ہے بیٹا، جہاں آزمائش ختم ہوتی ہے۔۔ اور راحت کا آغاز ہوتا ہے۔

بی جان!! آج نہ جانے کیوں دل چاہ رہا ہے کہ آپ سے جی بھر کے باتیں کروں۔ آج میں سرمد کو دیکھتی ہوں تو دل رب کے سامنے جھک جاتا ہے۔ لگتا ہے کہ میں نے جو بھی مانگا تھا، رب نے سب کچھ دے دیا۔

بی جان نے آنکھیں بند کیں، جیسے دل میں رب کا شکر ادا کر رہی ہوں۔

بیٹا، رب نے وعدہ کیا ہے، اِنَّ اللہَ مَعَ الصَّابِرِینَ۔۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور تم نے صبر کیا۔۔۔ بہت صبر۔

رابیل کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

یاد ہے بی جان۔۔۔ آپ کہتی تھیں، 'بیٹا، جب اللہ خاموش ہوتا ہے نا، تو وہ ہمارے لیے کچھ خاص چن رہا ہوتا ہے۔ تب مجھے لگتا تھا شاید آپ مجھے بہلا رہی ہیں۔

مگر آج۔۔۔ میں واقعی مانتی ہوں کہ رب کا انکار، اصل میں ایک بہتر ہاں ہوتی ہے۔

بی جان کی آواز میں نمی گھل گئی۔

میں نے رب سے تمہارے لیے بہت مانگا تھا، رابیل۔ کہ تمہیں وہ دے جو تمہارے حق میں بہتر ہو۔ اور جب تم رو رو کر تھک جایا کرتی تھیں نا۔۔۔ تو میں سجدے میں جا کر کہتی، یارب، میری بیٹی کو اُس کا نصیب دے دے، جو اس کے دل کے سکون کا باعث ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل مسلسل روتے جارہی تھی، شکر کے آنسو تھے یہ۔

سرمد!! میرے لیے وہی سب کچھ ہے، بی جان۔اُن کی باتوں میں وقار ہے، دل میں دین کی روشنی،اور آنکھوں میں میرے لیے عزت۔۔ایسی محبت جو بے آواز ہو، مگر دل تک اتر جائے۔

جب محبت، اللہ کے حکم سے ہو۔۔۔تب اُس میں برکت اترتی ہے، رابیل!

رابیل کچھ لمحے خاموش رہی، پھر دھیمی آواز میں بولی،

بی جان!! جب وہ مجھے قرآن کی آیتیں سنا کر سمجھاتے ہیں۔، جب میرے دکھ کو خاموشی سے محسوس کرتے ہیں، جب میرے ساتھ فجر میں جاگتے ہیں۔۔۔تو دل کانپ جاتا ہے۔۔اتنی محبت؟اتنی عزت؟

بی جان ہلکا سا مسکرائیں۔

یہی تو رب کی رضا کی نشانی ہے، رابیل۔تمہارا رب تم سے ناراض نہیں تھا، وہ تو بس تمہیں وقت کے پیمانے پر تول رہا تھا۔۔کہ تم تھکو گی یا صبر کرو گی۔اور تم کامیاب ہو گئی، بیٹا۔تم نے رب پر یقین رکھا۔وہی یقین آج تمہارے چہرے پر روشنی بن کر چمک رہا ہے۔

رابیل نے آنکھیں پونچھیں، اور تھوڑا سنبھل کر کہا۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ ٹھیک کہتی تھیں بی جان۔۔۔ دعائیں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔ کبھی کبھی اُنہیں زمین تک آنے میں وقت لگتا ہے۔۔ بس ہم ہی جلدی کر بیٹھتے ہیں۔

بی جان نے آسمان کی طرف دیکھا، جیسے وہاں رب سے براہِ راست مخاطب ہوں۔

یااللہ، شکر ہے تیرا! میری بچی آج خوش ہے، مطمئن ہے۔تُو نے اس کے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا۔تُو اس کے نصیب کو روشن رکھ، اور اُس کے دل کو صبر و شکر سے بھرا رکھ۔

رابیل کی آواز اب نرم، پُر سکون ہو چکی تھی۔

بی جان!! سرمد سے شادی کے بعد میں اپنے رب سے کہتی جارہی ہوں کہ میں راضی ہوں۔۔اس کے فیصلے پر، اُس کی تقسیم پر۔۔اور اُس کی عطا پر۔

بی جان نے دھیرے سے جواب دیا۔

بس بیٹا، یہی مقام اصل کامیابی ہے۔۔۔ کہ بندہ رب سے راضی ہو جائے، اور رب بندے سے۔

وہ دونوں تین گھنٹے مسلسل باتیں کرتی رہیں۔ فون کال ختم نہیں ہوئی تھی، مگر اب باتیں کم اور خاموشیاں زیادہ بول رہی تھیں، ایسی خاموشیاں جو تسکین دیتی ہیں، جو رب کی قربت کا احساس بن جاتی ہیں۔

(*****)

رات کا سکون پورے گھر میں چھایا ہوا تھا۔ بی جان سے بات کرنے کے بعد رابیل سو گئی تھی، سرمد آفس کا کام کرنے لگ گیا تھا جب تک رابی بی جان سے بات کر رہی تھی۔ پھر جب وہ کمرے میں آیا تو وہ سو چکی تھی، سرمد بھی خاموشی سے اپنی جگہ پر جا کر لیٹ گیا۔ سرمد صوفے پر بہت انکمفرٹیبل پوزیشن میں سویا ہوا تھا۔ صوفے پر لیٹے لیٹے اس کی کمر اکڑ چکی تھی۔ اس کی کمر درد کی وجہ سے اچانک آنکھ کھلی، وہ آہستہ سے اٹھا، موبائل اٹھایا اور وقت دیکھا، رات کے ایک بج کر ایک منٹ۔

موبائل سے نظر ہٹا کر سرمد نے بیڈ کی طرف نظریں ڈالی، تو رابیل سکون سے سو رہی تھی۔

سرمد کے لبوں پر مسکان آگئی۔

پھر وہ دل ہی دل میں بولا، کتنی بے حس بیوی ہے میری۔ شوہر صوفے پر لیٹ کر اپنی کمر اکڑ چکا ہے، اور بیوی آرام سے بیڈ پر سو رہی ہیں۔ مجال ہے ایک دفعہ بھی کہا ہو کہ بیڈ پر آجائیں۔ ہنہہ، سرمد نے منہ بنایا۔

سرمد پھر صوفے سے اٹھا اور آہستہ قدم بڑھائے اور بیڈ کے کنارے کھڑا ہو گیا۔ رابیل جو منہ تک بلینکٹ اوڑھے سو رہی تھی۔ سوری متاعِ جاں!! سرمد اس کو دیکھ کر بولا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لائٹ آن کرنے کا کیا مقصد؟؟جب خود تو منہ تک اچھے سے کور کر کے سونا ہوتا ہے۔ایک میں ہوں جسے آپ نے ایک ساتھ کتنی سزائیں سنا دیں ہیں۔

لائٹ آن میں مجھے نیند نہیں آتی لیکن میں پھر بھی سونے کی کوشش کرتا ہوں۔

صوفے پر لیٹنے سے کمر میری ضائع ہو جانی ہے درد سے۔لیکن آپ کو کیا،اگر آپ کا شوہر بغیر کمر کے بھی ہو تو۔آپ کو تو اپنے رولز بنانے ہوتے ہیں۔

پھر اُس نے رابیل کے منہ سے بلینکٹ پیچھے کیا۔رابیل ٹس سے مس نہیں ہوئی۔

قسم سے آپ سوتے ہوئے بھی بہت پیاری لگتی ہیں،لیکن میں کیا کروں،اس وقت آپ مجھے سوتے ہوئے اچھی نہیں لگ رہی۔کیوں نہ جو سرپرائز کچھ دنوں بعد دینا تھا،ابھی دے دوں۔

میری نیند کی دشمن،اٹھ جائیں!!سرمد رابیل کے پاس کھڑے ہو کر آہستہ سے بولا،

رابیل نے کوئی جواب نہ دیا۔

"میری نخرے والی بیوی،اٹھ جاؤ،پلیز!"

اب اس نے رابیل کو قریب سے ہلایا۔رابیل نیم خوابیدہ حالت میں ہڑبڑائی۔

اٹھ جائیں!

کیوں؟؟ وہ نیند میں ہی بولی۔

کچھ دکھانا ہے آپ کو۔ سرمد اُس کے سر پر سوار تھا۔

صبح دیکھ لونگی۔ وہ دوبارہ بلینکٹ کو منہ تک اوڑھ کر سو گئی۔

اٹھ جائیں۔ نہیں تو۔۔۔۔ سرمد نے وارننگ دی۔

نہیں تو کیا؟؟ بیوی میں ہوں۔ حکم میرا چلے گا۔ آپ شوہر ہیں۔ شوہر بن کے ہی رہیں۔ وہ پھر سے بلیکنٹ اوڑھے سو گئی۔

اچھا ریکوسٹ کر رہا ہوں اٹھ جائیں۔ سرمد اب نرمی سے بولا،

رابیل اٹھ کر بیٹھ گئی۔

فرمایں، کون سا ایسا کام ہے جو مجھے آدھی رات کو اُٹھانے پر مجبور کر رہا ہے؟ رابیل نیند سے ڈوبی آنکھوں کے ساتھ طنز کرتے ہوئے بولی،

پٹ آن یور سلیپرز ہنی!!

سرمد نے اپنے پاوں سے اُس کے سلیپرز آگے کیے۔

رابیل نے جوتے پہنے اور سرمد کے پیچھے چل پڑی۔ وہ اُسے سٹوڈیو کی طرف لے گیا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل کو بس سونا تھا اسلیے وہ اندھا دھند اُس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی وہ تو نظر اٹھا کر دیکھ بھی نہیں رہی تھی، جب سامنے دیوار تھی اس کا سر لگنے ہی والا تھا کہ سرمد نے اپنا ہاتھ دیوار پر رکھا اور رابیل کا سر لگتے لگتے بچا،

ہوش سے کام لیں۔ آپ کا سر پھٹ گیا تو یہ الزام بھی آپ مجھے دیں گی۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر سٹوڈیو کی طرف لے کر گیا۔

سارے بدلے صبح لو نگی۔ ابھی میں نیند میں ہوں اس لیے اچھے سے لڑ نہیں سکتی۔ رابیل اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی۔

سرمد نے اُسے سٹوڈیو کے باہر کھڑا کیا۔

ریڈی ہیں؟؟

کس لیے؟؟

صرف یس اور نو کہیں۔ سرمد وہیں رک کر بولا،

یس، رابیل نے ہاں میں سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سٹوڈیو کا دروازہ کھولا، اندر فل اندھیرا تھا، سرمد نے ایک دم لائٹ آن کی۔ پورا اسٹوڈیو روشنی سے جگمگا اُٹھا۔ رابیل کی آنکھیں روشنی سے جھلملانے لگیں۔ دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

پھر جو منظر اس نے دیکھا، وہ اسے حیران کر گیا۔ رابیل نے ایک دو بار اپنی آنکھیں ملیں کہ کہیں نیند کے زیرِ اثر ایسا تو نہیں ہے۔ لیکن وہ حقیقت تھا۔ سچ تھا۔ کوئی خواب نہیں تھا۔

رابیل چند لمحوں کے لیے خاموش رہی، وہ جو دیکھ رہی تھی اسے سمجھنا چاہتی تھی۔

پورا اسٹوڈیو رابیل کی پورٹریٹ سے بھرا تھا ہر دیوار پر اس کے پورٹریٹ تھے۔ کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں اس کے پورٹریٹ نہ ہوں۔ اور وہ کمرہ ماسٹر روم سے بھی بڑا تھا

یہ کب؟؟ وہ حیرت سے ٹھیک سے لفظ بھی نہیں بول پا رہی تھی۔

رابیل کی نظریں ایک پورٹریٹ پر جم گئیں جو اس وقت کا تھا جب وہ سوئمنگ سائیڈ پر تھی، اور اس کے بال کھل گئے تھے۔ پورٹریٹ میں اس کا چہرہ نیچے جھکا ہوا، بال کھلے ہوئے۔

رابیل نے حیرت سے پوچھا 'آپ کیا، چھپ چھپ کے یہ کام بھی کرتے تھے؟

سرمد نے فخر انداز سے جواب دیا، چھپ کر نہیں، او پنلی کرتا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پتہ ہے میں نے دس سال بعد دوبارہ پورٹریٹ بنانا شروع کیا۔ میں نے دس سال پہلے یہ سب چھوڑ دیا تھا۔ پھر جب آپ کو بنانے لگا تو پھر رو کا نہیں۔"

میرے بہت سارے کلائنٹس میرے ہاتھ کا پورٹریٹ چاہتے ہیں، لیکن میں نے انکار کر دیا۔

رابیل نے حیرت سے پوچھا کیوں؟؟

سرمد نے نرمی سے جواب دیا۔ کیوں کہ میرا دل نہیں کرتا۔ اور اب تو بالکل بھی نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ ہاتھ اب صرف میری بیوی کا چہرہ بنائیں گے۔

رابیل اگلے پورٹریٹ کی طرف بڑھ گئی، جس میں وہ آرٹ گیلری کے فنکشن میں گئی تھی، اس کا چہرہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جھوٹے۔ وہ جو ہم کسی کلائنٹ کر گھر جا کر پینٹنگ بناتے تھے اُدھر تو آپ پینٹنگز بنا رہے تھے۔

سرمد ہنس پڑا۔

مجھے پتہ تھا۔

کیا؟؟ رابیل اگلے پورٹریٹ کی طرف بڑھنے سے پہلے رک کر بولی۔

آپ نے کبھی دیکھا کہ میں وہاں کیا بنا رہا تھا۔

رابیل نے اگلے پورٹریٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا، نہیں،

مجھے پتہ تھا جتنا میں نے آپ کو ڈرا رکھا تھا۔ آپ کبھی میرے پاس آنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔ اور یہ دیکھنے کی تو بلکل بھی غلطی نہیں کریں گی کہ میں کیا بنا رہا تھا۔ اس لیے میں وہاں جا کر آپ کی پینٹنگز بناتا تھا۔

رابیل نے حیرت سے سرمد کو دیکھا،

آپ کو کیا لگتا ہے میں نے اپنا سٹینڈرڈ اتنا لو کر دیا ہے کہ اب لوگوں کے گھروں میں جا جا کر پینٹنگز بناوں۔ میں نے آج تک ایسا کوئی کلائنٹ رکھا ہی نہیں جو اپنے گھر روک کر پینٹنگز بنوائے۔ کام میرے کلائنٹ کا ہوتا ہے۔ جگہ اور باقی سب میری مرضی کا ہوتا تھا۔

وہ تو میں صرف آپ کو کمپنی دینے کے لیے اُدھر جاتا تھا۔ اور وہ والا کلائنٹ بھی میں نے اس لیے لیا تاکہ آپ کی پینٹنگز سکلز اور اچھی ہوں۔ اور رہی بات اُن کے گھر جا کر بنانے کی تو جو آپ آفس سے فری ہو کر جلدی گھر بھاگ جانے کی کوشش کرتی تھی نہ، مجھے شدید چڑ ہوتی تھی۔ اس لیے میں نے جان بوجھ کہ یہ سب کیا۔

رابیل نے اسے مڑ کر غصے سے دیکھا۔ آپ کتنے چالاک ہیں۔ میں نے بلکل آپ کا نام ٹھیک رکھا ہے۔ کلیور فاکس۔۔ اتنے چالاک۔ میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اتنا ماسٹر مائنڈ ہے آپ کا۔ وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد مسلسل ہنس رہا تھا۔

پھر اس کی نظریں ایک پورٹریٹ پر رکی، جس میں اس کی آنکھیں تھیں۔ پورٹریٹ پر لکھا تھا۔ **''تم میری آنکھوں کا نور ہو۔ انت نورِ عینی''**

رابیل نے اپنے آنکھوں کے پورٹریٹ کو غور سے دیکھا۔ اتنی مہارت سے بنایا گیا تھا کہ وہ لمحے بھر کے لیے اپنی آنکھوں میں کھو گئی۔

سرمد نے مسکرا کر کہا، دیکھا، میں کہتا تھا نا، آپ کی آنکھیں کمال ہیں۔ آپ بھی ان میں کھو گئیں ہیں۔

پورا کمرہ پچاس سے زیادہ پورٹریٹ سے بھرا ہوا تھا۔ رابیل نے ایک پورٹریٹ پر اشارہ کیا جو سامنے کی دیوار پر تھا، جو ریڈ کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ اور وہ پوری دیوار جتنا ہی تھا۔

یہ کیا ہے؟ رابیل نے ہلکی سی آواز میں پوچھا۔

سرمد نے کہا، خود آکر دیکھ لیں۔

رابیل آگے بڑھی۔ اب میرا ہاتھ کیسے جائے گا؟' وہ پاوں اٹھا کر کپڑا ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

سرمد نے کرسی آگے کی، کھڑی ہوں اس پر۔

رابیل کرسی پر کھڑی ہوئی۔اور کپڑا اہٹانے لگی۔جب کپڑا اہٹا یا گیا، تو پورے چہرے کا پورٹریٹ تھا۔پورا دیوار جتنا بڑا، ہر نقش انتہائی مہارت سے بنا ہوا تھا۔جس پر لکھا تھا۔

"تم میری دائمی محبت ہو۔"

رابیل نے دل پر ہاتھ رکھا۔مجھے ہارٹ اٹیک ہو جائے گا۔

سرمد نے سنجیدگی سے کہا، اللہ نہ کرے۔وہ اُسے تھامتے ہوئے بولا،

آپ کیوں ہمیشہ اتنا سپیشل فیل کروادیتے ہیں؟ رابیل کرسی سے نیچے اترتے ہوئے بولی۔

رابیل کی آنکھیں نم ہو گئی۔

"کیونکہ آپ سپیشل ہیں۔"

رابیل آہستہ سے سرمد کی طرف بڑھی اور اُس کے سینے سے جالگی، سرمد نے اپنے دونوں بازو اُس کے گرد لپیٹ دیے، جیسے ایک پل میں پوری دنیا سمٹ کر ان دونوں کے درمیان رہ گئی ہو۔سرمد نے اُس کے گرد گرفت اتنی مضبوط رکھی جیسے اُسے یقین دلا رہا تھا کہ اُس کا سب سے مضبوط سہارا وہ ہے وہ اُسے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔

چند لمحوں بعد سرمد نے محسوس کیا کہ اُس کی شرٹ بھیگ رہی ہے، سرمد نے اپنی گرفت رابیل کے گرد نرم کی اور اُسے پیچھے کیا تو دیکھا رابیل منہ نیچے کیے آنسو بہا رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد کو سمجھ نہ آئی کہ آخر وہ رو کیوں رہی ہے۔اُس نے اپنے ہاتھ سے رابیل کی تھوڑی کو چھوا اور اوپر کیا،رابیل کی نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں۔

"آپ کیوں رو رہی ہیں؟اگر مجھے پتا ہوتا کہ آپ رونے لگیں گی،تو میں کبھی یہاں نہ لاتا۔"

رابیل بس روتی رہی۔یہ آنسو شکر کے تھے۔یہ آنسو ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کے لیے تھے۔

چلیں دونوں مل کر روتے ہیں۔رابیل کو روتے دیکھ کر سرمد کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

آپ کیوں روئیں گے؟؟رابیل آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

کیوں کہ آپ رو رہی ہیں۔

رابیل روتے روتے ہنسنے لگی،پھر ہنستی چلی گئی،اور پھر رونے لگ گئی۔

اب آپ مجھے پریشان کر رہی ہیں۔وہ رابیل کو ایسے دیکھ کر بولا،

آپ رو رہی ہیں یا ہنس رہی ہیں؟؟

پتہ نہیں۔وہ کندھے اچکا کر بولی۔

"پلیز ہنس لیں،روتے ہوئے آج اچھی نہیں لگ رہی۔"وہ اُس کے آنسو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کرتے ہوئے بولا،

Clubb of Quality Content

رابیل نے ایک بار پھر پورے کمرے کا جائزہ لیا۔

یہ انسان اسے ہر لحاظ سے سپیشل فیل کروانا بند نہیں کرتا تھا۔اس نے اتنے اچھے پورٹریٹ بنائے تھے کہ رابیل کو آج پہلی بار دل سے لگا کہ وہ واقعی ہی خوبصورت ہے۔ورنہ لوگوں نے اُس کے گندمی رنگ کی وجہ سے اُس کی خوبصورتی کو بھی نظرانداز کردیا تھا۔

رابیل نے ہر پورٹریٹ کو غور سے دیکھا۔ایک گھنٹے سے زیادہ لگ گیا تھا۔پھر تھک کر بولی،

باقی کل دیکھ لوں گی۔

اوکے جیسے آپ کی مرضی۔

وہ باہر نکل گئی،اور سرمد اس کے پیچھے باہر آگیا۔کمرے میں آتے ہی وہ بیڈ پر لیٹ گئی تھی،۔وہ کوئی بات نہیں کرسکتی تھی کیونکہ وہ اس وقت عجیب سی سچویشن میں تھی۔

رابیل بیڈ پر لیٹنے لگی تھی جب سرمد بولا،

آپ سونے لگی ہیں؟؟

جی۔

مجھے تو نیند نہیں آرہی۔اب وہ اُسے کیا بتائے کہ شوہر پر ترس کھا و میڈم صوفے پر مجھے کئی دنوں سے نیند نہیں آرہی اور کمر نے الگ جواب دیا ہوا۔

لیکن مجھے آ رہی ہے۔ رابیل تکیہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔

اگر مجھے نیند نہ آئے تو مجھے بھوک لگتی ہے۔

تو کوئی بات نہیں فریج میں کھانا ہو گا۔ آپ کھا لینا۔ سرمد بولا،

نہیں!! میں فریش بنا کر کھاتی ہوں پھر۔

اگر آپ میرے لیے کچھ بنا سکتے ہیں، ایک یا دو ڈش اچھی سی تو مجھے جاگنے میں مسئلہ نہیں

ہے۔

دھمکی ایسی دیتی ہیں کہ نہ میں ہاں کر سکتا ہوں اور نہ ہی انکار، سرمد بڑبڑایا۔

سو جائیں!! مجھے لگ رہا ہے مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔ وہ پھر سے کمر درد کے ساتھ صوفے پر لیٹ گیا۔ رابیل بھی ہنستے ہوئے لیٹ گئی۔

(*****)

اگلے دن رابیل اپنی پینٹنگز بنانے میں مصروف تھی جب بی جان کی اُسے کال آئی۔

رابیل!! بس دل چاہا تم سے بات کر لوں۔ آج طبیعت تھوڑی بھاری ہے۔ بی جان کی آواز سنتے ہی، رابیل دل میں ایک عجیب سی اداسی اُتر گئی تھی۔ رابیل سب کچھ چھوڑ کر بی جان سے بات کرنے لگی۔ کال فون بند ہوتے ہی رابیل کا دل بے چین ہو گیا۔

وہ پینٹنگ وہی چھوڑ کر خاموشی سے سرمد کے آفس پہنچی۔

مجھے لاہور جانا ہے۔بی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔

سَرمد، جو ایک امپورٹینٹ میٹنگ کے بیچ تھا، چونک گیا۔

بیگم، کم از کم دو دن رُک جائیں۔کل بھی میٹنگ ہیں، پرسوں بھی۔پھر میں خود چھوڑ آؤں گا۔وہ اُسے سمجھاتے ہوئے بولا،

رابیل کی آواز تھوڑی بھاری ہوئی۔

نہیں، مجھے آج ہی جانا ہے۔کسی چیز کا کوئی وقت نہیں ہوتا۔کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جن کی آواز سنتے ہی جانا فرض لگتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد اُس کے چہرے کو تھوڑی دیر دیکھتا رہا، پھر آہستہ سے بولا،

آپ خود فرض بن گئی ہو، بیگم !! اور آپکی بات، میرے لیے حکم ہے۔

رکیں میں ٹکٹس بک کرواتا ہوں، وہ رابیل کی بے چینی دیکھ کر بولا،

ٹکٹس کا مجھے نہیں پتہ آپ پلیز مجھے بائے روڈ چھوڑ آئیں۔یا میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔رابیل اداسی سے بولی۔

اچھا ٹھیک ہے میں خود چھوڑ آؤں گا۔ آپ اداس نہ ہوں۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر اُس کے ساتھ نکل پڑا۔ گاڑی میں خاموشی چھائی رہی۔

گھر پہنچ کر رابیل نے جلدی سے اپنی چیزیں پیک کیں، اور بغیر ایک منٹ بھی ضائع کیے وہ اپنا بیگ لے کر گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔ پورے راستے رابیل کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی، اور سرمد کو اس وقت اس کا یہ اترا ہوا چہرہ دیکھ کر بے چینی ہو رہی تھی۔

"اگر آپ واقعی اتنے بزی ہیں۔۔۔ تو مجھے بی جان کے پاس چھوڑ کر واپس آ جانا۔" رابیل نے اپنی خاموشی توڑتے ہوئے بات کی۔

سرمد نے فوراً بریک دبائی، گاڑی اچانک رک گئی۔ نظریں اُس کے چہرے پر جم گئیں۔

واپس چلا جاؤں؟ ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ چاہتی ہی نہیں کہ میں آپ کے ساتھ جاؤں؟؟

کیا واقعی چاہتی ہیں کہ میں آپکو چھوڑ کر چلا جاؤں؟ اس نے سنجیدگی سے رابیل کی طرف رخ موڑ کر دیکھا۔

رابیل نے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا،

میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ آپ کے کام خراب نہ ہوں۔ میری وجہ سے آپ کی میٹنگز۔۔۔ وہ اتنا ہی بولی کہ سرمد نے اُس کی بات کاٹی۔

میری سب سے بڑی ڈسٹر یکشن میرا اسکون صرف آپ ہیں۔

"آپ اگر کہیں نہ بیگم۔۔۔۔۔۔۔تو میں ساری دنیا چھوڑ دوں۔"

رابیل خاموش رہی، جب بی جان کو لے کر کوئی بات ہوتی تھی تو رابیل کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا تھا وہ بی جان کو لے کر حد سے زیادہ حساس تھی۔

سرمد نے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی دونوں کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ یہ طویل سفر خاموشی میں ہی کٹا۔

ایک لمبے سفر کے بعد وہ لاہور پہنچ گئے۔ رابیل کے گھر کے پاس سرمد نے گاڑی روکی۔

آپ اگر جانا چاہتے ہیں تو آپ چلے جائیں۔ مت رو کیں۔ رابیل کی یہ عجیب باتیں سرمد کو ہرٹ کر رہی تھیں،

"رابیل اُس کو روکنا چاہتی تھی، لیکن جب اُس نے کہا کہ اُس کی میٹنگز ہیں تو پھر رابیل کا دل نہیں مانا، اُسے روکنے کو۔"

"اور سرمد کا دل تھا ایک دفعہ وہ بس یہ بول دے کہ رک جائیں۔ وہ پھر نہ جاتا واپس۔ رکنا اُس پر لازم ہو جانا تھا۔ لیکن مسئلہ یہ تھا وہ کہے تو سہی۔"

سرمد نے صرف ایک بار اُس کی طرف دیکھا، دھیرے سے بولا

"جو لوگ دل میں ہوں۔۔۔اُنہیں روکنے کے لیے لفظ نہیں، بس نظر کافی ہوتی ہے۔آپ نے کہا 'مت رُکنا۔۔۔۔تو جا رہا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ پلٹ گیا۔اور رابیل دروازے کے سائے میں دیر تک اُس کی گاڑی کو جاتا دیکھتی رہی۔ جیسے دل کچھ کہنا چاہ رہا ہو، پر دیر ہو گئی ہو۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی، سب اُس کو دیکھ کر بے تحاشہ خوش ہوئے۔

اکیلی آئی ہو؟؟ سرمد نہیں آیا۔۔بی جان اسکو گلے لگا کر بولی۔

میں نے انہیں کہا کہ وہ چلے جائیں تو وہ چلے گئے۔رابیل خود بھی شرمندہ تھی۔

لیکن بیٹا ہمیں مل تو لیتا اب ایسی بھی کیا جلدی تھی۔۔ تسنیم رابیل کو ماتھا چوم کر بولی۔

پتہ نہیں ماما بس میں نے بول دیا۔

آج تو رونق آئی ہے گھر پر، آفتاب صاحب رابیل کی آواز سن کر دروازے سے ہی بولے۔

سرمد کہاں ہے؟ سب کا رابیل کو دیکھنے کے بعد پہلا سوال یہی تھا۔

آپی۔ سرمد بھائی نہیں آئے کیا؟؟ میں تو ان سے ملی بھی نہیں شادی پر بھی نہیں آسکی۔۔ سکول ویکیشن کیمپ پر جو گئی ہوئی تھی۔۔اور اب بھی وہ نہیں آئے۔

اوہو عریبہ۔۔ آجائیں گے وہ بھی۔

Clubb of Quality Content

بی جان آپ کیسی ہیں۔۔جیسے ہی میں نے آپکی آواز سنی میرا دل نہیں کیا وہاں ایک منٹ بھی روکنے کو۔رابیل سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔

ہاں بس اب طبیعت کچھ ناساز رہتی ہے۔۔بی جان بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔

دیکھا پھر میرے سے جدا ہوئی نہیں کہ بیمار ہوگئی۔۔یہ لوگ آپ کا خیال نہیں رکھتے ہوں گے۔۔رابیل مسکرا کر بولی،۔

مجھے بھی یہی لگتا کہ رابیل سے جدائی والی خراب طبیعت ہے یہ۔۔آفتاب صاحب رابیل کو پاس بٹھا کر بولے۔

سب لوگ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔آفتاب صاحب رابیل کو دیکھ رہے تھے۔

وہ کافی دیر سے کچھ کہنے کی کوشش کر رہے تھے، مگر لفظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔پھر آخر کار، وہ بول ہی پڑے،

رابیل تم خوش ہو نہ؟؟

یہ کیسا سوال ہے بابا۔۔میں بہت خوش ہوں۔رابیل آفتاب صاحب کے یوں سوال پر چونکی۔

اچھا پھر بتاؤ۔

سرمد تمہارا خیال رکھتا ہے ناں ؟؟ وہ تمہیں وہ سب خوشیاں دے رہا ہے ناں۔ باپ کا فکر کرنا بنتا تھا۔ چاہے شادی کو ایک سال گزرے یا دس سال ان کا سوال ہمیشہ یہی ہوتا۔ خوش ہو ناں ؟؟ شوہر خیال رکھتا ہے نا؟؟

رابیل نے پر سکون ہو کر جواب دیا۔

بابا!! سرمد اُس شخص کا نام ہے، جو میرے لیے رب کی رحمت ہے، صرف شوہر نہیں، میری پناہ، میرا سکون ہیں۔

آفتاب صاحب رابیل کے جواب سے مطمئن تھے۔ اُنہوں نے سر اٹھا کر رابیل کو دیکھا، وہ چمک جو ہر باپ اپنی بیٹی کی آنکھ میں تلاش کرتا ہے، وہاں موجود تھی۔

سرمد صرف مجھے لفظوں میں نہیں چاہتے وہ تو مجھے دعاوں میں بھی مانگتے ہیں۔

جب میں خاموش ہو جاتی ہوں تو میری خاموشی مجھ سے زیادہ انہیں تکلیف دیتی ہے۔ وہ مجھے بہت خوش رکھتے ہیں بابا۔

اور آپ نے جو دعا مجھے سکھائی ہوئی تھی۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

Clubb of Quality Content

اے رب، ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔

یہ دعا نے بھی میرا بہت ساتھ دیا، سب سچ کر دیا۔

سرمد میرا ہاتھ تھام کر جائے نماز تک لے جاتے ہیں کہتے ہیں۔ دنیا کی تمام چمک ایک طرف، اور وہ سکون جو تمہارے ساتھ سجدے میں ملتا ہے، وہ ایک طرف۔

بابا، وہ میرا محافظ ہیں۔ جب میں کمزور پڑ جاؤں، وہ مجھے قرآن سے حوالے دیتے ہیں۔ وہ میری الجھنوں کو شریعت کی روشنی سے سلجھاتے ہیں۔

انہوں نے کبھی میرے سوچ پر میری پسند ناپسند پر انگلی نہیں اٹھائی، بلکہ یہی کہا، اگر رب تجھ سے راضی ہے، تو میں کون ہوتا ہوں کچھ کہنے والا،

آفتاب صاحب کی آنکھوں سے ایک آنسو چھلک کر داڑھی میں جذب ہو گیا۔

رابیل!! یہ سب تو وہ خوبیاں ہیں، جن کے لیے ہم نے ہمیشہ رب سے مانگا تھا۔

بابا اب تو مجھے یہ خوف ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص میری زندگی سے کبھی گیا، تو میں کیسے جیوں گی؟ کیونکہ اُس کی موجودگی، میری سانسوں میں دعا بن چکی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ مجھے دیکھنے کے ساتھ ساتھ۔۔وہ مجھے محسوس کرتے ہیں۔میری خاموشیوں سے میرے

سوال پڑھ لیتے ہیں

سرمد مجھے صرف محبت کے روایتی الفاظ نہیں دیتے، بلکہ وہ کہتے ہیں جو بیوی نماز پڑھتی ہے،

اُس کی پیشانی پر رب کی روشنی ہوتی ہے۔۔اور تمہاری پیشانی روشن ہے۔

آپ لوگ مطمئن رہے آپ لوگوں کا فیصلہ میرے لیے بہترین ثابت ہوا ہے، رابیل نے

سب کو ایک نظر دیکھ کر کہا،

پھر اس نے آفتاب صاحب کا ہاتھ تھاما اور بولی۔

بابا!!،آپ کو رب کے سامنے جواب دینا ہو تو کہیے گا، میں نے اپنی بیٹی کو اُس شخص کے

حوالے کیا، جو ہر رات اُس کے ساتھ سجدہ کرتا ہے اور اُسے رب کی امانت سمجھتا ہے۔

میں نے اب کبھی سرمد کے چہرے پر غصہ نہیں دیکھا، کبھی اُنہوں نے میری آواز سے اوپر

آواز نہیں کی۔جب میری طبیعت خراب ہوتی ہے، وہ سورۃ یٰسین پڑھ کر مجھ پر پھونک مارتے

ہیں۔

کیا یہی شوہر نہیں جسے رب 'رحمت' کہتا ہے؟

سب جیسے رابیل کی باتوں سے مطمئن ہو گئے تھے۔جو حدشے انہوں نے اس رشتے کے بعد دل میں پال لیے تھے آج سب رابیل نے کلئیر کر دیے۔

بس کر دو آفتاب ابھی ابھی وہ آئی ہے۔۔آتے ہی اتنی باتیں۔۔بی جان ان کی باتیں سن کر بولیں۔کیونکہ اگر مزید کوئی بات ہوتی تو آفتاب صاحب کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے خوشی سے لیکن ابھی کوئی بھی ایسا نہیں چاہتا تھا اسلیے بی جان بولی۔

بلکل۔!!میں ابھی کھانا لگاتی ہوں۔۔رابیل تم فریش ہو کر آو کھانا کھاؤاور پھر کچھ دیر آرام کر لینا۔تسنیم بیگم باہر نکلتے ہوئے بولیں۔

جی ماما۔!!

آفتاب صاحب رابیل کی باتیں سننے کے بعد اب مکمل سکون میں تھے۔

اس لمحے باپ کی تمام فکریں، تمام اندیشے، تمام تھکن، ایک باپ کی دعا میں بہہ گئے۔

(*****)

دوسری طرف سرمد نے رابیل کو چھوڑنے کے بعد خود کو کام میں مصروف رکھنے کی کوشش کی، مگر ہر چیز بے رنگ لگ رہی تھی۔

رابیل کے بغیر کمرے، فائلیں، میٹنگز۔۔سب کچھ خالی خالی سا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شادی کے بعد پہلی دفعہ وہ رابیل کے بغیر گھر میں اکیلا تھا۔۔اور وہی گھر جہاں پہلے وہ اکیلا سکون میں رہتا تھا اب اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔جب سے رابیل اس کی زندگی میں آئی تھی اسے اتنی اس کی عادت ہو گئی تھی کہ اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ وہ اسے اتنا یاد کریگا۔

عموماً لڑکے کیئر لیس ہوتے ہیں، لیکن یہاں الٹا تھا، جب سے سرمد اور رابیل کی شادی ہوئی تھی سرمد رابیل کے بعد ہر چیز کو ریچیک کرتا تھا کیونکہ اُسے پتہ تھا کہ اُس کی بیوی کیئر لیس بھی ہو گئی ہے وہ سرمد جو نہایت اصول پسند اور ترتیب کا پکا تھا، ہر چیز اپنی جگہ، ہر کام اپنے وقت پر، مگر جب سے رابیل اُس کی زندگی میں آئی تھی اس کے کمرے، اس کی شیلف حتیٰ کہ اس کے خیالات تک کی ترتیب بدل گئی تھی۔

Clubb of Quality Content

وہ برش کرنے کے بعد کبھی کبھی برش سنک پر رکھ کر بھول جاتی تھی، شیمپو اور کنڈیشنر کے ڈھکن اکثر جلدی جلدی میں کھلے چھوڑ دیتی تھی۔جو بعد میں سرمد اُس کے واش روم نکلنے کے بعد سب ٹھیک کر دیتا تھا۔کمرے میں آتے ہی اس کے دوپٹے اور کپڑے بکھرے ہوتے تھے۔ایک دوپٹہ لاونج، ایک سائیڈ ٹیبل اور ایک صوفے پر ہوتا تھا سرمد پھر رات کو ایک دفعہ اس کے سارے دوپٹے آرگنائز کر کے رکھ دیتا تھا۔

جب رابیل آفس سے آتی تھی تو کھڑکی کے پاس سینٹڈ کینڈلز جلا کر رکھ دیتی تھی اور پورے کمرے میں پرفیوم کی جگہ ان کی خوشبو ہوتی تھی۔ڈریسنگ ٹیبل پر صرف رابیل کی چیزوں کا قبضہ تھا۔حالانکہ دونوں کے کیبنٹ الگ تھے لیکن پھر بھی رابیل کے جھمکے سرمد کی واچ کلیکشن جہاں تھی وہاں موجود ہوتے تھے۔لپ سٹک سرمد کی پرفیوم کے سکیشنز سے ملتی تھیں۔

شوز ریک میں سرمد کے سنیکر کے ساتھ رابیل کی ہیلز پڑی ہوتی تھیں،ایک سرمد کا سنیکر اور دوسرا رابیل کی ایک ہیل۔ جیسے دونوں کے قدموں کے راستے بھی ایک ہی سمت میں تھے۔سرمد کو کبھی کبھار کوفت ہوتی تھی مگر پھر کچھ نہیں کہتا تھا کیونکہ اُسے پتہ تھا کہ اُس کی ایک عدد بیوی ایسی ہی ہے۔

"کہتے ہیں ناں کہ جب محبت ہو جائے تو اپنا اچھا اور بھلا چھوڑ کر صرف محبوب کا اچھا دیکھا جاتا ہے۔ محبوب کی پسند اور ناپسند کو اہمیت دی جاتی ہے۔تو بس سرمد بھی یہی کر رہا تھا۔"

سرمد نے ڈنر بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا۔اور اوپر کمرے میں آگیا۔پہلے اُس نے رابیل کو کال کرنے کا سوچا،لیکن پھر موبائل رکھ دیتا کہ کیا کہے گی کہ ابھی آئے ہوئے آدھا دن بھی نہیں ہوا اور کال کر دی۔ لیکن سرمد کو اُس کی یاد آرہی تھی اس لیے بالآخر اُس نے کال کر دی۔

کیسا لگ رہا ہے میرے بغیر ؟اُسے بہت مان کے ساتھ سوال کیا۔

رابیل نے فوراً چہک کر جواب دیا

بہت اچھا! سکون سے بیٹھی ہوں۔۔اور آپ کی فضول باتوں سے بچی ہوئی ہوں! رابیل نے شرارت سے جواب دیا۔دل تو اُس کا بھی نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ سرمد کو بتانا نہیں چاہتی تھی۔

سرمد مصنوعی ہنسا، لیکن دل میں کچھ چُبھ گیا تھا۔

پھر وہ بھی اس کو فل تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔

پتہ ہے آج روم میں میری پرفیوم کی خوشبو آرہی تھی ہر جگہ سے۔لیکن مجھے تو سینٹڈ کینڈلز کی عادت ہو گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے انجان بنتے ہوئے کہا،

ڈریسنگ کے سب سے لاسٹ والے دراز میں سینٹڈ کینڈلز پڑی ہیں۔آپ جلا لیں۔

اچھا تو اب ایسے کریں گی۔سرمد منہ میں بڑبڑایا۔

میں کیوں کروں ؟؟جس کی ہیں وہی کرے۔اور ویسے بھی میں خوشبو کو مس کر رہا ہوں۔

پھر وہ بولا۔

آج لاونج میں ہر جگہ دیکھا مجھے کوئی دوپٹہ نظر نہیں آیا،روم میں بھی کوئی ایکسٹرا دوپٹہ نہیں تھا۔

"میں تو اُن چار دوپٹوں کو مس کر رہا ہوں جو ہر جگہ بکھرے ہوتے تھے۔"

روم میں دیکھا تو وہ نیٹ اینڈ کلین تھا۔لیکن مجھے تو میسی روم کی عادت ہوگئ تھی۔

نیٹ اینڈ کلین روم دیکھ کر مجھے ہارٹ اٹیک ہوتے ہوتے بچا،اب وہ ہنسی کنڑول کر کے بولا،

"کیا میں یاد نہیں آئی؟؟ سرمد نے ایک دفعہ بھی یہ نہیں کہ کہ وہ یاد آرہی رابیل نے تنگ آکر خود ہی پوچھ لیا۔"

سرمد کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔

نہیں !! میں بتا تو رہا ہوں مجھے کیا یاد آرہا ہے۔آپ نہیں یاد آرہیں۔

"اگر میں یاد نہیں آرہی تو کال کیوں کی۔رابیل کو غصہ آگیا تھا۔"

"کیونکہ میرا ٹائم بچ گیا تھا اس لیے۔وہ بھی کہاں اپنا بدلہ چھوڑنے والا تھا۔"

رابیل نے حیران ہو کر پوچھا،

مطلب؟

سرمد نے نرمی سے جواب دیا۔

"مطلب یہ کہ آج ڈریسنگ پر کوئی لپسٹک کھلی نہیں تھی۔سب کچھ آرگنائزڈ تھا،کچھ سمیٹنا ہی نہیں پڑا۔ورنہ یہ چیزیں سمیٹتے ہی میرا وقت گزر جاتا تھا۔"

اس لیے میں نے کال کی ہے۔زیادہ خوش فہمی میں مت رہنا آپ۔وہ پر سکون ہو کر بیڈ سے ٹیک لگا کر بولا،

وہ جو چاہتا تھا وہ ہو گیا تھا۔

ہاں!!لیکن جب دراز کھولا تو آپ کے سٹڈ ائیر رنگز میرے کف لنکس کے اندر پڑے تھے۔پھر میں نے ایسے ہی چھوڑ دیا کیونکہ فلحال مجھے کف لنکس سے کوئی کام نہیں تھا۔

میں یاد نہیں آئی؟؟رابیل نے غصہ ضبط کرتے ہوئے پھر پوچھا،

چار دوپٹے۔

سینٹڈ کینڈلز

واش روم میں ہر ان آرگنائزڈ چیز

میسی روم۔

اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شائد۔۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

آپ بھی یاد آ رہی ہیں۔

شائد؟؟؟ رابیل طنز سے بولی۔

اگر میں کہوں کہ یاد آ رہی ہے تو آپ کیا کہیں گی؟؟؟

آپ کو میرے علاوہ باقی سب کچھ یاد آ رہا ہے تو میں کیوں کچھ بھی کہوں۔

کیا آپ کو میں یاد نہیں آیا۔ سرمد نے پوچھا۔

بلکل بھی نہیں۔ میں تو خوش ہوں اپنی فیملی کے پاس ہوں۔

بیگم ظلم نہ کریں۔ میرا دل واقعی ہی نہیں لگ رہا۔اس نے مزید تنگ نہیں کرنا چاہا۔

آپ نے بتایا نہیں۔ آپ کیا کہیں گی۔

میں کہوں گی آجائیں۔ رابیل مذاق میں بولی۔

چلیں میں کال بند کر رہی ہوں۔ ادھر میں آپ سے بات کرنے نہیں آئی۔ گھر والوں کو ٹائم دینے آئی ہوں، رابیل مصنوعی سنجیدگی سے بولی۔

صرف آدھا دن ہوا ہے میرے بغیر۔ آپ نے جاتے ہی تیور بدل لیے ہیں۔ آپ خراب ہو رہی ہیں بیگم!

میں زیادہ دیر وہاں رہنے نہیں دونگا۔ کیونکہ میں آپ کو مزید خراب نہیں کروا سکتا یہ نہ ہو آپ مجھے ہی بھول جائیں۔

اللہ حافظ، رابیل نے فون بند کر دیا۔

اللہ حافظ میری نخرے والی بیوی!

فون بند ہو گیا، سرمد نے بیڈ سے ٹیک لگائی۔ انگڑائی لی، اور اٹھ کھڑا ہوا، میں کہاں آپ کو سکون سے رہنے دونگا۔ میرے بغیر کافی خوش لگ رہی تھیں آپ۔ ویٹ کریں اگلے چار گھنٹوں میں آپ کے گھر ہونگا۔ مائی بیوٹی فل وائف۔ سرمد رابیل کی موبائل سے تصویر دیکھتے ہوئے بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سرمد نے کچھ ضرورت کی چیزیں لیں اور بس نکل پڑا۔

سرمد عشق کے بے نام سفر پر سوار ہو چکا تھا۔ رات کے 10 بجے، اُس نے اپنا کوٹ پہنا، گاڑی نکالی اور خاموش سڑکوں پر نکل پڑا۔

کوئی پلان نہیں،

کوئی سامان نہیں،

بس دل کی پکار اور رابیل کی ایک بات

اگر دل نہیں لگتا ہے، تو آ جائیں۔۔

وہ ہر میل کے ساتھ اُس کے قریب ہوتا جا رہا تھا۔ کبھی کبھی عشق میں دیوانگی دلیل سے آگے نکل جاتی ہے۔

(*****)

رات کے ۲ بجے سرمد رابیل کے گھر کی دہلیز پر تھا۔ دروازہ بجا۔ رابیل، جو بی جان کے ساتھ بیٹھی تھی، چونک گئی۔ سب ہی اس وقت جاگ رہے تھے کیونکہ رابیل آئی ہوئی تھی اس لیے۔

اتنی رات کو کون ہے۔۔۔ اللہ خیر کرے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بی جان نے آفتاب کو دیکھ کر بولا۔

میں دیکھتا ہوں، بی جان!! آفتاب صاحب بستر سے نیچے اترے اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

جب دروازہ کھولا، سامنے تھکا ہارا لیکن مسکراتا ہوا سرمد کھڑا تھا۔

سرمد، بیٹا تم؟ آفتاب صاحب حیرت میں تھے۔

اسلام علیکم، انکل!!

اندر آؤ بیٹا، اتنی رات کو؟

رابیل سرمد کی آواز سن کر کمرے سے باہر آئی۔

آپ۔۔۔؟آپ واقعی آگئے؟رابیل کے چہرے پر بھی حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

سرمد نے صرف ایک جملہ کہا

"آپ نے بلایا تھانا؟تو میں حاضر ہو گیا۔"

رابیل کا دل رک سا گیا۔وہ چند لمحے اُسے دیکھتی رہی۔پھر آہستہ سے بولی

"آپ پاگل ہیں؟؟"

سرمد نے نظریں اُس کی آنکھوں میں گاڑ دیں۔

"ہاں!! صرف ایک بیگم کی محبت میں۔اور اس عشق کا کوئی حساب نہیں۔"

"ساری باتیں ادھر ہی کرو گی رابیل؟؟سرمد کو اندر لے کر آو ڈھنڈ دیکھو کتنی ہے۔ تسنیم بیگم بولی۔

جی ماما!!

رابیل اس کے ساتھ کمرے میں اندر گئی۔

سرمد کو کمرے میں بیٹھانے کے بعد سب نے سوالات کرنا شروع کر دیے۔

بیٹا، خیریت؟اتنی رات کو؟ تسنیم بیگم بولیں

پہلی بار تم آئے ہو اپنی بیوی کے میکے، وہ بھی یوں اچانک؟

کوئی بات ہے کیا؟

ایک کے بعد ایک سب کے سوالات نے اُسے کٹھیرے میں کھڑا کر دیا وہ جس کے لیے آیا تھا شائد وہ اس وقت ٹرانس میں تھی۔اسے ہوش دلانے کی ضرورت تھی۔رابیل ایک سائیڈ پر بت بنی بس دیکھ رہی تھی۔ایسے جیسے دماغ کام کرنا چھوڑ گیا ہو اُس کا۔

سرمد نے نظریں جھکاتے ہوئے نرم لہجے میں بولا۔

بس جی!!!رابیل نے بلایا، تو آ گیا۔شوہر کا حق بنتا ہے، نا؟ وہ جسے محسوس ہو، اُس تک پہنچ جائے۔وہ رابیل کو سکتے میں دیکھ کر جان بوجھ کر ایسی باتیں کر رہا تھا کہ وہ کوئی توریکشن دے۔

تسنیم بیگم حیرت سے بولیں،

بیٹا، آج کل کے مرد اتنے حساس کہاں ہوتے ہیں؟ جو یہ سب سمجھیں۔

سرمد نے ہلکا سا مسکرا کر کہا

جو رابیل جیسی بیوی رکھتے ہیں، اُنہیں حساس ہونا پڑتا ہے

آفتاب صاحب خاموش بیٹھے سب سن رہے تھے، پھر دھیرے سے بولے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بیٹا، تمہیں دیکھ کر لگتا ہے جیسے رابیل کے انتخاب میں رب نے ہماری دعائیں سن لی تھیں۔

سرمد نے مودب ہو کر جواب دیا۔

"انکل۔۔۔میں رابیل کو اپنی بیوی نہیں، اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہوں۔ میں اُسے اُس رب کی امانت جانتا ہوں جس نے کہا تھا۔'اور ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی گزارو،"

تسنیم نم آنکھوں سے بولیں

پہلی بار کوئی داماد یوں رات کے وقت بیٹی کے ایک جملے پر دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔

سرمد نے بس اتنا کہا۔

"میں اُس کا شوہر ہوں۔۔اگر وہ سوچے اور میں حاضر نہ ہو سکوں، تو یہ رشتہ کیسا؟"

سب گھر والے سرمد کی اچانک آمد سے حیران تو تھے، مگر خوشی اور سکون نے اُن کے چہروں کو بھر دیا تھا۔

پھر بی جان بولیں۔

بیٹا، تم دونوں تھک گئے ہو گے۔۔۔ جاؤ، جا کر آرام کر لو۔

آفتاب صاحب نے بھی نرمی سے کہا۔

ہاں ابھی آرام کرو باقی باتیں کل کریں گے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل ٹرانس سے نکل کر آگے آگے چلنے لگی۔ صوفے سے سرمد کا بیگ اٹھایا۔

سرمد اُس کے پیچھے چل دیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی ہلکی سی خاموشی چھا گئی۔

رابیل نے بیگ ایک طرف رکھا اور پانی کا گلاس بڑھایا۔ پھر دھیرے سے بولی۔

مجھے نہیں لگا تھا آپ واقعی آجائیں گے۔

سرمد نے گلاس رکھا، ہلکا سا مسکرایا، تھکی ہوئی آواز میں بولا

"مجھے بھی نہیں لگا تھا۔ لیکن جب آپ نے میرے جواب پر کہا کہ میں یہی کہوں گی کہ آجائیں تو بس پھر میں آگیا۔۔ اگر اُس لمحے میں نہیں پہنچتا، تو شاید زندگی بھر خود کو اس چیز کے لیے کوستا رہتا۔"

رابیل کی آنکھیں پھر بھی بے یقین سی تھیں۔ وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی، چپ چاپ۔

"بیگم !!! مجھے زندگی میں بہت کچھ سمجھ نہیں آتا، لیکن آپ کی خاموش آوازیں، وہ مجھے سمجھ آجاتی ہیں۔"

"آپ صرف کہتی ہو۔۔ اور میں سن لیتا ہو۔"

ابھی وہ کچھ اور کہنے ہی لگی تھی کہ شدید تھکاوٹ کی وجہ سے سرمد بیڈ پر آنکھیں موندیں لیٹ گیا۔

Clubb of Quality Content

سفر کی تھکن، سکون کی موجودگی، اور دل کا بوجھ ہلکا ہونے سے اُس پر نیند نے آہستہ آہستہ قبضہ کر لیا۔ چند لمحوں میں سرمد پر سکون سانسوں کے ساتھ سو گیا۔

رابیل نے اُس کا کمبل ٹھیک کیا، اُس کی پیشانی پر ہلکا سا ہاتھ پھیرا، اور وضو کرنے کے لیے چلی گئی تھی۔

رابیل ان لوگوں میں سے تھی جو غم سے زیادہ خوشی میں اپنے رب کو پکارتے ہیں ان کا شکر ادا کرنے کے لیے۔ جو کچھ بھی رابیل کے ساتھ اچھا ہو یا برا وہ سب کچھ چھوڑ کر بس اللہ کے آگے جھک جاتی تھی پھر اُس کے سارے معاملات سنبھل جاتے تھے۔

رابیل نے جائے نماز بچھایا۔ دو رکعت ادا کیں، پھر سجدے میں چلی گئی۔

اور سجدہ۔۔۔ لمبا ہوتا گیا۔

یا اللہ!! تو جانتا ہے، میں کیا مانگتی تھی، تُو نے مجھے دے دیا۔ اُس شخص کو، جو میری آواز کے بغیر بھی میری پکار سُن لے۔

جو سفر نہیں، میری کیفیت سمجھتا ہے۔ جو مجھے امانت سمجھتا ہے، بوجھ نہیں۔

تُو نے مجھے ایک شوہر نہیں دیا، تُو نے مجھے وہ دیا جس کے لیے میں دنیا کی ہر شے ٹھکرا دوں اور بدلے میں یہی کہوں کہ یہ شخص مجھے ہر دفعہ چاہیے۔

Clubb of Quality Content

یارب!! میں تیرے احسان تلے دبتی جارہی ہوں۔

رات گزرتی گئی۔ سرمد گہری نیند میں تھا،

اور رابیل رب کی بارگاہ میں مکمل جاگ رہی تھی۔ جب اذان کی آواز ابھری، سرمد کی آنکھ کھلی۔

بیڈ خالی تھا۔ وہ اُٹھا، دیکھا، رابیل جائے نماز پر بیٹھی تھی، دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

اور اُس کے چہرے پر وہ نور تھا۔ جس کے لیے شاید سرمد پورا سفر طے کر کے آیا تھا۔

وہ چپ چاپ رابیل کو دیکھتا رہا۔ دل سے بس ایک دعا نکلی۔

یارب!! جس عورت کو تُو نے مجھے دیا، مجھے بھی اُتنا ہی وفادار، سمجھدار، شکر گزار شوہر بنا دے۔

جس کی نیند میں وفا ہے۔ جس کے سفر میں میری یاد ہے

اور جس کے سجدے میں اُس کا عشق تیرے حضور کامل ہے۔

رابیل کی آنکھیں دھندلی روشنی میں جلن کے بغیر، شفاف اور سکون سے بھرپور تھیں۔

یہ عورت، یہ زندگی۔ یہی میری سب سے بڑی دعا ہے، یہی میرا سب سے بڑا سکون۔

شدید تھکاوٹ نے سرمد پر ایسا غلبہ پایا کہ وہ پھر دومنٹ بعد اوندھے منہ لیٹ کر سو گیا۔

Clubb of Quality Content!

(******)

اگلی صبح سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تسنیم بیگم ناشتہ ٹیبل پر لگا رہیں تھیں، آفتاب صاحب اخبار میں الجھے ہوئے،اور سر مد پہلی بار اتنے سادہ اور گھریلو ماحول میں، سکون سے بیٹھا ہوا تھا۔۔ رابیل کا گھر عالیشان تھا لیکن سر مد کے ولا جتنا نہیں تھا۔

رابیل تسنیم کا ہاتھ بٹاتی، چائے کپ میں ڈالتی جارہی تھی۔ پھر وہ خود بھی آکر بیٹھ گئی۔ سب ناشتہ کرنے لگ گئے تھے کہ تبھی تسنیم بیگم مسکراتے ہوئے بولیں۔

رابیل!! ویسے ایک بات بتاؤ، اب اپنا کھانا شئیر کر لیتی ہو؟؟ یا نہیں؟؟ ویسے تو جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تمہیں بلکل بھی اچھا نہیں لگتا کہ کوئی تمہاری پلیٹ سے کچھ لے اور تمہارے کھانے کے برتن بھی شئیر کرے تو۔ وہ مسکرتے ہوئے پوچھتی جارہی تھیں۔

رابیل جس نے ایک نظر سر مد کو دیکھا جو یہ سن کر رابیل کو ہی دیکھ رہا تھا، جیسے وہ کہہ رہا ہو ایسی بھی کچھ تھا۔ اگر تھا تو مجھے تو ہمیشہ اپنی پلیٹ یہاں تک کے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا چکی ہیں۔

پھر اُس نے بے نیازی سے شانے اچکائے اور پھر ناشتہ کرنے لگ گیا۔ جیسے اُس کے جواب کا منتظر ہو۔

Clubb of Quality Content

بولو رابیل!! چلو یہ چھوڑو یہ بتاو اب بھی ویسا کرتی ہو کھانے کے ساتھ یعنی، آخری نوالہ چھوڑ دیتی ہو یا خود کھا لیتی ہو اب؟

رابیل چونک کر تسنیم بیگم کو دیکھنے لگی۔

ماما آپ بھی کیا صبح صبح باتیں لے کر بیٹھ گئیں ہیں۔ناشتہ کریں۔

میں تو ویسے پوچھ رہی ہوں کہ شادی کے بعد کچھ تبدیل ہوا بھی ہے تم میں یا نہیں۔

رابیل نے اپنا کھانا چھوڑ کر سرمد کی طرف دیکھا، جیسے اُس یاد کو دل میں محسوس کر رہی ہو۔سرمد نے مسکراتے ہوئے درمیان میں بات چھیڑی۔

آخری نوالے کا بھی کوئی سین ہوتا ہے؟ مجھے تو ہر نوالہ ایک جیسا لگتا ہے۔بس، بھوک مٹانے کے لیے۔

Clubb of Quality Content

تسنیم نے قہقہہ لگایا۔

بس یہی فرق ہے عام انسان میں اور رابیل میں۔۔رابیل ہمیشہ بچپن سے اپنے آخری نوالے کا خاص خیال رکھتی تھی۔

سب بڑی توجہ سے تسنیم بیگم کی بات سننے لگے۔

تسنیم نے مسکراتے ہوئے بولیں۔

یہ ہر بار اپنا آخری نوالہ اپنے ہاتھ سے اپنے بابا کو کھلاتی تھی۔اور ساتھ ہر بار یہی سوال کرتی تھی۔

بابا، آپ کو پتا ہے انسان اپنا آخری نوالہ کس کو دیتا ہے؟

آفتاب صاحب مسکرادیے اور رابیل کا بچپن یاد کرتے ہوئے بولے۔

اور میں ہر بار کہتا، نہیں بیٹا، مجھے کیسے پتہ ہو گا کہ انسان اپنا آخری نوالہ کسے دیتا ہے۔؟

تو رابیل جواب دیتی تھی۔

جس سے سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔انسان اپنے کھانے کا آخری نوالہ اُسے ہی دیتا ہے۔

اور یوں وہ دن میں تین دفعہ ہر روز آفتاب صاحب کو اپنے کھانے کا آخری نوالہ دیتی تھی اور ہر بار یہی سوال کرتی تھی جیسے پہلی بار پوچھ رہی ہو۔

سرمد نے رابیل کو حیرت سے دیکھا۔ایک پل کو وہ چپ ہو گیا، پھر مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

تو اس کا مطلب ہے۔۔آخری نوالہ، اظہارِ محبت ہوتا ہے؟

تسنیم بیگم پراٹھا کھاتی ہوئی بولی ساتھ ساتھ شکوہ بھی کیا۔

جی ہاں !!، مگر مجھے تو رابیل نے کبھی آخری نوالہ نہیں دیا۔ میری تو اکثر اس سے لڑائی ہوتی تھی کہ کیا مجھ سے محبت نہیں ہے؟ کبھی تو دے دیا کرو۔

پھر بی جان بولیں۔

اور شائد واقعی ہی تم سے محبت نہ ہو۔ کیونکہ اس کا آخری نوالہ اسلام آباد میں آنے کے بعد میرے حصے کا ہی ہوتا تھا۔

سب ہنسنے لگے اور پھر ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

رابیل جو سرمد کے بلکل ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی، سرمد نے تھوڑا اُسکی طرف جھک کر کان میں کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو مطلب، اگر آپ مجھے آخری نوالہ دے، تو مجھے سمجھ لینا چاہیے کہ آپ واقعی مجھ سے محبت کرتی ہیں؟؟؟ سرمد نے آئی برو اٹھا کر پوچھا۔

رابیل خاموش رہی اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ناشتہ ختم ہونے کے بعد سب دستر خوان سے اٹھنے لگے، تسنیم بیگم برتن سمیٹنے لگیں۔ سرمد رابیل کی طرف گیا جو کچن سے نکل کر بی جان کی طرف اندر جانے لگی تھی، اُسے راستے میں روک کر بولا،

ویسے میں صبح سے دیکھ رہا ہوں، آپ نے ناشتہ کیا، مگر آج کوئی آخری نوالہ مجھے نہیں دیا۔

گھر میں تو ہر کھانے کی چیز کا آخری نوالہ مجھے دیتی تھی۔۔اور تب مجھے پتہ بھی نہیں تھا مطلب، لیکن اب جب مطلب پتہ چلا تو آخری نوالہ نہیں دیا۔ وہ شکوہ کرتے ہوئے بولا،

میں آپ کی خاموشی کو کیا سمجھوں۔ رابیل جو اس کی بات پر خاموش رہی سرمد تھوڑا نزدیک آکر بولا،

تو اس کا مطلب ہے۔ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتیں؟ وہ جان بوجھ کر اُس کے منہ سے اظہار سننے کے لیے ایسا بولا،

یا شاید مجھے اُس درجے پر ابھی تک نہیں رکھا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے آہستہ سے کہا،

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں اپنوں سے کچھ نہیں چھپاتی۔

ماما نے اپنے سے ہی بتایا ہے آخری نوالے کا مطلب۔۔ مجھے تو نہیں اس بارے میں پتہ۔۔ رابیل جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے بولی

سرمد کے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ شرارت بھی تھی۔

"کاش یہ بات مجھے پہلے پتا ہوتی، تو میں کب کا وہ آخری نوالہ آپ کے لیے چھوڑ دیتا،"

رابیل نے پلٹ کر اُس کی طرف دیکھا،اور نظریں جھکا کر، ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دل میں کہا،

اب جب آپ میرے شوہر ہیں تو ہر نوالہ آپکا ہے۔اور میری ہر محبت، بس آپ کے لیے ہے۔

اور وہ جلدی سے بی جان کے کمرے کی طرف مڑ گئی۔

(******)

ناشتے کے بعد سب باہر گارڈن میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔رابیل کے گھر کے پیچھے والی سائیڈ پر ایک چھوٹا سا گارڈن تھا جو رابیل جانے سے پہلے ہر پھول لگا کر گئی تھی اور تسنیم بیگم کو تاکید کر کے گئی تھی کہ اُس کے گارڈن کے پھولوں کا خاص خیال رکھا جائے کوئی پھول بھی نہ مرجھائے۔اور ایسا ہی تھا تسنیم بیگم نے رابیل کے اسلام آباد جانے کے بعد اس گارڈن کا خاص خیال رکھا تھا جو پھول رابیل تین سال پہلے لگا کے دیکھ کر گئی تھی وہ ابھی بھی بلکل تازہ تھے۔

رابیل اپنے ایک ایک پھول کو غور سے دیکھ رہی تھی اور معائنہ کر رہی تھی۔جب کے سرمد بی جان اور تسنیم بیگم کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا،

تسنیم بیگم سرمد اور رابیل کو دیکھ کر بولیں۔

اب تم دونوں تھوڑا باہر بھی نکلو۔لاہور آئے ہو،لاہور میں گھومو پھرو، کیا سارا دن گھر پر ہی بیٹھنا ہے۔

ہاں بیٹا!! باہر جاو، کھلی فضا میں نکلو، سرمد کو لاہور کی ان گلیوں میں گھماو جہاں تم کبھی اپنے بابا کے ساتھ جاتی تھی،اسے بھی زرا عام انسان والی ایک دن کی زندگی دکھاو، یقیناً بزنس کے چکروں میں اس نے ایسا کچھ دیکھا بھی نہیں ہو گا،بی جان رابیل کو دیکھ کر بولیں۔

سرمد کو جو کافی کا مگ ہاتھ میں تھامے بیٹھا بس ان کی باتیں سن رہا تھا۔رابیل پھولوں سے نظریں ہٹا کر بی جان کے پاس والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

بی جان، میں تو آپ کو ملنے آئی ہوں۔ سیر کے لیے نہیں آئی۔

بی جان محبت سے اُس کے ہاتھ تھام کر بولیں

دیکھو،اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ مجھے کیا ہوا ہے، گھر پر رہ کر بور ہو گئے ہو گے تم دونوں اس لیے جاو باہر۔

اچھا ٹھیک ہے اگر آپ کہتی ہیں تو ہم باہر چلے جاتے ہیں۔رابیل بی جان کے اصرار پر بولیں۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

تو پھر جاو! جا کر تیار ہو، ویسے بھی سردیاں ہیں شام جلدی ہو جاتی ہے۔ تسنیم بیگم رابیل کی طرف دیکھ کر بولیں۔

اچھاماما! !وہ کرسی سے اٹھ گئی، سرمد بھی اُس کے ساتھ اٹھ گیا اور وہ دونوں کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔

.آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گا؟؟ رابیل آگے چلتے ہوئے بولی،

.کس چیز سے ؟؟ سرمد اُس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا بولا،

میں آپ کو اندرونِ لاہور لے کر جاونگی، وہ جگہ آپ کے ٹائپ کی نہیں ہے۔اس لیے۔

اور یہ کس نے کہا وہ جگہ میرے ٹائپ کی نہیں ہے ؟؟ سرمد اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا،

وہ پرانی عمارتیں، پکی گلیاں، لوگ، شور ہر چیز آپ کے مزاج سے ہٹ کر ہے اس لیے۔

تو کوئی بات نہیں۔آپ کے ساتھ میں ہر جگہ جانے کو تیار ہوں چاہے وہ میرے ٹائپ کی ہو یا نہ ہو۔آپ اگر ایسی جگہ جانا پسند کرتی ہیں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

پکا؟؟اس نے جیسے کنفرم کیا۔

جی ہاں پکا! !وہ دونوں کمرے کے اندر آ گئے۔

اور ایک بات۔رابیل کمرے میں آتے ہوئے بولی۔

!!جی حکم کریں

آپ کو میرے حساب سے تیار ہونا ہوگا۔رابیل الماری کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

مطلب؟؟سرمد نے پوچھا۔

میں چاہتی ہوں آپ روایتی کپڑے پہنیں، شلوار قمیض۔

سرمد کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہوا۔پھر وہ تھوڑا حیران ہو کر بولا،

میں نے تو شلوار قمیص صرف عید پر پہنی ہے۔وہ بھی صرف نماز کے لیے۔ویسے کبھی میں نے نہیں پہنی۔اور میں تو ایسے کوئی کپڑے اپنے لے کر بھی نہیں آیا۔

آپ بس یہ بتائیں پہنیں گے یا نہیں؟؟باقی میں آپ کو مینج کر کے دے دونگی۔

اگر نہیں پہنیں گے تو میں آپ کو کہیں لے کر نہیں جارہی۔آپ گھر پر ہی رہنا۔وہ اگلا حکم سناتے ہوئے بولی۔

اب آپ کو لگتا ہے کہ میرے پاس کوئی آپشن رہ گیا ہے؟؟صاف صاف مجھے نہ لے کر جانے کی اب باتیں کر رہی ہیں تو میں کون ہوتا ہوں پھر انکار کرنے والا۔وہ جیسے ہار مانتا ہوا بولا،

گڈ!!میں بابا کی الماری سے ان کی کوئی شلوار قمیض لے کر آتی ہوں۔

کیا؟؟؟؟سرمد نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔

اس میں حیران ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔اب اگر آپ کے پاس نہیں ہے تو میں آپ کو بابا کے کپڑے ہی دونگی ناں۔رابیل بھی جیسے کندھوں سے بوجھ اتارتے ہوئے بولی،

مجھے کچھ وقت دیں میں آنلائن آرڈر کرلیتا ہوں۔

نہیں!!میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔

میں کیا لگوں گا آپ کے بابا کے کپڑوں میں؟؟

اچھے ہی لگیں گے۔اور ڈونٹ وری بلکل نیو کپڑے لے کر آوں گی بابا کے کچھ کپڑے ایسے ہیں جو ابھی تک انہوں نے نہیں پہنے ان میں سے ہی لے کر آونگی۔آپ بس میرا ویٹ کریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ یہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔اور سرمد حیرت سے بس اُسے جاتا دیکھتا رہا،

شلوار قمیض؟؟وہ بھی اپنی نہیں کسی اور کی۔میں کتنا عجیب لگوں گا۔سرمد شیشے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا،

ابھی وہ شیشے تک پہنچا ہی تھا کہ رابیل سفید شلوار قمیض لے کر کمرے میں آئی۔اس کا سانس پھولا ہوا تھا مطلب کہ وہ جلدی جلدی میں لے کر آئی ہے۔

یہ لیں۔رابیل نے کپڑے آگے کیااور سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھایااور پانی گلاس میں ڈال کر پینے لگی۔

آپ کے پاس پندرہ منٹ ہیں تیار ہو جائیں۔تب تک میں بھی تیار ہو جاتی ہوں۔وہ یہ کہہ کر پھر کمرے سے باہر نکل گئی۔

سرمد کپڑے لے کر واش روم میں چلا گیا۔

رابیل تسنیم بیگم کے کمرے میں تیار ہو رہی تھی کیونکہ اُس نے تسنیم بیگم کی پرانی ساڑھی نکالی تھی،جو آرگنزا کی لائٹ بلیو کلر کی ساڑھی تھی جس پر پنک کلر کا فلور پرنٹ بنا ہوا تھا۔وہ ساڑھی دیکھنے میں بلکل بھی اولڈ فیشن نہیں لگ رہی تھی۔بلکل نیو ڈیزائن تھا۔

رابیل جلدی سے تیار ہوئی۔ساڑھی پہنی۔یقیناً آج یہ ساڑھی اُسے اچھا خاصا تنگ کرنے والی تھی۔وہ آرگنزا کی ساڑھی تھی جسے رابیل کے لیے سنبھالنا بہت مشکل تھا لیکن اُس نے شوق میں پہن تو لی تھی۔باقی کی باتیں اُس نے نہیں سوچی تھیں۔

ساڑھی کے ساتھ اُس نے ہیوی جھمکے پہن لیے تھے،اور بالوں کو کھول لیا تھا کیونکہ وہ اُن پر پھول لگانے کا ارادہ رکھتی تھی وہ بھی سرمد کے ہاتھوں سے۔جلدی سے تیار ہو کر وہ سرمد کے پاس دوسرے کمرے میں گئی۔

رابیل نے دروازہ کھولا، تو سرمد شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے سلکی بالوں کو پیچھے کر رہا تھا، جیل نہیں لگانے کی وجہ سے وہ بال بار بار سرمد کے ماتھے پر آ جاتے تھے، پھر وہ انہیں پیچھے کرتا جارہا تھا۔

سرمد نے شیشے سے نظر ہٹا کر رابیل کو دیکھنے لگا، ابھی وہ کچھ بولنے ہی والا تھا کہ رابیل آگے بڑھی۔

آئینے کے سامنے اتنی دیر کیوں؟ اچھے لگ رہے ہیں یقین کریں۔ وہ اس کی کالر ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔

مجھے لگ رہا ہے میں بہت عجیب لگ رہا ہوں۔ سرمد آستینوں کو اوپر کرتا ہوا بولا،

عجیب لگنے کا مطلب یہ نہیں کہ برا لگ رہے ہیں۔ رابیل اس کی دوسری آستین کو اوپر کرتے ہوئے بولی۔

بہت اچھے لگ رہے ہیں، بالکل میرے خواب جیسے لگ رہے ہیں۔ رابیل اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔

وہ سفید شلوار قمیض میں بہت دلکش لگ رہا تھا،

رابیل نے ڈریسنگ سے چوڑیاں اٹھائیں اور سرمد کی طرف بڑھا دیں۔

یہ پہنائیں گے مجھے؟

سرمد نے اس کے ہاتھ سے چوڑیاں پکڑلیں۔ایک لمحے کو رُک کر،چُوڑیاں اُس کے ہاتھ میں پہنانا شروع کیں۔

رابیل نے ہاتھ ساکت رکھا،صرف اُس کی انگلیوں کی نرمی کو محسوس کیا۔

چُوڑیوں کی چھن چھن،اور سرمد کی خاموشی،سب کچھ زبان سے زیادہ بولنے لگا۔

آج آپ حد سے زیادہ پیاری لگ رہی ہیں وہ چوڑیاں پہناتے ہوئے بولا،

ساڑھی کا کمال ہے۔رابیل چوڑیوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

چوڑیاں پہننے کے بعد رابیل نے ایک نظر دونوں کو آئینے میں دیکھا،

کوئی اتنا پرفیکٹ کپل بھی ہو سکتا ہے،سرمد نے اُس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،

ماشاءاللہ کہتے ہیں۔رابیل پیچھے مڑ کر بولی۔

اچھا!!!سرمد بھی مڑا۔

چلیں اب۔وہ کمرے سے نکلتے ہوئے بولی۔

(*****)

پھر تھوڑی دیر بعد وہ لاہور کی پرانی گلیوں میں نکل گئے۔لوک ورشہ ٹائپ علاقوں میں، مغل گلیوں میں، پرانی اینٹوں والی دیواریں،

سرمد کو تھوڑا نہیں بہت عجیب لگ رہا تھا، سب بار بار مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے جو سرمد کو بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

نارمل ہے یہ سب۔آپ کبھی ایسے باہر نکلے نہیں ناں اس لیے۔رابیل سرمد کے فیس ایکسپریشن دیکھ کر بولی۔

چلیں اب وہاں چلیں، رابیل اُسے اندرون لاہور کی گلیوں میں لے کر آگے بڑھی،

رابیل نے تھوڑی دیر پہلے ایک فوٹو گرافر بھی ہائر کر لیا تھا، پہلے جو اُسے اتنے کم وقت میں کوئی مل نہیں رہا تھا پھر جیسے تیسے کر کے ایک فوٹو گرافر اُسے ملا جو سٹریٹ فوٹو گرافی کرتا تھا، رابیل کو بس تصویروں سے مطلب تھا اسلیے وہ مان گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ فوٹو گرافر بھی آگیا۔اب رابیل سرمد کو لے کر ہر اُس جگہ جارہی تھی جہاں کبھی اُس نے کپل شوٹ کا صرف سوچا ہی تھا۔

رابیل اُس کو پوز بتا رہی تھی کیسے کپل شوٹ کرنا وہ ویسے ہی اُس کی بات مان رہا تھا۔

رابیل نے ایک گلاب کا پھول اُس کی طرف بڑھایا،

دیکھیں!! یہ آپ کو میرے بالوں پر لگانا ہے۔ پھر ہماری بہت اچھی پک آئے گی۔ وہ اُسکو پھول پکڑا کر بولی۔

سرمد نے اُس کے بالوں میں پھول لگایا۔ فوٹو گرافر نے پک کلک کی۔

ایک ہی نظارے میں کتنا کچھ قید ہو گیا تھا۔ رابیل کا ہنستا چہرہ، سرمد کا اس کے بالوں میں پھول لگانا۔ پرانی گلیاں۔ سب کچھ مکمل لگ رہا تھا۔

پھر تھوڑا آگے چل کر وہ ایک رکشے کی طرف بڑھی،

سرمد نے رک کر اُسے دیکھا،

آپ کو بس میری ساڑھی کا پلو پکڑنا ہے باقی پوز میں خود دے لونگی۔ اوکے؟ وہ اُس کو ساڑھی کا پلو پکڑاتے ہوئے بولی۔

سرمد بے اختیار مسکرا گیا۔ اب اُسے کسی چیز سے کوئی لینا دینا نہیں تھا کہ وہ کتنا اکورڈ لگ رہا، یا کوئی اُسے دیکھ رہا ہے یا نہیں۔ وہ صرف رابیل کو دیکھ رہا تھا جو اس وقت چہک رہی تھی۔ سرمد کو لگا جیسے پوری دنیا اُس پر مہربان ہو گئی ہو۔ اور وہ بس اس ایک حسین منظر میں قید ہو گیا ہو۔

پورا دن رابیل نے اُسے کبھی ایک جگہ سے دوسری جگہ ہر اُس جگہ گھمایا جہاں وہ جانا چاہتی تھی۔

رابیل اُس کے ہاتھ کو تھامے بازار کی طرف مڑی، رابیل جھمکوں کی دکان پر رکی،

سرمد نے ایک ایک کر کے اُسے جھمکے دکھائے، لیکن وہ کچھ لے ہی نہیں رہی تھی۔

آپ کچھ لے کیوں نہیں رہی؟؟ سرمد جھمکوں کی دکان سے باہر نکلتے ہوئے بولا،

میں شاپنگ کرنے تو نہیں آئی۔ اور اس وقت میں شاپنگ میں وقت ضائع نہیں کر سکتی۔ میں تو بس آج گھومنے آئی ہوں۔ وہ سرمد کا ہاتھ تھامے پھر اگلی دکان کی طرف نکل گئی۔

سرمد کو وہاں کچھ پائل نظر آئیں۔ سرمد وہیں رک گیا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا؟؟ رابیل نے اُسے رکتے دیکھ کر پوچھا

کچھ نہیں۔ آپ چلیں۔ رابیل کندھے اچکا کر آگے چلنے لگ گئی۔

سرمد نے جلدی سے وہاں سے پائل خریدی اور آگے چل پڑا۔

آج میں آپ کو یہاں کی چائے پلاتی ہوں۔ وہ سرمد کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی، مجھے پتہ ہے کافی کے علاوہ آج تک آپ نے چائے صرف کبھی کبھار ہی پی ہے لیکن، یہاں کی چائے پینے

کے بعد آپ واقعی ہی کہیں گے کہ کافی کیا چیز ہے۔اصل مزہ تو اس چائے کا ہے۔رابیل خود ہی سوال جواب کرتی جا رہی تھی۔

کہہ کون رہا ہے مجھے جو خود چائے نہیں پیتی۔سرمد مسکراتے ہوئے بولا،

اگر آپ یہ چائے پی لیں گے تو میں بھی ضرور پیوں گی۔وہ آگے بڑھ گئی۔

پھر ایک چائے والے سٹال پر رکی۔وہ دونوں ایک بینچ پر بیٹھ گئے جب تھوڑی دیر بعد ایک چھوٹا لڑکا دو چائے کے کپ ٹرے میں لے کر ان کے پاس آیا۔

صاحب اور کچھ چاہیے ؟؟بچے نے چائے اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا

سرمد نے رابیل کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں صرف چائے کافی ہے۔رابیل نے جواب دیا۔

پھر وہ دونوں چائے پینے لگ گئے۔پہلا گھونٹ لیتے ہی سرمد کو واقعی ہی لگ کہ وہ جو کافی پیتا رہا تھا وہ تو کتنی بدمزہ تھی۔اصل مزہ تو چائے کا ہے۔

اچھی لگی ؟؟رابیل نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے پوچھا۔

بہت !!وہ دوسرا گھونٹ لیتے ہوئے بولا،

میں نے کہا تھا نہ کہ آپ کو پسند آئے گی۔رابیل چائے پیتے ہوئے بولی۔

وہ اکافی دیر وہاں بیٹھے چائے کے ساتھ ساتھ باہر کے حسین مناظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

پھر سورج ڈھلنے لگا، وہ دونوں وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

رابیل سرمد کا ہاتھ پکڑے چلتے چلتے بولی۔

پتہ ہے۔آج میں پہلی بار اتنی مکمل محسوس کر رہی ہوں۔ایسا لگ رہا ہے میں نے دنیا کے سارے حسین لمحات اس ایک دن میں جی لیے ہوں۔

اور آپ کو پتہ ہے سب سے زیادہ مجھے کیا اچھا لگا۔وہ سرمد کی طرف دیکھ کر بولی۔

کیا؟؟ سرمد جو آگے چلتا ہوا اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا،

آج آپ میرے رنگ میں رنگے ہو، اور میں آپ کے ساتھ تھی، بغیر کسی رکاوٹ، بغیر کسی مجبوری کے صرف دل کی خواہش پر۔اور یہ سب کچھ مجھے بہت اچھا لگا،

اور آج میں نے جانا، محبت کو کوئی خاص دن، خاص جگہ نہیں چاہیے، بس ایک اچھے ہمسفر کا ساتھ ہو تو ہر دن محبت بھرا لگتا ہے۔

"بس ایک دن۔۔۔۔صرف ایک دن میں آپ نے میری برسوں کی خواہش پوری کر دی۔یہ سب میں صرف کپل ریلز میں دیکھتی تھی اور دل میں خواہش کرتی تھی کہ میں بھی ایسا کچھ کروں۔لیکن مجھے کبھی نہیں لگا تھا کہ یہ سب حقیقت ہو گا۔"

سرمد نے اس کے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

اور آپ نے میری برسوں کی جھجک ختم کر دی۔کبھی کبھی صرف اپنی پسندیدہ عورت کے چہرے کی خوشی، آدمی کی ساری خودی توڑ دیتی ہے۔

"اور آپ وہ خوشی ہو جس کے لیے میں اپنا ہر کمفرٹ زون چھوڑ سکتا ہوں۔"

ایسے ہی باتیں کرتے کرتے وہ کیب بک کروا کر گھر پہنچ گئے،

گھر جاتے ہی ڈنر کرنے بعد تھوڑی دیر بیٹھ کر سب سے باتیں کی اور پھر وہ دونوں آرام کرنے کے لیے اپنے کمرے میں آ گئے۔

رابیل آتے ہی بیڈ پر دھرام سے گر گئی۔جیسے پتہ نہیں کتنے دنوں سے نہ سوئی ہو۔

آج اتنی جلدی سو رہی ہیں بیگم ؟؟ سرمد نے گھڑی پر ٹائم دیکھا جہاں ابھی صرف آٹھ بجے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو آج پورا دن لاہور کی گلیوں میں پھریں ہیں میں تو تھک گئی ہوں۔رابیل نے لیٹے لیٹے ہی جواب دیا۔

اچھا!! سرمد اس کی سائیڈ کی طرف آ کر بیٹھ گیا۔رابیل اٹھ کر بیٹھ گئی۔سرمد گھٹنہ زمین پر ٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔۔سانس تھوڑی تیز تھی۔جیسے کچھ کہنے کی ہمت جمع کر رہا ہو۔دونوں کی نظریں ملیں۔لمحے کو وقت رُک سا گیا۔سرمد ابھی بھی گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا۔رابیل جو بیڈ پر بیٹھے اُس کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

آپکی زندگی میں شاید بہت سے لوگ آئے ہوں گے،کچھ آپکو چاہتے رہے،کچھ آپکو آزماتے رہے۔آپ کے رشتے دار،دوستوں کی شکل میں،جو کوئی بھی ہو۔

"پر آج سے آپ کے لیے صرف ایک شخص جھکے گا عزت سے، عشق سے،اور وعدے سے۔رابیل کے پاوں بیڈ سے نیچے لٹک رہے تھے۔سرمد نے اُس کے پاوں کو اپنے گھٹنے پر رکھا۔"

نہیں!!! یہ مت کریں۔۔سرمد کا یوں رابیل کے پاوں کو ہاتھ لگانا رابیل کو بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔اس نے پاوں پیچھے کر لیا تھا۔

مرد ایسے نہیں جھکتے۔وہ سرمد کو دیکھ کر بولی۔

"اور اگر مرد اپنی پسندیدہ عورت کی عزت کے آگے نہ جھکے، تو پھر جھکنے کا مطلب ہی کیا رہ گیا؟"اس نے رابیل کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا،

"میں کسی انا سے نہیں، محبت کی عاجزی سے آیا ہوں۔ میرے عشق نے مجھے یہاں تک لا کر چھوڑا ہے تو پھر میں کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتا۔"

اس نے رابیل کا پاوں پھر سے اپنے گھٹنے پر رکھا، رابیل کی آنکھوں میں نمی آئی۔

میرے پاؤں میں کبھی خواہشوں کی زنجیر ہوتی تھی۔ میں نے بہت سی خواہشات دل میں دبا کر انہیں دفن کر دیا تھا۔ کیونکہ مجھے پتہ تھا وہ کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ اس لیے میں اُن کو یاد کر کے خود کو تکلیف نہیں دے سکتی تھی۔ لیکن آج۔۔۔ وہ بس اتنا ہی بول پائی۔

سرمد نے اپنی جیب سے پائل نکالی، اس کے پاؤں میں پہناتے ہوئے بولا،

آج ان زنجیروں کو توڑ دیں، اپنے دل میں دفن خواہشات کو زندہ کریں۔ جب تک میں ہوں آپ کو کچھ بھی اپنے اندر دفن کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ یہ مت سوچیں کہ پورا ہو گا یا نہیں۔ آپ بس اتنا سوچیں کہ جو انسان آپ سے عشق کی انتہا تک پہنچ گیا ہے وہ آپ کے لیے سب کچھ کر سکتا ہے۔ سب کچھ۔

اب اُس نے رابیل کا دوسرا پاوں تھاما اور پائل پہنانے لگا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپکی تکلیف آپ سے زیادہ مجھے محسوس ہوتی ہے۔

یہ پائل صرف ایک زیور نہیں ہے، اس کی جھنکار سے ہر بار مجھے یہ یاد رہے گا کہ ایک مرد تب مکمل ہوتا ہے، جب وہ عورت کو عزت دے، نہ کہ جھوٹے وعدے۔

رابیل مکمل خاموش تھی ایک کے بعد دوسرا، تیسرا اور پھر اُس کی آنکھ سے آنسو بہتے جا رہے تھے۔ یہ آنسو جو آج اس کی آنکھوں سے خوشی سے نکل رہے تھے یہ کچھ عرصہ پہلے اور پتہ نہیں دن میں کتنی بار صرف تکلیف اور اذیت سے نکلتے تھے۔ صرف اس وجہ سے نکلتے تھے کہ وہ محبت میں ٹھکرا دی گئی تھی۔ اس لیے بھی نکلتے تھے کہ لوگ اس کے رنگ پر باتیں کرتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر دنیا آپکو توڑنے پر تُلی ہے۔ تو مجھے آپکو سنوارنے دیں بیگم۔ میرے ہوتے ہوئے اب کسی میں کوئی مجال نہیں ہو گی کہ کوئی آپ کو تکلیف پہنچائے۔

آپ اب میری ذمہ داری ہو، میری عبادت ہو،

"اور اگر ہزار بار بھی آپکے پاؤں پکڑنے پڑے، تو سمجھنا میں گر نہیں رہا، میں آپ کو اوپر اٹھا رہا ہوں۔"

رابیل آہستہ سے بولی۔

آپکے جیسا مرد، شاید ہر کسی کو نہیں ملتا۔اللہ نے مجھے دیر سے سننا تھا۔مگر آپکو بھیج کر،اس نے ساری کمی پوری کردی۔

آپ دعا ہیں۔اور میں وہ ہاتھ ہوں جو قیامت تک آپکو تھامے رکھوں گا۔سرمد اس کا ہاتھ تھام کر بولا،

سرمد اب بھی گھٹنوں پر ہی تھا۔اور رابیل کے آنسو اس کے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔یہ صرف نمکین پانی نہیں،یہ ایک عورت کا ٹوٹے بھروسے کا اعتراف تھا۔

اور ایک مرد کی جیت تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نے آپ کے بابا کو آپ سے بے پناہ محبت کرتے دیکھا ہے،اور سچ کہوں تو وہ محبت دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی،کیونکہ آپ اس پیار کی حقدار ہیں۔لیکن ایک سچ یہ بھی ہے۔کہ میں آپ سے اُن سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں۔نہ مقابلے میں،نہ ضد میں،۔بلکہ دل کے اُس کونے سے۔جہاں صرف آپ کا نام بستا ہے۔

میری محبت کوئی دکھاوا نہیں، نہ لمحاتی جذبہ ہے۔ یہ وہ وعدہ ہے جو وقت کے ساتھ مضبوط ہوتا جائے گا۔ میں شاید ہر بار آپکو الفاظ سے قائل نہ کر سکوں، لیکن میرا رویہ، میرا صبر، میری موجودگی،

سب آپکو ایک بات بار بار یاد دلائیں گے۔ کہ آپ میری زندگی کی سب سے خوبصورت اور سب سے سچی حقیقت ہو۔

''اگر کبھی وقت نے ہمیں آزمائش میں ڈالا، تو آپکو میری وفا میں ایک لمحے کا بھی شک نہیں ہو گا۔ کیونکہ میرا پیار آپ کے لیے بے شمار ہے۔ بغیر کسی شرط، بغیر کسی سوال کے۔''

محبت صرف الفاظ کا کھیل نہیں ہے۔ بلکہ وہ عمل ہے جو دلوں کو جیت لے۔

وہ اعتراف کر رہا تھا۔ اور وہ سنتی جا رہی تھی۔

''اگر سچ میں محبت ہے تو اسے ایسے کر کے دکھاؤ کہ محبوب آپکے جذبے کے سامنے بے بس ہو جائے، آپکی محبت کی گہرائی کو محسوس کرے اور آپ سے جدا ہونے کی کوئی طاقت نہ رکھے۔''

''محبت وہ ہے جو نہ صرف کہی جائے بلکہ ہر عمل میں اس کی صداقت نظر آئے، ایسا عشق کر کے دکھاؤ کہ محبوب آپکی محبت کا جواب محبت سے دینے پر مجبور ہو جائے،''

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایسی محبت ہو کہ وہ چاہے لاکھ خود کو روکے پھر بھی اُس کا دل تمہاری طرف کھینچتا چلا جائے، بے اختیار۔۔بے بس۔۔اور بے حد۔"

"نہ کہ محبت کا صرف لفظ سن کر وہ پیچھے ہٹ جائے، بلکہ اس کا دل تمہاری چاہت کی گرفت میں خود چل کر آ گرے۔"

ایسی محبت ہو کہ جس کے آگے سارے بہانے، ساری دوریاں، ساری ضدیں ہار مان "جائیں۔"

اور سرمد سکندر قریشی "جس کو جان بناتا ہے۔۔اس کو جان سے زیادہ عزیز رکھنا بھی جانتا ہے۔اور اسکا مقام دل میں نہیں روح میں بھی ہوتا ہے

"اور آپ ہمیشہ میری جان سے بڑھ کر عزیز رہی۔اور میری روح کا حصہ ہیں"

رابیل سرمد کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے نیچے سے اٹھا کر اوپر بٹھاتی ہے، پھر وہ اٹھ کر الماری تک جاتی ہے۔اس کی پائل کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔پھر وہ جلدی سے ایک باکس نکال کر سرمد کی طرف آتی ہے۔

یہ آپ کے لیے ہے، رابیل بیڈ پر بیٹھ کر اُس کے آگے باکس بڑھاتی ہے۔ سرمد چونک کر اُسے دیکھتا ہے، پھر باکس کھولتا ہے۔

باکس کے اندر ایک انتہائی مہنگی، نفیس گھڑی تھی،، اور اس گھڑی کے اندر رابیل کی طرف سے ایک چھوٹا سا جملہ کندہ تھا

جس وقت میں آپ ہو، وہ وقت میرا ہے۔

سرمد گھڑی کو چند لمحے خاموشی سے دیکھتا رہا،، جیسے اُس کے لفظ دل میں اُتر رہے ہوں۔

رابیل اس کے باکس سے گھڑی نکال کر اس کی کلائی ہاتھ میں تھامتی ہے۔ اور آہستگی سے گھڑی پہنانے لگتی ہے، جیسے کوئی دھڑکن باندھ رہی ہو۔

پتا ہے، میں نے یہ گھڑی کیوں دی؟ وہ گھڑی اس کے ہاتھ میں باندھتے ہوئے بولی۔

سرمد کندھے اچکاتے ہے۔

بتائیں بیگم کیوں دی۔

"آپ جب بھی وقت دیکھیں اور یہ گھڑی آپ کی کلائی پر ہو، تو آپ کو یاد آئے، کہ جس نے گھڑی دی، اُس نے صرف ایک گھڑی نہیں دی، اُس نے اپنی ہر گھڑی کی حفاظت بھی آپ کو سونپی ہے۔"

"یہ گھڑی نہیں، ایک وعدہ ہے کہ ہر بار جب آپ گھڑی دیکھیں، آپ کو وہ آنکھیں یاد آئیں، جو صرف آپ پر یقین کرتی ہیں۔"

سرمد لمحہ بھر کو ساکت ہو گیا۔

پھر رابیل کی طرف دیکھ کر مسکرا کر، بولا

میں تو وقت کے ہر لمحے میں آپکو بھول ہی نہیں سکتا، یہ گھڑی کیا یاد دلائے گی، جب ہر دھڑکن آپ کا نام پکارتی ہے۔

اور رہی بات حفاظت کی، تو بیگم، گھڑیوں سے پہلے میں اپنی سب سے قیمتی چیز کی حفاظت کرتا ہوں۔

اور وہ، آپ ہیں۔

رابیل کی آنکھوں میں چمک آئی۔ ہنسی اور نمی ایک ساتھ۔

وہ خاموشی سے سرمد کے کندھے سے لگ گئی۔ سرمد نے اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

اور پھر آہستگی سے بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ گھڑی اب میرے وقت کا نشان نہیں، میری بیگم کی موجودگی ہے۔اور میں چاہتا ہوں، کہ وقت جب بھی گزرے، آپ میرے ساتھ ہوں، میرے دل کے اندر، میری آنکھوں کے سامنے۔

وقت مجھے آپ تک لایا۔۔اب یہ آپ کو مجھ سے جوڑے رکھے گا۔'

رابیل کندھے سے سر لگائے رکھتے ہوئے ہی بولی،

یہ گھڑی میری محبت سے بندھی ہے۔نہ یہ وقت بتائے گی، نہ دن، نہ تاریخ، یہ صرف ایک یاددہانی ہے،

کہ جب آپ آگے بڑھیں تو میرے بغیر کبھی نہ جائیں، کیونکہ اگر آپ بھول گئے، تو وقت چلتا رہے گا، لیکن میں نہیں۔

اور 'یہ تحفہ نہیں جناب یہ وہ وقت ہے جو میں آپ کے بغیر نہیں جینا چاہتی۔آپ اگر کبھی یہ گھڑی اتاریں، تو پہلے یہ سوچ لینا کہ رابیل کو خود سے جدا کر رہے ہیں۔

"یہ گھڑی میری کلائی پر نہیں، میرے دل پر بندھی ہے۔وقت کی سوئیاں چاہے رُک جائیں،"

''لیکن رابیل کو میں خود سے کبھی جدا نہیں ہونے دوں گا۔اور جس دن میں یہ گھڑی اتاروں گا،وہ دن میری سانسوں کا آخری دن ہو گا۔''

(*****)

صبح کی دھوپ کی کرنیں کمرے کی کھڑکی سے اندر آرہی تھی۔پردہ ہلکا سا کھڑکی سے سرکا ہوا تھا۔سرمد کب کا اٹھ چکا تھا وہ بس رابیل کے اٹھنے کا انتظار کررہا تھا۔سرمد رابیل کو گھنٹوں بیٹھ کے دیکھ سکتا تھا اور وہ یہی کررہا تھا۔اچانک رابیل کی آنکھ کھلی،اس نے سب سے پہلے موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا،جس پر ابھی آٹھ بجے تھے۔

آپ اتنی جلدی اٹھ گئے؟؟رابیل نے سرمد کو دیکھا جو بیڈ کراون سے ٹیک لگائے پتہ نہیں کب کا اٹھ چکا تھا۔

جی بیگم!!

رابیل نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا،جو نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے سرخ ہوئی تھی۔سرمد کو اپنے گھر کے علاوہ کہیں نیند نہیں آتی تھی سکون سے تو بلکل بھی نہیں۔اس لیے اسلام آباد کا جو سفر اُس نے گاڑی میں کیا تھا اس کی تھکاوٹ بھی ابھی اُس کی نہیں اتری تھی اور اُس کی نیند بھی ماحول چینج ہونے کی وجہ سے پوری نہیں ہوئی تھی۔سرمد نے آفس

کے علاوہ کبھی کوئی سفر گاڑی میں نہیں کیا تھا کسی دوسری سٹی بھی اگر جانا ہو تو وہ پلین سے ہی جاتا تھا۔لیکن رابیل کی وجہ سے وہ یہ کام بھی سرانجان دے چکا تھا،جب کہ اسے پتہ بھی تھا کہ وہ زیادہ دیر گاڑی کا سفر کرے تو اس کی طبیعت کافی دن خراب رہتی ہے۔

"خیریت تو ہے کہیں جام نوش تو نہیں کرنے لگ گئے ؟"رابیل اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"مطلب؟؟"سرمد تھوری پر ہاتھ رکھے اسے مسلسل دیکھتے ہوئے بولا،

آنکھیں سرخ ہو رہی میں سمجھا کہیں پینے لگ گئے ہیں۔

"جب ہستی آپ جیسی رفیق جان ہو تو پھر جام وساغر کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے۔"۔سرمد رابیل کی ناک دبا کر بولا

اتنی خالص اردو؟؟رابیل کو سرمد کے منہ سے سن کر جھٹکا لگا۔

سرمد قہقہ لگاتا ہے۔

بیگم آپ کو پتہ ہے پینا حرام ہے۔۔اور میں کوئی بھی حرام کام نہیں کرتا۔

"حرام تو اور بھی بہت کچھ ہے۔"

مثلاً۔۔سرمد بیڈ سے ٹیک لگا کر سکون سے پوچھتا،۔

غصہ بھی حرام ہے۔

Clubb of Quality Content

"تو میں نے یہ حرام کام بھی آپ کی حد تک ہی حرام کیا ہوا۔۔میں نے کبھی غصہ کیا آپ پر؟؟؟وہ آگے ہو کر بولا"

رابیل نفی میں سر ہلاتی ہے۔

"تو پھر؟؟۔۔یہ آفر صرف آپ تک محدود ہے۔۔اس لیے میں غصہ بھی نہیں کرتا کیونکہ میرا غصہ میری بیگم کی حد تک حرام ہے۔۔باقی کی میں گارنٹی نہیں دے سکتا۔۔"

مطلب یہ خاص عنایت مجھ تک ہی ہے؟؟"رابیل نے تھوڑا شرارتی انداز میں پوچھا۔"

"بلکل!آپ پر غصے کا تصور بھی حرام ہے مجھ پر۔"

دونوں مسکرانے لگ جاتے ہیں۔

اچھا!!اٹھ کر تیار ہو جائیں۔۔آج ہمیں نکلنا ہے اسلام آباد کے لیے،

وہ کیوں؟؟؟رابیل حیرت سے بولی،

ترکی میں جس کلائنٹ سے میری آرٹ پیسز کے حوالے سے بات ہوئی تھی،وہ سب کچھ خود دیکھنا چاہتا ہے۔کل ہماری فلائٹ ہے۔

رابیل چونک کر بولی،

ابھی؟

ابھی تو کل ہی آئے تھے ہم۔۔۔اور ابھی تو بی جان سے باتیں بھی نہیں ہوئی۔۔وہ کچھ دیر رکی اور پھر بولی،

کیا میں رک جاؤں؟ بی جان کی طبیعت کل سے کچھ نازک ہے، میں اُن کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔

سرمد نے پلٹ کر اُسے دیکھا وہ آہستگی سے رابیل کے پاس آیا، اُس کے سامنے بیٹھا اور اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا،

نہیں!! آپ میرے ساتھ جائیں گی۔ بی جان ہمیں اپنی دعاؤں میں رکھیں گی، لیکن میں۔۔۔میں آپ کے بغیر اب ایک قدم بھی نہیں جا سکتا۔ جو سفر آپ کے بغیر شروع ہو، اُس کی منزل مجھے قبول نہیں۔

رابیل خاموشی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی، جہاں بے پناہ محبت اور سچائی کی روشنی تھی۔ پھر اُس نے ہلکے سے سر ہلا دیا۔

اور وہ دونوں فریش ہو کر اپنی پیکنگ کرنے لگے۔

(*****)

صبح سویرے جب رابیل تیار ہو کر نیچے آئی تو بی جان، اور باقی سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے۔۔رابیل نے آج واپسی کا انہیں بتایا تو سب کے چہرے پر اداسی آگئی تھی۔لیکن جب سنا کہ سرمد کو کوئی ضروری کام اس لیے پھر سب خاموشی سے ان کو جانے کے لیے رضامند ہو گئے۔۔رابیل اور سرمد نے جلدی سے ناشتہ کیا۔۔اور پھر سب سے گلے مل کر وہ دروازے تک آئے سب نے پیار اور دعاؤں سے رخصت کیا۔بی جان نے رابیل کو سینے سے لگاتے ہوئے کہا،

رابیل!!!شوہر کے ساتھ ہر سفر میں رہنا ہی اصل محبت ہے،اللہ تم دونوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

رابیل کی آنکھیں نم تھیں لیکن دل مطمئن۔وہ جانتی تھی، سرمد کے ساتھ ہونے کا مطلب صرف ساتھ چلنا نہیں، بلکہ اُس کے خوابوں میں، اُس کی جدوجہد میں شامل ہونا ہے۔

وہ دونوں سب کی دعاؤں کے ساتھ سفر کے لیے روانہ ہو گئے۔۔گاڑی ٹریفک کی وجہ سے ایک سگنل پر رک گئی۔

رابیل شیشہ سے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔ایک کپل بائیک پر تھا شوہر اپنی بیوی پر سب کے سامنے غصہ ہو رہا تھا۔۔رابیل نے یہ دیکھا تو فوراً سرمد کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

سرمد نے ایک نظر رابیل کو دیکھا پھر اُس کی نظریں جس جانب تھی سرمد نے آگے ہو کر کھڑکی سے باہر دیکھا، اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"جو مرد عورت پر اپنی مردانگی اور رعب تھوپنے کی کوشش کرے، وہ درحقیقت مرد نہیں ہوتا۔ وہ محض اپنی ناپختہ انا کا اسیر ہوتا ہے۔"

"اور جو مرد عورت کو رُلا دے، وہ میرے نزدیک مردانگی کے سب سے پست درجے پر کھڑا ہوتا ہے۔"

اس سے پہلے کے رابیل کچھ بھی بولتی سرمد خود ہی بول پڑا، ایسا نہیں تھا کہ رابیل کو اس پر یقین نہیں تھا۔ رابیل کو اس پر سب سے زیادہ یقین تھا، لیکن وہ باہر اس کپل کو دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔ اسے اس عورت کے لیے برا لگ رہا تھا۔

"میں اُس مردانگی کو کبھی تسلیم نہیں کرتا جو عورت کے خواب چھین لے یا اُس کی آنکھوں میں آنسو بن کر اترے۔ عورت کی آنکھوں میں خواب ہی اچھے لگتے ہیں، آنسو نہیں۔"

"کیونکہ جن آنکھوں میں کسی مرد کے ظلم سے نمی ہو، وہ منظر نہیں، معاف نہ کی جانے والی خطا ہوتی ہے۔"

رابیل نے باہر سے نظریں ہٹا لیں اور سرمد کو دیکھنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مردانگی عورت کو پناہ دینے کا نام ہوتا ہے۔ بیگم!! نہ کہ اُس کی خودی کو روندنے کا بہانہ۔"

اور ایک بات۔

"محبت میں رُعب نہیں ہوتا۔"

"جہاں رُعب آجائے، وہاں محبت دم توڑ دیتی ہے۔"

رابیل نے سرمد کے کندھے پر سر رکھ کر بس اتنا کہا،

"میں ساری زندگی آپ کے لیے ایسی شریک حیات بن کر رہنا چاہتی ہوں جیسے دیکھ کر آپکو سکون ملے۔۔ میں دل سے اپنے رب کی شکر گزار ہوں کہ میرے رب نے آپ جیسا بہترین شوہر مجھے دیا۔

سرمد نے اسکے ہاتھ کو ابھی تک تھاما ہوا تھا۔"

آج سورج غلط جگہ سے تو نہیں نکلا۔ صبح صبح ہی میری تعریف کرنے لگ گئی ہیں۔

"محترمہ ذرا یقین دلایئے کہ میں خواب میں نہیں حقیقت میں یہ سب سن رہا ہوں۔ وہ جان بوجھ کر اُس کو مزید تنگ کرتے ہوئے بولا،"

رابیل نے بھی زور سے چٹکی کاٹ کر کہا۔

پتہ چل گیا یا اب اپنے دانتوں سے کمال دیکھاؤں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"حقیقت میں لانے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔۔ ضروری تھوڑی ہے کہ شوہر پر ظلم ہی کیا جائے۔"

"ابھی میں نے ظلم کہاں کیا ہے۔۔ میرے شوہر!!"

"میرا نام بھی تو لے سکتی ہیں آپ۔ وہ اُس کے میرے شوہر کہنے پر بولا،"

"بتایا تو تھا کہ ہم نام نہیں لیتی۔ وہ بھی اُس کو تنگ کرتے ہوئے بولی۔"

مجھے جون ایلیا کا شعر یاد آ گیا ہے۔

کونسا!!؟؟؟

شرم، دہشت، جھجک، پریشانی

ناز سے کام کیوں نہیں لیتیں؟

آپ، وہ، جی، مگر یہ سب کیا ہے؟

تم مرا نام کیوں نہیں لیتیں؟؟

آپ کو کسی شاعر کا بھی پتہ ہو گا۔ حیرت کی بات ہے۔

"کیوں میں مارس سے اترا ہوں جو مجھے کسی شاعر کا پتہ نہیں ہو سکتا۔ گاڑی ابھی تک سگنل پر رکی تھی۔"

"آپ میرا نام لے سکتی ہیں بیگم۔۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔ سگنل گرین ہونے پر وہ گاڑی چلاتے ہوئے بولا،"

رابیل گرین لائٹ دیکھ کر بولی۔

اوکے گرین فوریسٹ۔ سرمد جی!!

جی کو ہٹا کر سرمد بھی تو کہا جا سکتا ہے۔۔وہ اسے تنگ کرتے ہوئے بولا،

آپ چاہتے ہیں میں آپ کا نام لوں؟؟

"تو میں کیا کہہ رہا ہوں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ میرا نام لیں۔ چاہے سفارش سمجھ لیں، التجا یا کچھ بھی لیکن اگر آپ مجھے میرے نام سے بلائیں گی تو مجھے میرا نام اور زیادہ اچھا لگنے لگ جائے گا۔"

اچھا!! رابیل سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔

جی!

اچھا یہ سب چھوڑیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ آپ گرین فوریسٹ ہے یا نہیں؟؟؟

یہ تو آپکو پتہ ہو۔ وہ گاڑی چلاتے ہوئے بولا،

"مجھے لگتا ہے میں تو پلاٹینم لیول کا انسان ہوں۔۔ گرین فوریسٹ کیا ہے میرے سامنے۔"

میں پلاٹینم کی طرف بہت رئیر اینڈ ایکسپینسو ہوں بیگم۔!

اس لیے آپ میرے سوان ہیں۔

سوان؟؟؟؟

"جی!!!آپ کو سوان کا نہیں پتہ؟؟ویسے بڑے کلیور فاکس بنے پھرتے ہیں۔آپ پھر کلیور فاکس ہی ہیں۔وہ اس کو یاد کرواتے ہوئے بولی۔"

"میں انوسینٹ فاکس ہوں۔آج تک کوئی کیلور کام میں نے نہیں کیا۔آپ مجھے سوان کا بتائیں۔"

"سوان ایسا پرندہ ہے۔جسے لائف ٹائم کے لیے ایک ہی پارٹنر چاہیے ہوتا۔وہ وفادار۔محبت اور سکون کو ظاہر کرتا ہے۔۔اور آپ بھی میرے لیے سوان ہیں۔"

"یااللہ مجھے ہمت دینا میں اتنی تعریف ہضم کر سکوں۔میری بیگم نے آج ناشتہ میں جو کھایا میں روز کھلادوں گا روز یہ تعریف سننے کو تو ملے گی ناں!!سر مداُسے تنگ کرنے سے باز نہیں آیا۔"

"اگر سوان سے سنیک بنے تو میں خود ہی آپکو زہر دے کر ماردونگی وہ مزید بولی۔"

"میں آپ کو بھی اپنے ساتھ لیکر جاؤں گا۔"

"مجھے اتنی محبت نہیں ہے آپ سے کہ میں مرنے کے لیے مری جارہی ہوں۔"

پھر دونوں قہقہ لگا کر ہنسنے لگے۔

پورا راستہ اسی نوک جوک میں گزار گیا۔

اسلام آباد پہنچ کر دونوں نے کچھ دیر آرام کیا اور پھر پیکنگ کرنے لگ گئے۔۔دونوں مل کر پیکنگ کر رہے تھے۔دونوں کے درمیان ہنسی، شرارت،اور کبھی کبھی گہری خاموشی ہوتی، جیسے یہ لمحے اُن کی زندگی کے کسی نئے باب کی تیاری ہو۔

ویسے ہم کتنے دنوں کے لیے جارہے ہیں۔مسٹر سوان

یہی کوئی کل ملا کے تیس دنوں کے لیے۔وہ الماری سے کچھ ڈاکیومنٹس نکالتے ہوئے بولا،

توسیدھے سے کہیں کہ ایک مہینے کے لیے جارہے۔۔رابیل اپنا بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے بولی۔

پورا دن انہیں چکروں میں گزر گیا اور پھر اگلی صبح ائیر پورٹ کے رن وے پر کھڑے جہاز کے گیٹ پر قدم رکھتے ہوئے سرمد نے رابیل کا ہاتھ تھاما اور کہا،

یہ سفر صرف بزنس کا نہیں، ہماری نئی زندگی کا آغاز ہے۔ترکی میں صرف آرٹ پیسز نہیں سجیں گے بیگم، وہاں ہمارا خواب سجے گا۔ہمارا اپنا جہاں۔

"اچھی یادوں کا رنگ کبھی پرانا نہیں ہوتا۔۔وہ ہر دل کی کہانی بن جاتا ہے"

اور میری کہانی کے سارے رنگ آپ نے بھر دیے ہیں۔

رابیل نے مسکرا کر سرمد کی گرفت مضبوطی سے تھام لی۔وہ دونوں جہاز میں داخل ہوئے۔۔۔آسمان کی طرف،ایک نئی سرزمین،ایک نئے خواب،اور ایک نئی کہانی کی طرف

(*****)

ترکی پہنچتے ہی ان دونوں نے اپنی بکنگ جس ہوٹل میں کی تھی وہاں وہ پہنچ چکے تھے۔

آج کا پورا دن ہم آرام کریں گیں۔اور کل سے ہمارا سفر شروع ہو گا۔۔سرمد بیڈ پر سامان رکھتے ہوئے بولا۔

اتنی خوبصورت جگہ آکر اگر ایک دن آرام میں ضائع کر دیا تو کیا فائدہ۔۔رابیل سے جیسے صبر نہیں ہو رہا تھا کہ وہ بس آج ہی چل پڑے۔

ہمارے پاس پورے تیس دن ہے۔۔اور اگر یہ تیس دن کم ہوئے تو ہم مزید تیس دن رک جائیں گے میڈم۔۔لیکن میں آرام چاہتا ابھی۔۔وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا۔

وہ ہوٹل کا سب سے بڑا اور خوبصورت کمرہ تھا جس کے باہر کی طرف چھوٹی سی بالکنی تھی جہاں ترکی استنبول کا پورا منظر بخوبی نظر آتا تھا۔ کمرے میں ہر سہولت موجود تھی، کچن، ریسٹ روم ٹی وی لاونج سب موجود تھا۔

یو آر سو بورنگ!! رابیل بیڈ پر غصے سے بیٹھتے ہوئے بولی، جب کے سرمد بیڈ پر لیٹ چکا تھا، ساماں سارا روم کے ایک کونے میں پڑا تھا۔ بیگ کھولنے کی زحمت ابھی دونوں نے ہی نہیں کی تھی۔

اینڈ یو آر سو بیوٹی فل ہنی!!۔۔۔ وہ بیڈ پر لیٹ چکا تھا۔ بازو اپنی آنکھوں پر رکھ دیے تھے جس کا مطلب تھا کہ وہ آرام کرنا چاہتا ہے۔

مجھے پتہ ہوتا کہ اتنے بورنگ ہیں آپ تو۔۔۔ وہ بولتے بولتے جان بوجھ کر چپ کر گئی کیونکہ اُسے سرمد سوتے ہوئے بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ اس کا دل تھا وہ ابھی ہی باہر نکلے۔

تو؟؟ سرمد جو سونا چاہتا تھا لیکن بار بار رابیل کوئی نہ کوئی ایسی بات کرتی کہ وہ جواب دینے کے لیے اٹھ کر بیٹھ جاتا تھا۔ ابھی بھی رابیل کی بات سن کر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ رابیل جو کاوچ پر بیٹھی منہ کے زاویے بنا رہی تھی اور کبھی سرمد کو اور کبھی باہر دیکھ رہی تھی۔

تو پھر بھی آپ سے ہی شادی کرتی۔۔۔ وہ بات بدلتے ہوئے بولی۔

سمجھدار ہو گئی ہیں بیگم۔۔ ترکی کا اتنا اثر ایک آدھے گھنٹے میں پڑ گیا کہ میری بیگم سمجھداری کی باتیں کرنے لگ گئی۔۔۔ وہ اسے چھیڑتے ہوئے پھر سے بیڈ پر لیٹ گیا۔

کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں ہے میرے پاس۔ رابیل تھوڑی پر ہاتھ ٹکائے بول رہی تھی۔

آپشن بہت ہیں لیکن میں آپ کو آپشن کی گنجائش ہی نہیں دیتا۔۔۔ جب ایک دفعہ انتخاب ہو گیا تو پھر کیا بار بار آپشن دیکھنے۔۔۔ وہ آنکھیں بند کرتا ہوا بولا،

بلکل۔۔۔ جس طرح ابھی میرے پاس کوئی آپشن نہیں سوائے آرام کے۔ وہ کاوچ سے اٹھ کر بیڈ کے ایک کنارے پر آ کر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گڈ گرل!

دونوں آرام کرنے لگ گئے۔۔ شام کے پانچ بجے کھڑکی سے مدھم سی شام اندر اتر رہی تھی۔ سورج آہستہ آہستہ نیچے ڈھل رہا تھا۔ وہ دونوں گہری نیند میں سوئے ہوئے تھے۔

بیڈ پر ایک طرف سرمد الٹا لیٹا ہوا تھا، اور دوسری طرف رابیل ایک ہاتھ آنکھوں پر رکھے ہوئے گہری سانس لے رہی تھی۔ سرمد کی اچانک آنکھ کھولی تو اُس نے باہر دیکھا جہاں شام

ہونے کو تھی، ترکی کا موسم جنوری میں ٹھنڈا ہی ہوتا تھا۔اس لیے ٹھنڈی ہوا بالکنی اور کھڑکیوں سے اندر آرہی تھی۔

بیگم اٹھ جائیں!! سرمد نے رابیل کے منہ سے بلینکٹ پیچھے کرتے ہوئے کہا،

رابیل نے آنکھ کھولے بغیر بولی، اٹھ کر کیا کروں، جب ہم نے باہر جانا ہی نہیں تو۔

کھانے کے بعد ہم باہر ضرور جائیں گے لیکن ابھی اٹھیں۔ سرمد بیڈ سے اٹھتے ہوئے ترکی میں بول رہا تھا۔

رابیل نے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

مجھے نہ تُرک کہیں، نہ ترکی زبان سنائیں۔ میں ابھی بھی اسلام آباد کے موسم میں ہی ہوں۔

سرمد واش روم جاتے جاتے رک گیا۔اور یہاں استنبول کا موسم اسلام آباد سے بھی زیادہ اچھا ہے۔اگر آپ جلدی اٹھ جائیں گی تو آج ہم ایک ایسی جگہ جائیں گے جہاں جا کر آپ کو یقیناً اچھا لگے گا۔

رابیل نے باہر کا نام سن کر فوراً آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں جگایا۔اب تو شام بھی ہو گئی۔ وہ شکوہ کرتے ہوئے بولی۔

میں نے آپ کو سوتے ہوئے دیکھا، آپ پر سکون نیند سو رہی تھیں، پھر میں نے سوچا اتنی پر سکون نیند میں خلل ڈالنا گناہ ہے بس اس لیے نہیں جگایا۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ وہ ٹائم دیکھتے ہوئے بولی۔

میں نے کھانا آرڈر کر دیا ہے۔ تھوڑی دیر تک آ جائے گا، تب تک آپ تیار ہو جائیں، کھانے کے فوراً بعد ہمیں جانا بھی ہے۔

او کے۔ یہ کہہ کر رابیل بیڈ سے اٹھی سلیپر پہنے بیگ سے اپنے کپڑے نکالے اور واش روم میں چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد کھانا آ چکا تھا۔ وہ دونوں بھی تیار ہو کر بیٹھ گئے تھے، رابیل نے ترکش ڈریس پہنا تھا جو مہرون کلر کا لانگ فراک تھا جو دھاگے کے روایتی کام والا ڈریس تھا، اور سرمد نے ہائی نیک شرٹ اور جینز پہنی تھی۔

دونوں کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ جیسے ہی ٹرے سے ڈھکن اٹھائے کھانے کی خوشبو پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔

کھانے میں کوفتہ، پلاو، سوپ اور کچھ ترک کھانے تھے۔ سرمد کھانے کے دوران رابیل سے تھوڑی تھوڑی ترکی میں بھی بات کر رہا تھا تاکہ وہ بھی کچھ لفظ ترکی کے سیکھ جائے۔

کھانے کے دوران سرمد نے ترکی میں کہا،

Afiyet olsun.

خوشی سے کھاو۔

رابیل نے ہنستے ہوئے کہا،

یہ آپ ترکی میں ہی دل لبھاتے رہو گے یا اردو میں بھی کچھ کہئیں گے ؟ جب سے یہاں آئیں ہیں آپ اردو سے زیادہ یہاں کی زبان ہی بول رہے ہیں۔

زبان کوئی بھی ہو، مقصد بات آپ تک ہی پہنچانا ہے،اس لیے آپ سمجھ جایا کریں۔وہ کھانے کی بائٹ لیتے ہوئے کہا،

کیا آپ سیکھنا چاہیں گی؟؟ سرمد نے چمچ روک کر اُسے دیکھ کر کہا۔

صرف کچھ الفاظ کے علاوہ میں کچھ بھی سیکھنا نہیں چاہتی۔اور ابھی میں صرف کھانا کھانا چاہتی ہوں کیونکہ ہم نے جانا بھی ہے۔وہ جلدی سے کھانا کھاتے ہوئے بولی۔

اوکے جیسے آپ کی مرضی۔ سرمد نے کندھے اچکائے اور کھانا پھر سے کھانے لگ گیا۔دونوں کھانے کے بعد ہوٹل سے باہر نکل گئے تھے۔ سرمد نے یہاں آکر اپنی پرسنل کار

لے لی تھی اس لیے اُسے کہیں بھی آنے جانے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔رابیل کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بولی۔

کتنا خوبصورت شہر ہے نا؟؟شام کو استنبول کی خوبصورتی کو اور چار چاند لگ چکے تھے۔

سرمد نے ایک نظر اُسے دیکھا،اور پھر بولا،

جی!!،لیکن آپ ساتھ ہیں تب یہ اور بھی گوزیل لگ رہا ہے۔

گوزیل؟؟رابیل نے پوچھا

گوزیل مطلب خوبصورت۔سرمد اُسے مطلب بتاتے ہوئے بولا،

رابیل نے آنکھیں مٹکائیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ آپ روز کہو گے یا کبھی کبھی؟وہ باہر دیکھتے ہوئے بولی۔

جب جب آپ مسکرائیں،ہر بار کہوں گا۔

ویسے ہم جا کہاں رہے ہیں؟؟گاڑی روشنیوں سے دور کسی سمندر کی طرف مڑ رہی تھی تو رابیل نے پوچھا۔

سرپرائز ہے۔اس لیے میں ابھی نہیں بتا سکتا۔اتنا کہہ کر سرمد نے گاڑی کی سپیڈ تھوڑی اور تیز کر دی۔

(******)

سرمد نے یہاں فلائی بورڈ کرنے کا بلکل نہیں سوچا تھا، استنبول میں اس کی سہولت تھی بھی نہیں، زیادہ تر فلائی بورڈ کی سہولت ترکی کے شہر انتالیہ یا بوڈرم میں موجود تھی۔ لیکن پھر اُسے نا جانے کیوں رابیل کے ساتھ یہ ایڈونچر کرنے کی سوجھی، تو ترکی آتے ہی اس نے یہاں کسی سے بات کر کے فلائی بورڈ کا انتظام کروالیا تھا۔ دن کے وقت وہ یہ سب کرنا پسند بھی نہیں کرتا تھا اس لیے رات کو ہی اس نے بہترین وقت سمجھا۔

آسمان پر نارنجی، سنہری اور نیلگوں رنگ گھلتے جارہے تھے، اور جھیل کے پانی میں ان رنگوں کا عکس یوں پڑ رہا تھا جیسے کسی نے پورے منظر پر ہلکی روشنی کا جادو پھونک دیا ہو۔

سرمد اور رابیل جھیل کے کنارے کھڑے تھے۔ رابیل نے پانی کی طرف دیکھا، یہ جگہ استنبول کے باقی شور سے بہت مختلف تھی۔ پر سکون، کھلی، اور اس ہوا میں ایسی تازگی تھی جیسے سفر کا پہلا دن ہو۔

رابیل نے سرمد کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر صاف انکار تھا کہ وہ یہ تو بلکل بھی نہیں کرے گی۔ لیکن سرمد کا اس معاملے میں رابیل کی کوئی بات سننے کا موڈ نہیں تھا۔

رابیل نے ایک نظر پانی کو دیکھا پھر فلائی بورڈ کو دیکھا جہاں انسٹرکٹرا نہیں سمجھا رہے تھے بہت کم لوگ موجود تھے وہاں۔

کیا آپ کو لگتا ہے میں یہ۔۔۔ یہ فلائی بورڈ کر پاؤں گی؟

سرمد نے اس کی طرف دیکھا۔اس کی آنکھوں میں مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ شرارت بھی تھی۔

اگر آپ چاہیں تو سب کچھ کر سکتی ہیں۔اور جہاں آپ ہو ہاں میں بھی ہوں۔۔تو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

انسٹرکٹران دونوں کے قریب آیا، پورے سیفٹی گیئر کے ساتھ: جیکٹ، ہیلمٹ،اور ہاتھ میں ہائی پریشر ہوز کا کنٹرول سب پہنا رہا تھا۔

اس نے نرمی سے کہا، پہلے آپ کو ٹریننگ دیتا ہوں۔

آپ گر نہیں سکتیں، کیونکہ ہم ہر سیکنڈ آپ کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

رابیل نے آہستہ سے سر ہلایا مگر دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔

سرمد نے اس کے قریب آکر سرگوشی کی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر گرنے کی نوبت آئی بھی۔۔تو مجھے پتا ہے آپ پانی سے پہلے مجھے پکڑ لو گی۔وہ ہنستے ہوئے

بولا،

رابیل نے اسے گھورا

آپ کو ہر وقت مذاق سوجھتا ہے؟

انسٹرکٹر نے رابیل کے بازوؤں پر فلائی بورڈ کے ہینڈ ہولڈر فِکس کیے، ہیلمٹ درست

کیا، پھر جیکٹ کے سٹرپس کھینچے، ہر اس مرحلے کی وضاحت کرتے ہوئے جو اسے آگے کرنا

تھا۔

سرمد کنٹرول ریلنگ کے ساتھ کھڑا تھا، ایک قدم دور، مگر اتنا قریب کہ اگر رابیل ہاتھ

بڑھائے تو پکڑ سکے۔

انسٹرکٹر نے آواز لگائی

تیار ہیں؟

سرمد نے پہلے جواب دیا

وہ ہمیشہ تیار ہے۔

رابیل نے آنکھیں تنگ کیں

مجھے بھی پوچھ لو کبھی۔

ہاتھ دیں اپنا۔ سرمد نے فلائی بورڈ شروع ہونے سے پہلے اپنا ہاتھ رابیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

رابیل نے ہچکچاتے ہوئے سرمد کو دیکھ کر کہا۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔

سرمد نے آنکھیں سکیڑ کر مسکرا کر جواب دیا،

میرے ہوتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا ہے؟ کیا آپکو مجھ پر یقین نہیں ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے سانس روکے ہوئے سر ہلایا۔

ہے یقین!

کتنا؟

خود سے بھی زیادہ۔

تو پھر اس یقین کے سہارے۔ ہاتھ دیں مجھے اپنا،

سرمد نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ اس کی آنکھوں میں وہ سکون تھا جو کسی کنارے کی حفاظت جیسا ہوتا ہے۔

رابیل نے ڈرتے ڈرتے اس کی انگلی تھامی،

پہلے صرف انگلیوں کے سرے۔۔ پھر پورا ہاتھ۔۔ سرمد نے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے

تھام لیا،

جیسے فلائی بورڈ نہیں، پوری دنیا کا توازن اسی گرفت میں ہو۔

انسٹرکٹر نے فلائی بورڈ آن کیا،

پانی کے نیچے سے طاقتور فوارہ سیٹی کی آواز کے ساتھ اوپر اٹھا۔لہر تیزی سے پیچھے ہٹی۔

نیچے سے پانی زور سے اچھلا، فلائی بورڈ اوپر اٹھا، اور ایک لمحے میں وہ دونوں سمندر سے کچھ

فٹ اوپر تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پہلے صرف چند انچ، پھر آہستہ آہستہ ایک فٹ، پھر پوری طرح پانی کے اوپر۔ جھیل کی سطح پر

لہریں چھوٹی چھوٹی مسکراہٹوں کی طرح پھیل رہی تھیں،

اور رابیل کے قدم ان لہروں سے اوپر، ہوا میں لرز رہے تھے۔

"آپ میری آتی جاتی سانسوں کی ضمانت ہیں بیگم"

"اور میں اپنی زندگی کو ایسے تھوڑی ہی خطرے میں ڈالوں گا۔ کچھ نہیں ہونے دوں گا آپکو،

ٹرسٹ می، میری پیاری بیگم۔"

جیسے ہی فلائی بورڈ تھوڑا اور اوپر اٹھا تو، رابیل کی آواز لڑکھڑائی۔

سرمد۔۔۔ سرمد میں گرنے والی ہوں!

سرمد نے فوراً ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔

آپ گر رہی ہوتی تو میں پکڑ لیتا۔۔ لیکن آپ تو بالکل سیدھی کھڑی ہیں۔

اور ویسے بھی اگر آپ گریں گی بھی تو میں پکڑ لوں گا۔ بس میرا ہاتھ پکڑ کے رکھیے گا، باقی سب میری ذمہ داری۔

رابیل نے سر اٹھایا۔ اس کی نظریں اس کی آنکھوں سے ملیں۔ وہی نظروں کا سکون، وہی وہ اعتماد جو صرف سرمد دیتا تھا۔

رابیل نے نیچے دیکھا۔ پانی اُس کے پاؤں کے نیچے گول سا آئینہ بنا ہوا تھا۔

فلائی بورڈ دوبارہ آہستہ اوپر اٹھا، ہوا رابیل کے بالوں میں رقص کرنے لگی، اور سرمد کے مضبوط ہاتھوں میں اس کے سارے خوف گھل کر رہ گئے۔ لیکن اس نے اس پورے منظر میں آنکھیں نہیں کھولیں تھیں۔

پھر اچانک فلائی بورڈ تھوڑا سا اوپر اٹھا، اور وہ فضا میں چند فٹ اوپر ہو گئی۔ اس کی چیخ نکلی،

اوہ خدا!

سرمد نے ہنستے ہوئے زور سے کہا،

آنکھیں کھولو!

یہ استنبول ہے۔۔ڈرنے کی نہیں، جینے کی جگہ۔

رابیل نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور جھیل کا منظر دیکھا،

پانی چمک رہا تھا، ہوا رخ بدل رہی تھی، اور وہ اس سارے منظر کے بیچ میں تھی۔اس نے پھر سرمد کو دیکھا۔اور دیکھتی گئی۔

اجازت ہے؟ سرمد نے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ سجا کر پوچھا

کس چیز کی؟ رابیل نے حیران ہو کر کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے آہستہ سے کہا

آپ مجھے کب سے دیکھ رہی ہیں۔میں کچھ نہیں کہہ رہا۔او سوری دیکھ نہیں رہی گھور رہی ہیں۔

اور جب میں آپکو دیکھنے لگوں گا نا۔تو پھر آپکو شرم آجانی ہے۔

اور اگلے چار دن آپ اُسی شرم کے مارے مجھے سیدھے منہ دیکھیں گی بھی نہیں۔

رابیل نے فوراً نظریں پھیر لیں،

مجھے رکنا نہیں، ہم اس کے بعد ہوٹل جائیں گے۔وہاں آرام سے دیکھ لینا۔ سرمد اُس کے ڈر کو کم کرنے کے لیے اُسے باتوں میں لگا رہا تھا۔

سرمد نے ہنستے ہوئے اسے مزید چھیڑا،

پہلے تو آپ نے آنکھیں بند کی تھیں،انہیں کھولنا ضروری نہیں سمجھا،اور اب جب کھولیں تو مجھے دیکھنے لگ گئیں۔

چلیں ارد گرد دیکھیں منظر انجوائے کریں۔وہ دونوں پانی کے ساتھ ساتھ اوپر ہوتے جارہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے آہستہ سے کہا،

مجھے ایڈونچر نہیں پسند۔

سرمد نے فوراً کہا، یہ تو بہت اچھی بات بتائی ہے آپ نے مجھے۔

کیونکہ اب ہر چھ مہینے بعد ہم مختلف ملکوں میں یہی کرنے آئیں گے۔ صرف ایڈونچر کے لیے۔ پوراورلڈ ٹور کریں گے۔

رابیل نے حیران ہو کر اسے دیکھا، مگر پھر نظریں اس کی آنکھوں سے گھبرا کر ہٹالیں۔

سرمد نے رابیل کے پیچھے سے ہاتھ اٹھا دیے۔رابیل کو بھی سیفٹی گئیر لگے تھے اگر سرمد اُس کو نہ بھی تھامتا تو وہ گر نہیں سکتی تھی۔

ایڈونچر کا سن کر سرمد نے جان بوجھ کر اُس کی کمر سے ہاتھ ہٹا لیا۔

دیکھیں!! کچھ بھی نہیں ہوا۔آپ صرف ڈر رہی تھیں۔

اب تو میں نے آپ کو پکڑا بھی نہیں ہوا۔یہ دیکھیں میرے ہاتھ۔سرمد نے اپنے دونوں ہاتھ اُسے کے آگے لہراتے ہوئے کہا

کیا؟رابیل نے گھبرا کر پیچھے مڑ کر دیکھا،اور اس کا رنگ اڑ گیا۔

پلیز!! سپورٹ دیں مجھے!! میں گر جاؤں گی،سچ میں۔

رابیل نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ پکڑا،اور اپنا ہاتھ اس کے بازو سے گھما کر اپنی کمر پر رکھ لیا۔

سرمد کا قہقہہ جھیل کے پانی پر گونج گیا۔آج پہلی بار وہ اتنے پورے دل سے،اتنی کھل کر ہنسا تھا۔اور وہ ہنسی اسے اور بھی خوبصورت کر رہی تھی۔وہ ہنستا جا رہا تھا۔

دیکھا؟اب خود مجھے کہہ رہی ہو پکڑنے کو،میں نے تو ابھی کچھ نہیں کہا،

رابیل نے بے چینی سے کہا

مجھے ہائیڈروفوبیا ہے!

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد نے فلائی بورڈ تھوڑا سا پانی کی طرف جھکایا اور وہ دونوں ہلکے سے نیچے آئے۔ پانی کی سطح بس قدموں کے نیچے تھی۔

آپ کو کون سا فوبیا نہیں ہے؟ وہ ہنستے ہوئے بولا۔

رابیل نے رندھی آواز میں کہا

اب مجھے۔ سرمد فوبیا بھی ہو گیا ہے!

سرمد نے فوراً ہاتھ اس کی کمر کے گرد مضبوط کیا۔۔

"میں ساری زندگی آپ کو پکڑ سکتا ہوں۔"

"میں گر جاؤں گی۔ وہ ڈرتے ہوئے بولی۔"

"میں گرنے نہیں دوں گا۔ وہ یقین دلا رہا تھا۔"

"مجھے کچھ ہو جائے گا۔ وہ سہمی۔"

"میرے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ہو گا۔ وہ اُسے محفوظ پناہ گاہ دے رہا تھا۔"

فلائی بورڈ پھر سے ایک زوردار پریشر سے اوپر اٹھا۔

یہ واقعی۔ بہت خوبصورت ہے۔ رابیل نے اب ارد گرد دیکھا جہاں پانی شہر کی روشنیاں اس منظر کو اور حسین بنا رہی تھیں۔

سرمد کی آواز پر سکون تھی

خوبصورت تو آپ ہیں۔ ہر منظر میری نظر میں آپ کے بعد خوبصورت ہے۔

رابیل کی دھڑکن ایک لمحے کو رک سی گئی۔

انسٹرکٹر نے آہستہ سے پاور کم کی۔ فلائی بورڈ نیچے آنے لگا۔ دونوں پانی کے کنارے پر آ گئے۔

پاؤں زمین پر آتے ہی رابیل ہنستے ہوئے بولی۔

میں نے واقعی کر لیا؟

سرمد نے اس کے قریب آ کر جیکٹ اتارنے میں مدد کی۔

نیچے آتے ہی رابیل کے بال بھیگ کر کندھوں سے لپٹ گئے۔ پانی کے قطرے اس کے چہرے سے پھسل رہے تھے،

اور ٹھنڈ نے اسے ہلکا سا جھرجھری لینے پر مجبور کیا۔

سرمد نے اپنی جیکٹ اتاری اور نرمی سے اس کے کندھوں پر ڈال دی

میں نے کہا تھا نا۔۔ آپ وہ سب کر سکتی ہیں جو آپکو ناممکن لگتا ہے۔

''میں ڈر رہی تھی۔۔۔ بہت۔''

''میں بھی ڈرتا ہوں۔ وہ آہستہ سے بولا۔''

"کس بات سے؟ رابیل خود کو جیکٹ سے کور کرتے ہوئے بولی۔"

اس نے رابیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"آپ کو کھونے سے۔"

رابیل نے ایک نظر سرمد کو دیکھا اور پھر پانی کی طرف دیکھا اور بے اختیار پیچھے ہٹ گئی۔

پھر وہ دونوں وہاں سے نکل گئے۔

(*****)

ہوٹل واپسی پر رابیل نے جلدی سے کپڑے بدلے، بال کھولے، اور کندھوں پر شال ڈال کر بالکونی میں آبیٹھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بالکونی سے استنبول کا پورا منظر دکھائی دے رہا تھا، گولڈن ہارن کی دور کی مدھم چمک، بلڈنگز کی روشنیاں، اور رات کی ہوا جو کہیں دور سے نمکین سمندر کی لہروں کی آوازیں۔

رابیل کے ہاتھ شال کے نیچے چھپے ہوئے تھے، مگر ٹھنڈ اس کے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی۔

سرمد اندر سے آیا، ایک ہاتھ میں اپنی کافی اور دوسرے میں اس کے لیے گرم دودھ کا مگ تھا وہ رابیل کے سامنے آیا اور پرسکون سا بیٹھ گیا۔ صرف شہر کی آوازیں تھیں۔

پھر سرمد نے رابیل کو دودھ کا مگ پکڑایا تو اس کا ہاتھ رابیل کے ہاتھ سے ٹچ ہوا۔

اور فوراً جیسے چونک سا گیا۔

آپ کے ہاتھ؟ یہ تو برف سے بھی زیادہ ٹھنڈے ہیں۔

اس نے کافی وہی رکھ دی۔اور نرمی سے رابیل کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔آہستہ،

سنبھال کر، جیسے کوئی قیمتی چیز ہو۔

رابیل نے نگاہیں ہٹا کر دھیرے سے کہا۔

ہاں!! یہ ایسے ہی رہتے ہیں ٹھنڈے۔

سرمد اس کے ہاتھ کو سہلاتا رہا۔ایسے جیسے وہ ہاتھ نہیں،اس کی جان تھام رہا ہو۔

اچانک رابیل نے نظریں اٹھائیں۔

میں نے سنا ہے۔جن کے ہاتھ ٹھنڈے ہوتے ہیں نا،وہ بیوفا ہوتے ہیں۔

سرمد کے ہاتھ لمحہ بھر کو رک گئے،پھر وہ ہلکا سا مسکرایا

غلط سنا ہے۔وہ اس کا ہاتھ مسلسل سہلا رہا تھا۔

لوگ کہتے ہیں۔وہ اس کو دیکھ کر بولی۔

"میں نہیں مانتا۔"

کیوں؟رابیل نے حیران ہو کر ابرو اٹھائے۔

سرمد نے گہری سانس لے کر کہا۔

"کیونکہ لوگ ویسے بھی بہت کچھ کہتے ہیں۔ ہمیں لوگوں کی باتوں پر نہیں،ایک دوسرے پر یقین ہونا چاہیے۔"

رابیل نے آہستہ سے کہا

اگر!!میں بیوفا نکلی تو؟

سرمد نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا بالوں کی لٹ کو پیچھے کیا،اوراس کے ماتھے پر نرمی سے چت لگائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہو ہی نہیں سکتا۔"

"اتنا اعتماد کیوں ہے؟"

اس نے رابیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا

"کیونکہ مجھے اپنی محبت پر عقیدت کی حد تک یقین ہے۔"

"اور آپ،اس محبت کو توڑنے والی ویسی انسان نہیں ہیں۔اس طرح کے فضول خیال مت سوچا کرو۔"

اس کے الفاظ جیسے دور تک پھیلتے گئے۔ استنبول کی روشن رات میں گھلتے ہوئے۔

سرمد دوبارہ اس کے ہاتھ سہلانے لگا۔ رابیل نے جھٹکے سے ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی۔

چھوڑ دیں۔ یہ ہاتھ ایسے ہی ٹھنڈے رہتے ہیں۔

سرمد نے اس کی انگلیاں مضبوطی سے پکڑ لیں۔

اب نہیں رہیں گے۔ میں آپکے ہاتھ کبھی ٹھنڈے نہیں ہونے دوں گا۔

رابیل نے حیرت سے اسے دیکھا، اس کی آنکھوں میں وہی سکون، وہی بھروسہ اور وہی محبت تھی، جو دل کے اندر کہیں دیر تک محسوس رہتی ہے۔

استنبول کی روشنیاں دور سے جگمگا رہی تھیں۔

رابیل کے ہاتھ اب بھی سرمد کے ہاتھ میں تھے۔ رابیل کی آنکھوں میں سوال تھا۔

ایک بات پوچھوں؟؟ رابیل نے سرمد کو دیکھ کر نرمی سے کہا،

جی!! وہ اُس کی طرف نگاہ اٹھا کر بولا،

رابیل نے دھیرے سے کہا،

میں نے دیکھا ہے کہ آپ کبھی مجھے اپنے جوتوں کو ہاتھ لگانے نہیں دیتے، کبھی مجھے اپنے پاؤں والی جگہ پر بیٹھنے نہیں دیتے۔ اگر میں غلطی سے وہیں بیٹھ جاؤں جہاں آپکے پاؤں ہوں

تو آپ فوراً پاؤں پیچھے کر لیتے ہیں ایسا کیوں؟

اور آپ ہمیشہ میرے احترام میں کھڑے بھی ہوتے ہیں؟

"کیوں کہ جس کے وجود میں محبت ہو، اس کے سامنے بیٹھنا گستاخی لگتا ہے۔"

"عادت نہیں، عقیدت ہے یہ۔ آپ سامنے آؤ تو دل ادب سکھا دیتا ہے۔"

سرمد نے بہت محبت سے جواب دیا،

"اور ویسے بھی ممی کہتی ہیں عورت کو محبت سے زیادہ عزت چاہیے ہوتی ہے۔ اس لیے یہ جو میں کرتا آپ کی عزت میں کرتا ہوں۔ اور رہی بات جوتوں کو ہاتھ نہ لگانے اور پاوں والی جگہ پر نہ بٹھانے کی تو میں آپ کو دل میں جگہ دیتا ہوا اچھا لگتا ہوں۔ پاوں والی جگہ پر نہیں۔ آپ دل میں رہنے کے قابل ہیں۔"

رابیل نے شرارت سے کہا،

تو مطلب یہ ہوا، آپ جس لڑکی کو عزت دو گے، اور آپ چاہوں گے کے بدلے میں وہ آپ کو محبت دے؟؟

"نہیں!! عزت دینا میری تربیت ہے، یہ انسانیت کا اصول ہے، یہ میری ذمہ داری ہے۔"'

Clubb of Quality Content

"اور محبت کرنا میری فطرت، میری چاہت ہے۔اور چاہت دل سے نکلتی ہے، صرف اُس کے لیے جو میری دنیا کا مرکز ہو، جو میری ہر دھڑکن میں بسے،"

"اور جس کی خوشی کے لیے ہر احترام محبت میں بدل جائے۔وہ صرف آپ ہیں۔"

رابیل کا دل زور سے دھڑکنے لگا، چہرے پر لالی اور آنکھوں میں نرمی چھا گئی۔اور آہستہ سے کہا۔

آپ کی محبت صرف میرے لیے ہے۔؟

ہمیشہ!

بالکونی پر خاموشی چھا گئی، صرف شہر کی ہلکی روشنی اور دور سے پانی کی لہروں کی آواز تھی، مگر دونوں کے درمیان جو سکون اور چاہت تھی، وہ ہر روشنی سے زیادہ روشن، ہر سمندر کی گہرائی سے زیادہ گہری تھی۔

(********)

کمرے کے پردے پیچھے تھے، بالکونی کا دروازہ بھی کھلا تھا جس سے کمرے میں سورج کی روشنی اور ہوا اندر آرہی تھی۔رابیل آئینے کے سامنے بال ٹھیک کر رہی تھی۔سرمد ہاتھ میں کافی کا کپ لے کر بیٹھا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد نے مسکراتے ہوئے رابیل کو دیکھا، وہ ابھی ایک میٹنگ سے فری ہوا تھا، اس نے میٹنگ سے پہلے رابیل کو کہا تھا کہ وہ تیار ہو جائے پھر ہم نئی جگہ نکلیں گے۔

رابیل اُس کے کہے کے مطابق تیار ہو گئی تھی اب بس بال سنوار رہی تھی۔

بیگم !! آج گالاٹا اور چلنے سے پہلے آپکو تھوڑی ترکی سکھا دیتا ہوں۔ تاکہ لوگوں کو لگے آپ بھی آدھی ترک ہیں۔

رابیل نے ہنستے ہوئے شیشے سے سرمد کا عکس دیکھا اور پھر بولی۔

چلیں سکھا دیں۔ کیونکہ جب تک آپ مجھے سکھا نہیں لیں گے آپ میرے پیچھے پڑیں رہیں گے۔ اس لیے بہتر یہی مجھے سکھا دیں، لیکن آسان الفاظ ہوں۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں لمبے لمبے سنٹینس سیکھنے کی۔

اچھا! جیسا آپ چاہیں گی ویسا ہی کرونگا۔ تو پھر جو میں بولوں گا، اُسے غور سے سننا! اوکے۔

اوکے!

سب سے پہلے تو شکریہ کو تُرکی میں بولتے ہیں تشکرادریم!

رابیل نے سرمد کے منہ سے غور سے لفظ سنا اور اُس کے بولنے کے بعد دہرایا۔

تشکّورادَریم؟

Clubb of Quality Content

بلکل ایسا ہی ہے۔

اگلا، پلیز کو کہتے ہیں لت فن۔

رابیل اگلا لفظ دہراتے ہوئے بولی۔

لُت فَن ؟۔۔مزے کا ہے۔

سرمد مسکراتے ہوئے بولا، اب اگلا ورڈ یس اور نو والا ہے۔

ہاں "یعنی 'ایوت، اور نہیں یعنی ہائر

ایوت، ہائیر۔اچھاہے۔اگر آپ مجھے کوئی مہنگی چیز دِلانے لگے تو میں فوراً بولوں گی۔ہائیر۔وہ بالوں کو برش کرتے ہوئے بولی۔

بہت خوب ! اور "خوش آمدید "یعنی ہوس گل دنز، اور جواب میں "شکریہ" کے بجائے کہتے ہیں 'ہوس بل دک

رابیل کو یہ لفظ دہرانے میں مشکل آرہی تھی۔لیکن پھر بھی وہ بولی۔

ہوش۔۔۔۔گل دنز؟ ہوش۔۔۔۔بل دک ؟ واہ، مزے کا ہے پر تھوڑا مشکل ہے۔

عادت ہوجائے گی۔ چلو، آخر میں ایک ضروری لفظ، چلو یعنی "ہادی :

ہادی ؟ جیسے کوئی بندے کا نام ہو۔ہادی۔ چلو۔ وہ ہنستے ہوئے یہ لفظ بول رہی تھی۔

رابیل نے ایک بار پھر سارے لفظ دہرائے اور پھر ڈریسنگ سے اٹھ گئی۔

میں بس لپ سٹک لگالوں پھر ہم چلتے ہیں اوکے۔

رابیل نے مکمل ترک لباس پہنا تھا۔ سفید اور نیلے رنگ کا نفیس قمیض جوڑا، اس پر ہلکی سی ترکی دوپٹہ اسٹائل کی چادر، اور پاؤں میں وہی عادت سے مجبور ہیلز پہنی ہوئی تھی۔

سرمد جینز اور شرٹ میں ہی تھا۔ کیونکہ اُسے ثقافتی اور روایتی کپڑوں میں اپنا آپ کمفرٹیبل نہیں لگتا تھا۔ اس لیے وہ وہی پہنتا تھا جس میں وہ کمفرٹیبل ہو۔

جب آپ اس طرح کے ترک کپڑے پہنتے ہو تو لگتا ہے جیسے کوئی عثمانی شہزادہ میرے لیے لوٹ آیا ہو۔ رابیل نے اُس کے کپڑوں کو دیکھ کر بولا، شرٹ سولڈ کلر میں تھی، لیکن وہ پلین نہیں تھی اس پر پرنٹ بنا ہوا تھا جس کو رابیل دیکھ کر بولی۔

اور جب آپ ترک لڑکیوں کی طرح چادر سنوارتی ہو، تو دل کرتا ہے آپکو ہر گلی میں اپنے ساتھ فخر سے لے جاؤں۔

ہوٹل سے وہ ناشتہ کر کے گلاٹا ٹاور کے لیے نکل گئے۔ صبح کی ہلکی دھوپ، پرانی پتھریلی گلیاں، دکانوں سے نکلتی ہلکی خوشبو۔ سرمد اور رابیل ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

رابیل اس کے ساتھ ساتھ ترکی کی گلیوں میں گھوم رہی تھی۔

Clubb of Quality Content!

اوہو!! میں نے کچھ ترکی الفاظ آپکو سیکھانے تھے وہ تو میں بھول ہی گیا۔ چلیں نوٹ کریں۔

ہوٹل میں آپ نے سکھائے تھے۔رابیل اُسے یاد کرواتے ہوئے بولی۔

وہ میرے کام کے نہیں تھے۔وہ پبلک میں بولے جانے والے تھے دوسرے لوگوں کے لیے۔ سرمد مسکرا کر بولا،

اب ایسا بھی کچھ ہے؟؟؟رابیل نے حیرت سے سرمد کو دیکھ کر کہا،

جی ایسا بھی ہے۔آپ نے ادھر انہیں لفظوں سے مجھے بلانا ہے۔وہ اس کو اگلا حکم سناتا ہوا بولا،

سب سے عام اور پیارا لفظ ہے آشقم مطلب میری محبت،

آشقُم!!رابیل لفظ سن کر پہلے کھل کر مسکرائی۔

کتنا عجیب لگے گا آشقُم، چلو وہاں بیٹھتے ہیں۔وہ یہ بول کر پھر قہقہ لگا کر ہنسنے لگی۔

عجیب کیا اتنا اچھا لفظ ہے کتنی محبت ہے اس ایک لفظ میں۔آپ بولیں گی تو لگے گا جیسے تُرک سیریز کی ہیروئن بول رہی ہو۔

رابیل پھر قہقہ لگا کر ہنسنے لگی،اچھا چلیں اگلا بتائیں تاکہ میں ایک دفعہ ہی ان لفظوں کو یاد کر کے کھل کر مسکرا لوں۔

دوسرا ایت جانم مطلب میری جان۔

جانم سادہ سا لگتا ہے، مگر پیارا ہے۔ یہ اچھا لفظ ہے۔

ایک اور خوبصورت لفظ ہے حیاتم مطلب میری زندگی۔

آشقُم۔۔۔ جانم۔۔۔ حیاتم۔۔۔۔ یہ تو پورا ترجمہ ہو گیا۔ رابیل انہیں دہراتے ہوئے بولی۔

وہ دونوں گلاٹاٹاور سے چند قدم دور تھے۔ راستے میں بہت سارے کپلز تھے جو باتیں کر رہے تھے کچھ کھا رہے تھے، سب ہی استنبول کی گلیوں میں خوب مزے کر رہے تھے۔

دونوں کچھ ہی منٹوں میں گلاٹاٹاور پہنچ گئے۔ ہوٹل سے وہ اپنی گاڑی میں آئے تھے۔ پھر گلاٹا ٹاور سے پیچھے وہ اتر گئے تھے کیونکہ رابیل نے کہا تھا کہ ادھر سے پیدل چل کر جائیں گے، اس لیے سرمد کو اُس کی بات ماننی پڑی اور وہ لوگ گلاٹاٹاور تک پیدل آئے۔ چند قدم ہی وہ پیدل چلے تھے۔

وہ دونوں گلاٹاٹاور کے دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے۔ رابیل نے اوپر سے نیچے تک گلاٹا ٹاور کو دیکھا اس کا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا، اس نے پھر سارا دھیان ہٹا کر دوبارہ سے سر نیچے کر لیا۔

سرمد نے داخلی دروازے پر ہی رابیل کو روک کر اس کی طرف دیکھا اور کہا،

آپکو پتہ ہے ؟ایک روایت ہے۔جو کپل اس ٹاور پر پہلی بار اکٹھے چڑھتا ہے،ان کی محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔

رابیل نے اُس کے ہاتھ کی گرفت کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے کہا،

تو آج ہم یہ روایت سچ کر دیتے ہیں۔

دونوں ہاتھ پکڑ کر اندر چلے گئے۔وہ دونوں لفٹ کے ذریعے ساتویں منزل تک پہنچے، پھر وہاں سے سیڑھیوں کا سفر شروع ہوا۔

ہر فلور پر کچھ نہ کچھ تاریخی جھلکیاں تھیں۔کبھی فوجی نقشے، کبھی پرانی قید خانوں کے دروازے،اور کبھی قیمتی نوادرات۔

سرمد رابیل کو ہر فلور پر لے کر جاتا وہاں ہر چیز کے متعلق اچھے سے گائیڈ کرتا اور بتاتا جا رہا تھا۔

یہاں وہ قیدی رکھے جاتے تھے جنہیں سلطنت کا راز معلوم ہوتا۔آج ہم یہاں صرف ایک دوسرے کے راز لے کر آئے ہیں۔

اور وہ راز صرف محبت ہے۔رابیل سرمد کو دیکھ کر بولی۔

رابیل ہر فلور پر جاتی تھی ایک منٹ سارے فلور کو دیکھتی اور واپس اگلے فلور پر چلی جاتی تھی۔فرسٹ فلور پر گفٹ شاپ اور ماڈل ڈسپلے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھرڈ فلور پر ایگزیبیشن نما کچھ تھا۔ فورتھ فلور میوزیم تھا۔

لفٹ صرف ساتویں فلور تک ہی تھی باقی کے دو فلور پر سیڑھیاں چڑھ کر جانا تھا۔

رابیل نے ان تنگ سیڑھیوں کو دیکھا اور پھر سرمد کو دیکھا۔

دیکھیں!! میں تو سیڑھیاں نہیں چڑھوں گی۔ ایک تو جو پیدل چل کر آئی ہوں، اور اوپر سے یہ سیڑھیاں میں نہیں چڑھ سکتی۔ اور ویسے بھی کیا فائدہ اتنی باڈی بنانے کا اگر ایک نازک سی بیوی کو اٹھا کر آپ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتے۔ رابیل سیڑھیوں پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ آنے جانے والے سب رابیل کو دیکھ رہے تھے۔

سب دیکھ رہے ہیں، اٹھیں یہاں سے۔ سرمد اس کا بازو پکڑ کر اٹھاتے ہوئے بولا،

میں اتنی سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتی اور ہے بھی یہ اتنی تنگ!! وہ ایک بار پھر بولی۔

سرمد نے بغیر کسی دیر کے اُسے اٹھالیا۔

ہاں! اب ٹھیک لگ رہا ہے جیسے اب گلاٹا ٹاور آنے کا مقصد پورا ہو گیا ہو۔ ویسے شوہر ہونے کے بہت فائدے ہیں۔ رابیل سرمد کو دیکھ کر بولی۔

بلکل!! سرمد سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولا۔

شکر ہے میں بیوی ہوں۔ اگر میں شوہر ہوتی تو یہ کام میں تو نہ کرتی۔

اور شکر ہے میں شوہر ہی ہوں۔

پھر دونوں قہقہ لگا کر ہنسنے لگے۔

باتوں باتوں میں وہ دونوں نواں فلور پر پہنچ گئے۔نواں فلور،ٹاور کا سب سے بلند نقطہ تھا۔اوپر پہنچ کر ایک دم ہوا تیز ہو گئی۔استنبول ان کے قدموں کے نیچے تھا۔

بوسفورس، گولڈن ہورن، آیا صوفیہ، توپ کاپی محل،سب جیسے ایک منظر نامہ بن گئے۔

رابیل نے آگے بڑھ کر باہر دیکھا اور بولی۔

اگر جنت زمین پر کہیں ہے۔تو شاید یہیں ہے،

سرمد نے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا،

سیو جلن! آپ ہو تو ہر منظر خوبصورت لگتا ہے۔

میری محبوب)۔ = Sevgilim)

دونوں کافی دیر تک اوپر سے ترکی کا نظارہ دیکھ رہے تھے۔۔کچھ ترک لڑکیاں رابیل سے بات چیت کرنے لگ گئی۔۔دونوں نے آدھے سے زیادہ دن گلاٹا ٹاور کے لاسٹ فلور پر گزارا اور پھر سورج ڈھلنے سے پہلے نیچے آ گئے تھے۔باہر نکلتے ہی ایک چھوٹے مگر خوبصورت ترک کیفے میں چائے، سمت(ترکی کی روایتی بریڈ)اور ترک کافی لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ کو معلوم ہے، یہ کافی محبت کی علامت سمجھی جاتی ہے یہاں!! سرمد اُس کو کافی پکڑاتے ہوئے بولا،

تو پھر مجھے آپ کو روز یہ کافی پلانی چاہیے۔ رابیل نے کافی کا گھونٹ لیا۔

'Askim... sen benim kahvemsin."

آپ ہی میری محبت، آپ ہی میری کافی ہو۔

کچھ کھانے کے بعد دونوں نے ان گلیوں میں فوٹو شوٹ کروایا۔

ٹاور سے نیچے آکر وہ دونوں وہیں گلاٹا ٹاور کے ارد گرد گھومنے لگے۔

ترکی کی گلیوں میں رابیل کو سٹریٹ فوڈ اٹریکٹ کر رہا تھا۔

ہم یہ کھاتے ہیں۔ دیکھنے میں کتنے چٹ پٹے اور مزے کے لگ رہے ہیں۔ رابیل نے ایک فوڈ سٹال پر کھڑے ہو کر کہا۔

چلیں چکھ کے دیکھ لیتے ہیں۔ سرمد بھی وہیں سٹال کے پاس رک گیا۔

دونوں سٹریٹ فوڈ اچھے سے انجوائے کرنے لگے۔ آخر میں رابیل کے کہنے پر آئس کریم کھائی۔

وہ دونوں چلتے چلتے آئس کریم کھا رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام ڈھل رہی تھی۔گالاٹاٹاور پر روشنیاں جل چکی تھیں۔دونوں ایک بینچ پر بیٹھے،منظر کو دیکھتے رہے۔

پتہ ہے؟یہ ٹاور صرف ایک عمارت نہیں،یہ محبت کا وعدہ ہے۔اور آج آپ نے میرے لیے اس وعدے کو سچ کر دیا۔رابیل وہاں بینچ پر بیٹھے ہوئے بولی۔

سرمد نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا،

سینی سیویورم!

کیونکہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

"Ben de seni seviyorum...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور میں بھی آپ سے محبت کرتی ہوں۔رابیل نے اُسکے لفظوں کو ہی ترکی میں دہرا کر جواب دیا۔

پھر وہ دونوں گلاٹاٹاور سے نکل گئے تھے۔

(******)

شام کے ساڑھے چھ بجے کا وقت تھا، سورج سمندر کے نیلے پانی میں دھیرے دھیرے پگھل رہا تھا۔ سمندر کی ہلکی ٹھنڈی ہوا میں ہر منظر ہی دل کو چھو رہا تھا۔ سرمد نے رابیل کا ہاتھ تھاما اور نرمی سے کہا:۔

چلیں!!

رابیل نے الجھ کر سرمد کی طرف دیکھا،

کہاں؟؟

چلیں ایک حسین منظر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

کیباتاس کی بندرگاہ پر چھوٹی بڑی کشتیوں کی قطاریں تھیں۔ شام کے وقت، نیلے آسمان کے نیچے سفید کشتیاں چمک رہی تھیں جیسے پانی پر چاند اُترا ہو۔ وہ دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کشتی پر چڑھے۔ نیچے لکڑی کی فرش پر رابیل کے ہیلز کی ہلکی ٹک ٹک گونج رہی تھی۔

رابیل نے دھیرے سے آسمان کی طرف دیکھا اور دل میں کچھ پڑھا۔

سرمد نے آنکھوں میں شرارت لاتے ہوئے کہا۔

آپ دعا مانگ رہی ہیں کہ کروز نہ ڈوبے یا کہ یہ شام کبھی ختم نہ ہو؟

دونوں۔ رابیل نے کروز پر چڑھنے سے پہلے کہا،

دور سے سلطان احمد مسجد سے آذان کی آواز آنے لگی۔ رابیل نے پلٹ کر دیکھا اور سرگوشی کی۔

یہ شہر سانس لیتا ہے۔

دونوں کروز میں داخل ہوگئے اور ایک طرف بیٹھ گئے۔

کروز کے ارد گرد بوسفورس برج کی روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ وہ نیلے، سفید، اور سنہری روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔

یہ پل، آپ کے اور میرے بیچ کی سرحدوں کو جوڑ رہا ہے، کالبم (میرا دل)

کُروز کے اوپری حصے میں ترک کھانے لگائے گئے تھے۔ سرمد نے دو پلیٹیں بنوائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

Lahmacun (ترک پیزا جیسا)

Köfte (ترک کباب)

Simit (ترک بینگل)

Baklava

چاند پوری طرح چمک رہا تھا۔پانی میں چاند کا عکس اس منظر کو اور خوبصورت بنا رہا تھا۔کروز آہستہ آہستہ بوسفورس کے نیلے سینے پر بہتی گئی۔ہوا میں استنبول کے پرانے قصوں کی خوشبو تھی۔

دونوں نے اس حسین نظارے میں کھانا کھایا۔کھانے کے بعد رابیل کروز کی ریلنگ سے لگی کھڑی تھی،اس کے دوپٹے کا پلو ہوا میں لہرا رہا تھا۔اس کی نگاہیں سمندر میں الجھی ہوئی تھیں،جیسے ماضی،حال،اور مستقبل سب پانی پر تیر رہے ہوں۔

سرمد قریب آیا،اس نے خاموشی سے چادر اس کے کندھے پر رکھی۔

"ہوا ٹھنڈی ہو گئی ہے،میں نہیں چاہتا آپ کانپنے لگیں۔اس لیے خود کو اچھے سے کور رکھیں۔وہ اس پر اچھے سے دوپٹہ دیتے ہوئے بولا،"

کروز جیسے ہی بوسفورس برڈج کے نیچے پہنچی،نیلے،سفید اور سنہری رنگوں میں نہا گئی۔پل کی روشنیاں پانی میں عکس بناتی تھیں،اور ہر عکس ایک یاد کی صورت لگتا تھا۔

اچانک،ایک بوڑھا ترک جوڑا ان کے قریب آیا۔عورت کے بال سفید مگر آنکھیں چمکدار تھیں،مرد کے ہاتھ میں چھوٹی چائے کی پیالی۔

انہوں نے دونوں کو دیکھا،اور ایک دوسرے کو معنی خیز نظر سے دیکھا۔

Clubb of Quality Content!

عورت بولی

"Ne kadar güzelsiniz... Kalbiniz birbirinize ait gibi."

تم دونوں کتنے خوبصورت ہو۔ لگتا ہے تمہارے دل ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں۔

وہ ترکی میں بات کر رہے تھے جس کی سمجھ صرف سرمد کو آرہی تھی۔ وہ ان کی بات سن کر رابیل کو بتاتا جارہا تھا۔

مرد بولا،

اس پل کا ایک راز ہے۔

سرمد نے رابیل کو ٹرانسلیٹ کر کے بتایا

ان سے پوچھیں کیا راز ہے۔ وہ سرمد کو دیکھ کر بولی۔

"جو عاشق اس پل سے ایک ساتھ گزرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں۔"

سرمد نے آدمی سے پوچھا۔ اور جو اُس نے بتایا وہ رابیل کو بتاتا جارہا تھا۔ اگر ایسی کوئی بات نہ بھی ہو تو سرمد جان بوجھ کر ایسی بات بنالیا تھا کہ اگر ایک کپل یہ کرے تو ساری زندگی اچھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گزرتی، اُسے پتہ تھا کہ رابیل اس رشتے کو لے کر بہت پوزیسیو ہے۔اس لیے وہ جان بوجھ کر اُس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتا کوئی نہ کوئی ایسی بات کہتا اور رابیل فوراً مان جاتی تھی۔

کافی دیر ان دونوں سے بات کرنے کے بعد وہ دونوں خاموشی سے چائے پیتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

سرمد نے رابیل کا ہاتھ تھام لیا۔

چلو آج ہم بھی اس پل کے نیچے سے گزر جائیں گے اور پھر ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔

رابیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آج کا پورا دن ان کی زندگی کا سب سے بہترین دن تھا۔وہ صبح کے نکلے ہوئے تھے اور شام دیر تک ہوٹل پہنچے۔

(******)

بوسفورس برج پر تین گھنٹے گزارنے کے بعد وہ شام کو گیارہ بجے ہوٹل پہنچے۔

رابیل لفٹ سے نکلتے ہی اونچی ہیلز اتار لیتی ہے، ہاتھ میں پکڑ کر ننگے پیر فرش پر چلنے لگتی ہے۔اس میں تو چلنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔لفٹ سے کمرے تک کا فاصلہ صرف چند قدم کا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میرے پاؤں میرا ساتھ نہیں دے رہے ایسا لگ رہا ہے میرے ساتھ پاوں لگے ہی نہیں۔

آپ نے کہا تھا صرف 2 گھنٹے کی کروز ہے، یہ تو لگ رہا ہے جیسے ہم واپس مشرقی روم کی فوج سے ہو کر آئے ہیں۔ رابیل نے سرمد کو دیکھ کر شکوئے کرتے ہوئے کہا،

آپ ننگے پاوں کیوں چل رہی ہیں۔ میں اٹھالوں؟؟

نہیں!! میں چل لونگی۔ رابیل وہاں رکتے ہوئے بولی۔

تو پھر ننگے پاوں نہیں چلیں گی آپ۔ سرمد وہی رکا ہوا تھا۔

صرف چند قدم پر کمرہ ہے میں چل لونگی۔ وہ بولی۔

نہیں!! یا ہیلز پہن لیں یا۔۔۔ وہ ابھی اپنا جملہ مکمل بھی نہ کر پایا کہ رابیل نے ہیل پہن لی اور جلدی سے بھاگ کر کمرے تک آئی۔

سرمد نے اُس کی اس حرکت پر دل کھول کر قہقہ لگایا۔اور کمرے کا دروازہ کھولا

آرام کریں پورا مہینہ ہے یہاں۔ کوئی جنگ جیتنے نہیں آئے ہم۔

کمرے میں آتے ہی رابیل نے ہیلز اتار کر پھینک دیں اور بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔ سرمد نے سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھایا، پانی گلاس میں انڈیلا اور رابیل کو گلاس تھما دیا۔

Clubb of Quality Content

یہ لیں پانی لیں۔ وہ اس کی پھولتی ہوئی سانسوں کو دیکھ کر بولا، وہ جلدی جلدی سے کمرے میں آنے سے پھول گئی تھی۔

رابیل گلاس تھام کر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"آپکو پتہ ہے مجھے گرین فلیگ بہت پسند ہیں۔"

گرین فلیگ کوالٹی والا میں ؟؟ اچھا، تمیز دار، محبت کرنے والا۔ وہ رابیل کو تنگ کرتے ہوئے بولا،

رابیل نے شرارتی نظروں سے اُسے دیکھا۔

"مجھے ایک ریڈ فلیگ بھی بہت پسند ہے۔اس نے گلاس واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا،"

سرمد نے چونک کر اُسے دیکھا، وہ جو اپنے شوز اتار رہا تھا رابیل کی بات سن کر اُس کی طرف متوجہ ہوا۔

"کونسا؟؟"

رابیل نے بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر اُسے گھورا اور پھر بولی۔

ترکی کا فلیگ !!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ریڈ بیک گراونڈ اور وائٹ کریسینٹ۔ پورا دل چرا لینے والی وائب ہے۔

مطلب آپ کو ترکی پسند ہے؟؟ وہ پھر سے شوز اتارتے ہوئے بولا،

نہیں!!! رابیل نے بے نیازی سے کندھے اچکائے اور پھر ایک لمحے کی خاموشی کے بعد بولی۔

مجھے ترکی بہت زیادہ پسند ہے۔

پھر رابیل ہنستی ہوئی سرمد کی آنکھوں میں دیکھ کر ترکی زبان میں آہستہ سے بولی۔

Cok Tatlisin

"آپ بہت کیوٹ ہیں۔"

سرمد حیران ہوتے ہوئے بولا

"اوہ واہ، ترک زبان تو بیگم نے سیکھ لی"

میں نے تو دل سے سیکھی ہے۔ رابیل بیڈ پر لیٹے ہوئے بولی۔ بلینکٹ منہ تک اوڑھتے ہوئے بولی،

ایک مہینہ یہاں رہنا ہے، تو میں چاہتی ہوں کہ جب ہم واپس جائیں۔ تو میرے لفظ نہیں، میرا دل ترکی بولے۔ اور پھر وہ منہ تک بلینکٹ اوڑھ لیتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ آہستہ سے نیند کی وادیوں میں چلی جاتی ہے۔۔ سرمد وہاں سے اٹھ کر واش روم میں فریش ہونے چلا جاتا ہے۔

ہوٹل کی کھڑکی کے پار استنبول کی روشنیاں پلکیں جھپکا رہی ہیں۔ شہر اب بھی جاگ رہا ہے، مگر وہ دونوں سکون میں تھے۔

(******)

صبح رابیل کی آنکھ کھولی تو سورج کی کرنیں اس کے بیڈ پر پڑتے ہوئے اس کے چہرے تک جا رہی تھی۔ رابیل نے نیم غنودگی میں آنکھیں کھولیں اور اپنے ارد گرد دیکھا، سرمد بالکونی کے دروازے کے پاس کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Evet, saat üçte ofiste olacagiz."

(جی، ہم تین بجے دفتر میں ہوں گے)

وہ بیڈ سے اٹھ گئی۔ سرمد نے بھی کال بند کر دی اور لیپ ٹاپ کے پاس آیا۔

آج آپ کی کوئی میٹنگ ہے؟؟ رابیل نے اُسے لیپ ٹاپ آن کرتے دیکھ کر پوچھا۔

سرمد نے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

جی !! آج وہی کلائنٹ جس سے میری ترکی میں پہلی آرٹ ڈیل ہوئی تھی۔اس کے ساتھ میٹنگ ہے۔

"پتہ ہے۔میں پتہ نہیں کتنی دفعہ ترکی آچکا ہوں۔ لیکن اس دفعہ ترکی آنے کا مزہ ہی اپنا ہے۔اور اس میٹنگ میں جا کر آج ویسے ہی چار چاند لگ جائیں گے۔وہ رابیل کو دیکھتے ہوئے بولا،"

کیسے ؟؟وہ حیرے سے بولی۔

"کیونکہ اس بار میں اپنے سب سے قیمتی فن پارے کو ساتھ لے جا رہا ہوں۔"

رابیل نے حیرت سے پوچھا،

"کون سا فن پارہ؟"

سَرمد اُس کے قریب آیا،اُس کی پیشانی چھو کر بولا

"آپ۔"

رابیل الماری سے کپڑے نکال کر فوراً فریش ہونے چلی گئی۔اور سرمد پھر سے لیپ ٹاپ پر لگ گیا۔

تین بجے کے قریب وہ دونوں سرمد کے ترک بزنس کلائنٹ کے آرٹ گیلری آفس میں داخل ہوئے۔اندر کی فضا جدید، شفاف اور ترک خوشبوؤں سے بھری ہوئی تھی۔ سامنے اُن کی کلائنٹ لیلہ خانم موجود تھیں، ایک نفیس، سادہ اور پُر وقار ترک خاتون۔

سرمد نے رابیل کا تعارف کرواتے ہوئے کہا،

یہ میری وائف رابیل ہیں۔ میری زندگی کی سب سے خوبصورت تصویر۔

رابیل نے آہستگی سے سلام کیا،

لیلہ خانم نے رابیل کی شائستگی، لباس، اور انداز دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

کتنی باوقار خاتون ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے نظریں جھکا کر شکریہ ادا کیا، اور سرمد نے اُس کے لیے خاص کرسی کھینچ کر اُسے اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھا دیا۔

میٹنگ شروع ہوئی۔ ترک زبان، ڈیزائنز، برانچ اوپننگ، سب پر بات ہو رہی تھی۔ لیکن سرمد کی نظریں ہر چند لمحے بعد رابیل پر جاتیں، کہ کہیں وہ بور نہ ہو، تھک نہ جائے۔

وہ میٹنگ سے نظریں ہٹا کر درمیان میں رابیل سے بھی بات کرتا تھا۔ پوچھتا تھا۔

کہیں بور تو نہیں ہو رہیں ؟؟ کچھ کھانا تو نہیں ؟ کچھ چاہیے تو نہیں ؟؟

میٹنگ پر دھیان دیں جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ مجھ پر نہیں۔ وہ سرمد کے بار بار میٹنگ سے نظریں ہٹانے پر بولی۔

سرمد نے ہنس کر آہستگی سے کہا،

میرے لیے آپ اُس سے بھی زیادہ اہم ہو۔ بزنس تو روز ہوتا رہتا ہے۔

میٹنگ میں جب ترک کلائنٹ نے ایک نئ گیلری کے لیے تھیم کا پوچھا، سب کچھ رسمی ہو رہا تھا۔ رابیل ان کی میٹنگ کی باتیں سن رہی تھی، جو سمجھ نہیں آتا تھا وہ سرمد سے پوچھ لیتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر ایک پوائنٹ پر سارے کلائنٹ رک گئے۔ کوئی بات ہو رہی تھی لیکن انہیں اپنی پینٹنگ کو لے کر سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اچانک رابیل نے معذرت کے ساتھ اپنی رائے دینے کے لیے سب کو متوجہ کیا۔

اگر آپ ترکی کی ثقافت میں خواتین کی طاقت اور فن کی خوبصورتی کو جوڑ دیں، تو شاید کوئی نئ روح نکلے۔ اگر ٹریڈیشنل اور لیٹسٹ تھیم کو فالو کیا جائے۔ لوگوں کے انٹرسٹ پر زیادہ دھیان دیا جائے کہ وہ کیا چاہتے ہیں پینٹنگ میں اُن کی کیا رائے وہ کیا دیکھنا چاہتے ہیں تو یقیناً

ایسی چیزیں بہت فائدے مند ثابت ہوتی ہیں۔رابیل اپنی رائے دینے کے بعد خاموش ہو گئی۔

رابیل نے جو بولا، سرمد نے اُسے ترکی میں ٹرانسلیٹ کر کے آگے سب تک پہنچایا، توسب نے ایک نظر رابیل کو دیکھا۔پھر چند لمحے آپس میں ڈسکشن کی اور جیسے کسی پوائنٹ پر نکل گئے ہوں۔

لیلہ خانم بولیں۔

یہ آئیڈیا اچھا ہے۔'

سَرمد نے فخر سے رابیل کی طرف دیکھا،اور ایک مسکراہٹ بھری نگاہ اُس پر ڈالی۔

دو گھنٹے میٹنگ چلتی رہی۔اس میٹنگ سے فارغ ہو کر سرمد اور رابیل دوسری میٹنگ کے لیے روانہ ہو گئے۔آج کا دن کچھ زیادہ ہی تھکا دینے والا تھا۔رابیل سرمد کے ساتھ ساتھ وہ جہاں جاتا چل رہی تھی۔

اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو ہوٹل چھوڑ کر خود میٹنگ میں جا سکتا ہوں۔سرمد نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے ایک نظر رابیل کے چہرے پر ڈالی،اور پھر کہا،

نہیں!! میں ہوٹل میں اکیلی کیا کرونگی۔بہتر ہے آپ کے ساتھ چلی جاؤں۔

اور اگر بور ہو گئی تو؟؟؟؟

تو جہاں آپ نے اتنا ساتھ دیا میرا تو کیا میں ایک دن آپ کی لیے بور بھی نہیں ہو سکتی۔وہ مسکرا کر بولی۔

کچھ دیر بعد دونوں اگلی میٹنگ لوکیشن پر پہنچ گئے۔

ایک کشادہ، جدید کانفرنس روم جہاں سے بوسفورس کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔میز کے گرد ترک سرمایہ کار، ڈیزائنرز، سرمد اور رابیل بیٹھے تھے۔

سرمد نے اپنی پریزنٹیشن شروع کی۔پروجیکٹر پر اُس کی پریزنٹیشن آن تھی۔سلائیڈز آ گے ہو رہی تھی۔وہ پر اعتماد طریقے سے اپنی پریزنٹیشن دے رہا تھا۔

ہم صرف جگہیں نہیں بناتے، ہم یادداشت کو تراشتے ہیں۔ہم اپنی آرٹ گیلری میں ایسی پینٹنگز رکھتے ہیں جو دیکھنے والوں کو اچھی بھی لگیں اور ان کو انٹرسٹ بھی بڑھے۔سرمد بولا،

یہ ثقافتی مرکز صرف کنکریٹ اور شیشہ نہیں ہو گا۔اس میں ایک روح ہو گی ترک شناخت کے ساتھ عالمی فہم کا امتزاج بھی۔سرمد اپنی رائے دیتا جا رہا تھا۔

سرمد بے، یہ ایک خوبصورت خیال ہے، مگر نفع کہاں ہے؟ ثقافتی منصوبے ہمیشہ منافع بخش نہیں ہوتے۔مس ڈیرن بولی،

Clubb of Quality Content

ہم فوری پرافٹ کے پیچھے نہیں بھاگ رہے۔ ہم طویل المدتی قدر بنا رہے ہیں، ایک وراثت۔ یہ منصوبہ استنبول کی ثقافتی پہچان بنے گا۔ پہلے ہم لوگوں کا انٹرسٹ ڈیولپ کریں گے ان کا انٹرسٹ جیسے ہی ہماری پینٹنگز میں بڑھے گا وہ خود بخود ہمارے پاس آئیں گے۔

سرمد کی پریزنٹیشن ختم ہوئی تو مس آئلہ رابیل کو دیکھ کر بولیں،

آپ بھی سرمد کے ساتھ ان کی پارٹنر ہیں تو آپ کی کیا رائے ہے اس بارے میں؟؟

ہم نے یورپ کے کئی آرٹ سینٹرز میں وزیٹر کے رویوں کا مطالعہ کیا۔ زیادہ تر لوگ دوبارہ نہیں آتے، کیونکہ تجربہ بے روح ہوتا ہے۔

ہمارا ڈیزائن صرف کارآمد نہیں، بلکہ جذباتی بھی ہے۔ ہم ایسی جگہ بنا رہے ہیں جسے لوگ محسوس کریں، صرف دیکھیں نہیں۔ یہ وہ خلا ہے جسے ہم سالوں سے نظر انداز کر رہے ہیں۔

رابیل پروفیشنل انداز میں بولی۔

آپ بالکل درست کہہ رہی ہیں۔ مس ڈیرن رابیل کی بات سے ایگری کرتے ہوئے بولی۔

ہم دلچسپی رکھتے ہیں۔ آیئے بورڈ کے ساتھ فالو اپ میٹنگ طے کرتے ہیں۔

ہماری ٹیم صبح تک آپ کو ہمارے آئیڈیا کی ایک پورٹ فولیو فارم میں فائل بھیج دے گی۔ ہم آپ کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے پر امید ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور ہم ایک زوم میٹنگ بھی شامل کریں گے۔ صرف دیکھنے کے لیے نہیں، بلکہ جگہ سے رابطہ محسوس کرنے کے لیے۔ جہاں ہم سب کے آئیڈیا لے کر ساتھ چلیں گے۔ سرمد سنجیدگی سے بولا،

جی ہم انتظار کریں گے۔ میٹنگ ختم ہوئی، سرمد اور رابیل سب کو الوداع کہہ کر وہاں سے نکل گئے، اس وقت شام کے آٹھ بج رہے تھے۔

واپسی پر رابیل تھکن سے آنکھیں بند کیے گاڑی میں بیٹھی تھی۔ سرمد نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا، اور دھیرے سے کہا

رابیل!! آج آپ نے نہ صرف میرے کلائنٹس کا دل جیتا، بلکہ میرا بھی ایک بار پھر دل جیت لیا ہے۔

رابیل نے آنکھیں کھولیں، اور آہستہ سے مسکرادی،

ہوٹل پہنچے ہی دونوں کھانا کھا کر ہوٹل کی بالکونی میں، ترک چائے کے کپ لیے بیٹھے تھے۔

سرمد نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا،

"آپ کے ساتھ کام، سفر، تھکن، خوشی، سب کچھ خوبصورت لگتا ہے۔ میں چاہتا ہوں آپ ہر قدم پر میرے ساتھ رہیں۔"

رابیل نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے اُس کے کندھے سے سر لگا دیا،

"اور میں چاہتی ہوں آپ ہر لمحے مجھے یوں ہی تھامے رکھیں۔"

(******)

اگلی صبح رابیل بلکل تیار کھڑی تھی نیلا تر کی انداز کا فراک پہنے، ہاتھ میں چاندی کی پتلی چوڑیاں۔اس کے پیروں میں پیچ کلر کی ہیلز تھی جو آج کا سفر تھوڑا مشکل بنائیں گی۔

سرمد ایک طرف نرم روشنی میں کھڑا، اپنی نفیس سفید شرٹ اور نیوی بلیو بلیزر پہنے، ہاتھ میں گھڑی پہن رہا تھا۔اس نے تیار ہو کر پرفیوم لگائی۔رابیل نے شادی کے بعد کبھی اپنے لیے پرفیوم نہیں لی تھی اُسے سرمد کی پرفیوم اچھی لگتی تھی اس لیے وہ ہمیشہ اس کی پرفیوم ہی لگاتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔سرمد ڈریسنگ سے پیچھے ہٹتے ہوئے بولا،

"آپ کی آنکھوں سے میں ہمیشہ ہی خوبصورت لگتی ہوں۔وہ اس کی پرفیوم اٹھا کر خود پر لگاتے ہوئے بولی۔"

"یہ بات تو ہے۔میری آنکھوں سے دیکھیں تو پتہ چلے کہ آپ کتنی حسین ہیں۔"

باتیں کرتے کرتے وہ ہوٹل کے کمرے سے نکل آئے اور ہوٹل کی راہداری تک پہنچے۔ سرمد رابیل کے قدم سے قدم ملا کر چل رہا تھا۔

رابیل گاڑی تک پہنچی ہی نہیں کہ وہ ہیل سے لڑکھڑانے لگی۔

ہیلز کیوں پہن لی؟؟ سرمد اس کی ہیل دیکھ کر بولا۔

ابھی ہم ہوٹل میں ہی ہیں۔ میں آپ کے لیے کمفرٹیبل شوز لے کر آتا ہوں۔ وہ واپس جانے کے لیے مڑا جب رابیل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

میں چل لونگی ایسے ہی۔

کیسے؟؟ لڑکھڑاتے ہوئے؟؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نہیں بلکل ٹھیک چلوں گی۔ وہ سیدھا کھڑے ہو کر بولی۔

"آپ اتنی نازک ہیں آپکو اٹھانا میرے لیے سب سے بڑا اعزاز ہوگا۔ اگر آپ لڑکھڑا گئیں تو میرے مضبوط کندھے آپ کو سہارا دینے کے لیے موجود ہیں۔"

سرمد اُس کو اٹھانے کی نیت سے تھوڑا سا جھکا،

ضرورت نہیں، میں چل لونگی۔۔ اب اتنے بھی اچھے شوہر نہ بنیں۔ وہ پیچھے ہٹی۔

نہیں!! بعد میں آپ اعتراض نہ کریں نہ کہ میں نے پوچھا نہیں۔

اور ویسے بھی میں بھی کونسا اٹھانے والا تھا میں نے بھی جان بوجھ کر پوچھا تھا۔ سرمد اُسے تنگ کرتے ہوئے بولا،

مطلب اب آپ میرا مذاق بھی اڑائیں گے؟ رابیل تھوڑا غصہ سے بولی۔

نہیں بیگم!! میں تو بس آپ کو تنگ کر رہا۔ کیونکہ جب آپ چڑتی ہیں تو اور اچھی لگتی ہیں۔

ویری فنی!! رابیل غصے سے پیر پٹختی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے سرمد نے گاڑی کو گرینڈ بازار کی طرف موڑا، تھوڑی دیر بعد وہ استنبول کے گرینڈ بازار پہنچ گئے۔

استنبول کی گلیاں اور گرینڈ بازار کی طرف سفر ان کے لیے بہت بہترین ہونے والا تھا۔

سرمد نے گاڑی ایک جگہ روک دی اور پھر وہ دونوں بازار پیدل چلنے لگے۔

گلیوں سے گزرتے ہوئے بازار کی خوشبوئیں، عود، دار چینی، زعفران، ترک قہوہ۔ چھوٹے چھوٹے دکاندار، جو صبح کی روشنی میں اپنی دکانیں سجانے میں مصروف تھے۔ سب چہل پہل لگ رہا تھا۔

بازار میں قدم رکھتے ہی چھت پر جھومتے ہوئے رنگ برنگے ترک لیمپس۔ قالینوں کے رنگ، جو پرانی کہانیاں سنا رہے تھے، رابیل کی نظران سب پر جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل پہلے کچھ برتن والی دکان پر گئی، اسے سب کچھ ہی پرکشش لگ رہا تھا اس لیے وہ ہر دکان میں جا کر ہر چیز دیکھ رہی تھی اور جو اُسے پسند آتا سرمد اُسے خرید کر دے رہا تھا۔

برتن جیولری، میک اپ ہر دکان پر وہ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ لگا رہی تھی۔ جس دکان سے کچھ نہیں لینا تھا وہاں بیس منٹ اور جس سے کچھ خریدنا تھا وہاں وہ ایک گھنٹہ بھی بڑے آرام سے لگا رہی تھی۔ سرمد اس کی شاپنگ میں کوئی خلل نہیں ڈال رہا تھا کیونکہ اُسے پتہ تھا کہ رابیل اس معاملے میں اس کی بلکل نہیں سنتی، جو اُسے چاہیے وہ اُسے ہر حال میں ہی چاہیے۔ اور جو چیز اُس نے نہیں لینی وہ اُس نے سرمد کے کہنے پر بھی نہیں لینی تھی۔ وہ اپنی ناپسند چیزوں یا اُن چیزوں پر جو وہ کم استعمال کرتی تھی ان پر پیسے انویسٹ کرنے کو فضول خرچی کہتی تھی۔ لیکن جو چیز اُسے پسند تھی وہ لینے میں وہ کافی فراخ دل بن جاتی تھی، پھر ساری فضول خرچی وہ اپنی پسند کی چیزوں پر کرتی تھی۔

دونوں چلتے ہوئے ایک دکان تک پہنچے۔ دکان میں ہلکی روشنی، خوبصورت جیولری، ہینڈ بیگز اور فینسی شوز، ہر چیز دل لبھانے والی اور قیمتی تھی۔

وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ رابیل نے ارد گرد پوری شاپ پر نظر ڈالی، سب کچھ اُس کے مطلب کا تھا، پھر وہ چلتے ہوئے ہینڈ بیگز کے سیکشن تک پہنچی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل ایک میز پر رکھے ہاتھ سے بنے کلچز کو دیکھ رہی تھی۔ سرمد آرام دہ صوفے پر بیٹھا تھا، ہاتھ میں کریڈیٹ کارڈ گھمارہا اسے دیکھ رہا تھا کیونکہ اُسے پتہ تھا یہاں وہ ایک گھنٹہ آرام سے لگائے گی اس لیے وہ سکون سے بیٹھ گیا تھا۔

رابیل نے ایک کلچ اٹھایا، اسے اچھے سے دیکھا پھر سرمد کو دکھایا جو پاس ہی صوفے پر بیٹھا تھا۔

سرمد! یہ والا دیکھیں کتنا الگ سا ہے نا؟ ہاتھ کی کڑھائی ہے، ٹریڈیشنل لگ رہا ہے۔

سرمد نے رابیل کی طرف دیکھا، اور پھر کلچ کی طرف۔

لینا ہے تو لے لیں، کارڈ سوائپ کر دیتا ہوں۔ بس یہ نا کہنا کہ پھر کبھی دیکھوں گی۔ وہ رابیل کی عادت یاد کرتے ہوئے بولا، جس چیز کی پرائس زیادہ ہو تو یہی کہتی تھی کہ پھر کبھی دیکھوں گی۔

رابیل نے پرائس ٹیگ پر نظر گھمائی۔ اور حیرت سے آنکھیں پھیل گئیں۔

"بارہ سو لیرا!! اتنا مہنگا؟ صرف ایک چھوٹا سا کلچ، رابیل نے منہ کے اتنے زاویے بنائے کے سرمد کو اس کے فیس ایکسپریشن دیکھ کر ہی سمجھ آ گئی تھی کہ یقیناً پرائس زیادہ ہو گی۔"

Clubb of Quality Content!

"متاعِ جاں!! پورے شہر میں صرف آپ ہی ہوں گی جسے پرائس ٹیگ سے الرجی ہے۔ پیسے میں دے رہا ہوں نا، تو آپ لے لیں۔ اسے رابیل منہ کے زاویے بناتے ہوئے بڑی کیوٹ لگ رہی تھی۔"

"مسئلہ صرف پیسہ دینا نہیں ہے۔ بلکہ فضول میں پیسے بہانہ ہے۔ ویسے بھی کوئی خاص نہیں ہے یہ۔ رابیل کلچ کو واپس رکھتے ہوئے بولی۔"

"مجھے لگتا ہے آپ میرے پیسے بچا رہی ہیں۔ حالانکہ مجھے بلکل بھی اعتراض نہیں ہے کہ آپ جتنے دل ہے پیسہ خرچ کریں۔"

رابیل نے کلچ رکھ کر پھر اٹھا لیا۔ وہ جب تک اُس نے لے نہیں لینا تھا، وہ اُدھر سے ہل بھی نہیں سکتی تھی۔ کیونکہ جو چیز اُسے پسند آجائے۔ اس کی پرائس پر پہلے سرمد کا اچھا خاصا سر کھاتی تھی اور پھر لاسٹ میں سرمد اپنی طرف سے گفٹ کر کے کہتا میری طرف سے گفٹ ہے رکھ لیں۔ اور پھر وہ لے لیتی تھی۔ حالانکہ اگر گفٹ نہ بھی ہو پھر بھی پیسے سرمد نے ہی دینے تھے، لیکن گفٹ کا سن کر اُس کے دل میں پیسوں کا بوجھ کم ہو جاتا تھا۔ اس لیے سرمد ایسا ہی کرتا تھا۔

"دو بارہ؟ بیگم!! پانچ منٹ میں آپ نے اس کلچ کو تین بار پسند کیا، دو بار چھوڑا، اور ایک بار خفیہ تصویر بھی لے لی۔ یہ آپ کا ہی، دل سے مان لیں۔۔اور لے لیں پلیز"

نہیں یہ کوئی پریکٹیکل چیز نہیں۔ بس دیکھنے میں اچھی لگ رہی ہے۔رابیل نے پھر کلچ رکھ دیا۔اور ایک قدم آگے بڑھ گئی۔

"بھائی! یہ کلچ اٹھا کے رکھ دو، اگر یہ اور پانچ منٹ دیکھتی رہی تو یہ خود بخود ہمارے سامان میں آجائے گا۔ سرمد نے جان بوجھ کر رابیل کو تنگ کیا۔"

پھر وہ دل پر پتھر رکھ کر آگے بڑھ گئی،

ایک ڈیکوریشن پیس پر اُس کی نظر پڑی جو لکڑی کا تھا۔

یہ فریم بھی بہت پیارا ہے۔ مگر 500 لرا؟ صرف ایک لکڑی کا ٹکڑا! رابیل نے اس سے بھی نظر ہٹالی۔

"یااللہ! بیگم! آپ نے ڈائمنڈ بریسلیٹ چپ چاپ پہن لیا، اور لکڑی کے ٹکڑے پر آپ کا بجٹ ٹوٹ رہا ہے؟ سرمد نے اُس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جہاں ترکی آنے سے پہلے سرمد نے اسے بریسلیٹ گفٹ کیا تھا۔"

Clubb of Quality Content!

"جی، کیونکہ وہ بریسلیٹ آپ نے خود دلایا تھا۔ یہ فریم میں خرید رہی ہوں۔ فرق ہوتا ہے!۔"

ارے واہ! یعنی جو چیز میں دوں، اُس کا حساب نہیں؟ تو بس ہر چیز میرے پیسوں سے لیا کریں۔ دماغ کی بچت ہو گی۔

"نہیں جی!! ضمیر زندہ رکھنا بھی تو ضروری ہے۔"

سرمد نے آہ بھرتے ہوئے کہا،

"آپ کا ضمیر صرف مہنگی چیزوں پر جاگتا ہے۔ سستا دیکھیں تو فوراً کہتی ہیں "لے لوں؟ نہ لوں؟ سستا ہے"

"مہنگا دیکھو تو کہتی ہیں 'بس دیکھنے کا مزہ آرہا ہے! سرمد اُس کی ساری کی گئی حرکتیں اُسے یاد کرواتے ہوئے بولا،"

رابیل پوری شاپ پھرنے کے بعد پھر سے اُس کلچ کی طرف جاتی ہے اور اٹھا لیتی ہے،

"بیگم! پلیز اس کو لے لیں! اتنی بار دیکھنے کے بعد دلہن کے جیسا سلوک ہو رہا ہے اس کلچ کے ساتھ۔"

"ٹھیک ہے!!! بس آخری بار دیکھ رہی ہوں۔ رابیل نے پھر کلچ رکھ دیا۔"

سرمد نے دکاندار کو وہ کلچ پیک کرنے کا کہا،

"بھائی! ایک اور بیگ دے دیں، اس کلچ کی بارات لے کر جا رہے ہیں ہم"

"میری طرف سے گفٹ ہے او کے۔" وہ اُسے دیکھتا ہوا بولا،

"ویسے جب پیسے میں نے دینے ہوتے تو اتنا بجٹ کیوں دیکھتی ہیں آپ۔ وہ کاؤنٹر پر کھڑے ہوتے ہوئے بولا،"

"بس میرا دل نہیں کرتا کہ جو چیز چھوٹی ہو اور کسی کام کی نہ ہو اس پر اتنے پیسے برباد کرنا۔"

"تو پھر دیکھتی کیوں ہیں۔؟؟ سرمد نے کارڈ سوائپ کیا۔"

"اس لیے کہ شائد دکاندار کے ساتھ میں بحث کرنے میں پاس ہو جاؤں اور وہ میری منہ مانگی قیمت پر وہ چیز دے دے۔ رابیل بڑی معصومیت سے بولی،"

"واہ بیگم واہ!!! اتنا مائنڈ بلوئنگ سوچ کیسے لیتی ہیں۔ اگر آپ ایسے ہی سوچتی رہی تو ہم ایک کے ساتھ دو تین اور آرٹ گیلری کی برانچ کھول سکتے ہیں۔" وہ قہقہ لگا کر بولا،

"پھر دیکھ لیں اتنی ذہین بیوی ملنی تھی آپکو۔؟؟؟" رابیل کندھے اچکا کر بے نیازی سے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بلکل بھی نہیں!! میں تو شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ ذہانت صرف میرے حصے میں ہی آئی ہے۔وہ دونوں دکان سے باہر نکل گئے۔"

بازار سے نکل کر وہ جلدی ہی ہوٹل پہنچ گئے تھے۔

رات کو ہوٹل کی راہ لیتے ہوئے، رابیل کے پیروں میں درد ہونے لگا۔وہ لفٹ سے نکل کر ہیلز اتار دیتی ہے۔

سرمد اسے دیکھ کر ہنسنے لگا اور بولا

"میں اٹھالوں؟؟"

رابیل کو صبح والی بات یاد آگئی۔ نہیں۔۔۔رہنے دیں۔۔جب میں ہاں بولوں گی تو کہیں گے کہ میں مذاق کر رہا۔

"نہیں بیگم سچ کہہ رہا ہوں اب۔!"

"اور میں کیسے مان لوں؟؟؟رابیل اُسے دیکھتے ہوئے بولی،"

"کیونکہ اسکے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہے۔"

"رابیل سرمد کے جوتے دیکھتی ہے۔۔آپشن ہے۔"

"بلکل بھی نہیں!! میں اپنے جوتے نہیں دونگا، وہ دو قدم پیچھے ہوا،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وجہ ؟؟؟؟ رابیل ہیلز ہاتھ میں پکڑے ہوئے بولی

کیونکہ آپ نازک سی ہیں مجھے اٹھانا زیادہ بہترین آپشن لگتا ہے۔ اگر آپ کو جوتے دونگا تو دونوں کا نقصان ہوگا۔ میرے جوتے آپ کے پاوں کے لیے بہت بڑے ہیں۔ آپ نے ایک قدم چلنا انہوں نے آپ کے پاوں سے نکل جانا۔

ہمم!! رابیل نے اُسے اٹھانے کی رضامندی دے دی،

اور پھر اس نے رابیل کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا، جیسے وہ اس کا سب سے قیمتی خزانہ ہو۔ ایک ہاتھ میں اس نے رابیل کی ہیلز تھامی تھی اور ایک ہاتھ سے اُس نے رابیل کو اٹھایا ہوا تھا۔

(*****)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رنگِ جاں

از قلم

ڈاکٹر ملائکہ فرمان

Last Episode

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

استنبول کی صبح نے ابھی پوری طرح آنکھ نہیں کھولی تھی۔ہوٹل کی لابی میں چہل پہل شروع ہو چکی تھی۔رابیل اور سرمد اپنے کمرے میں تیار ہو رہے تھے کیونکہ آج انہوں نے کیپاڈوشیا جانا تھا جو استنبول سے بائے ائیر ایک گھنٹے اور تیس منٹ کی مسافت پر تھا۔

رابیل نے سافٹ فلور فراک جس کے ساتھ کریم کلر کا کوٹ پہنا تھا، بالوں کو ہمیشہ کی طرح ہر قید سے آزاد رکھا تھا، وہ ہیلز پہن کے مکمل تیار کھڑی تھی۔

سرمد نے وول کی لائٹ کلر کی جرسی نما شرٹ پہنی تھی، جس کے ساتھ چینوز پینٹ پہنی تھی، وہ ہاتھ میں گھڑی پہن کر شیشے کے آگے کھڑا پرفیوم لگا رہا تھا۔

دونوں تیار ہو کر ہوٹل روم سے نکلے۔ٹیکسی کے اندر بیٹھتے ہی شہر پیچھے بہنے لگا۔دکانیں آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں، سڑکیں نیم سنسان سے روشن ہونے لگی تھیں۔رابیل کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی—استنبول کی صبح اسے ہمیشہ اداس لگتی تھی، جیسے ایک مصروف شہر ابھی چہل پہل سے کسی اداسی میں ڈوبا ہوا ہو۔

ایئرپورٹ تک کا راستہ شہر سے دور لے جاتا گیا۔پل کے نیچے سے گزرتے ہوئے پانی نے آخری بار جھلک دکھائی،اور پھر عمارتیں، سڑکیں،ٹریفک،سب کچھ دھیرے دھیرے ماند پڑنے لگا۔

ایئرپورٹ کے اندر ہر چیز معمول کے مطابق تھی، لمبی قطاریں،اعلانوں کی آوازیں، کپ سے اٹھتی کافی کی بھاپ،اور لوگوں کے چہرے جن پر سفر کے الگ الگ رنگ تھے۔مگر رابیل کے اندر ایک عجب گہری خاموشی تھی۔وہ اکثر کسی بھی نئے سفر سے پہلے یہی محسوس کرتی تھی، جیسے اس کا دل مستقبل کے کسی موڑ پر جھول رہا ہو۔

فلائٹ کی روانگی کے ساتھ استنبول نیچے چھوٹا ہوتا چلا گیا۔پہلے سمندر، پھر چھتیں،اور پھر سب کچھ بادلوں کے پیچھے چھپ گیا۔جہاز کی کھڑکی سے باہر دنیا بے ربط مگر خوبصورت نظر آتی تھی۔

رابیل نے سرمد کی طرف دیکھا،وہ اپنی آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا، جیسے سفر اس کے لیے محض مقام کی تبدیلی ہو، مگر رابیل کے لیے یہ منظر کسی صفحے کی طرح تھا جس پر ابھی لفظ اُترنے تھے۔

زمین بدلنے لگی۔ جہاز نیچے اترا تو منظر سبز سے سنہری اور پھر خاکی ہوتا گیا۔ استنبول کی نمی اور سمندر کی مہک غائب تھی۔ نیفشہر کی خشکی نے ایک دم چہرے پر ڈیرہ ڈال لیا۔

کیپاڈوشیا کی طرف جاتے ہوئے راستہ ایسا لگ رہا تھا جیسے زمین وقت کی تہوں میں لپٹی پڑی ہو۔ دائیں طرف بے آباد پہاڑیاں، بائیں طرف کھلے میدان، کہیں کہیں چرواہے کی آواز اور ہوا کا شور، باقی کچھ نہیں۔

رابیل نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ اس منظر میں کچھ ایسا تھا جو انسان کو اندر سے خاموش کر دیتا ہے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ ایک ہی ملک میں دو جگہیں اتنی مختلف کیسے ہو سکتی ہیں، استنبول شور، روشنی، پانی، جہاز، ٹریفک۔ اور یہاں ایسی خاموشی کہ انسان اپنی ہی دھڑکن سن لے۔

کچھ جگہوں پر ریتیلی زمین کی تہیں اس طرح کٹی ہوئی تھیں جیسے کسی نے چاقو سے صدیوں پرانی مٹی کا پردہ ہٹا دیا ہو۔ کہیں چٹانیں مخروطی شکل میں آسمان کی طرف اٹھتی تھیں، جیسے پرانے وقتوں کی یادگاریں، جو اپنی جگہ سے ہلے بغیر سب کچھ دیکھتی رہی ہوں۔

رابیل نے دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ شاید ہر سفر انسان کے اندر بھی ایک لمبی چٹان تراشتا ہے، جہاں کچھ یادیں رکھی جاتی ہیں، کچھ ڈر، کچھ خواہشیں، اور کچھ ایسی چیزیں جنہیں ہم کبھی کھو نہیں سکتے۔

جب وین پہاڑی کے ایک موڑ سے مڑی، تو سامنے پہلی فیئری چمنیز نظر آئیں۔ ایک پتھریلی مخروطی چٹان، لکل تنہا، مگر عجیب طرح کی باوقار۔

اس منظر نے رابیل کے اندر کچھ ہلایا، کچھ ایسا جو لفظوں میں قید نہیں ہو سکتا تھا۔ کیپاڈوشیا کے دروازے کھل چکے تھے۔

اور دور دور تک خاموشی۔ جیسے ہی وہ مقام پر پہنچتے ہیں، زمین پر 50 سے زائد ہاٹ ائیر بالونز تیار ہو رہے تھے۔ فائر کی آوازیں، رنگ برنگے فیبرک اور لوگ جوش میں۔

اس منظر کو اپنی حسین آنکھوں میں قید کرنے سے پہلے انہوں نے پاس کسی ہوٹل میں اپنی بکنگ کروالی تھی۔ صبح وہ لوگ بریک فاسٹ کے بغیر گھر سے نکلے تھے اس لیے سب سے پہلے انہوں نے پاس کسی ریسٹورانٹ سے پہلے بریک فاسٹ کیا اور پھر باہر آئے۔

ابھی ہاٹ ائیر بالونز کو اڑنے میں بہت وقت تھا، ارد گرد بہت سارے کپلز اور ٹورسٹ کیمرہ پکڑے اس منظر کو اپنے کیمرے کی آنکھ میں ہمیشہ کے لیے قید کر رہے تھے۔

رابیل پاس کسی پتھریلے ٹیلے پر بیٹھ گئی تھی۔ وہ اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔ رابیل نے بات شروع کی۔

اگر آج میں آسمان سے گری، تو میری جائیداد ترکی حکومت کے نام نہ کر دینا، پلیز!! سرمد جو موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا اس کی یہ بات سن کر پہلے تو اس نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھا اور پھر ہنسنے لگا۔

آپکی جائیداد؟ رابیل، آپ کے پاس دو ائیر رنگز، تین اوپینیز اور پانچ ہزار پکچرز کے علاوہ اور کیا ہے۔ وہ اس وقت رابیل کے پاس جو موجود تھا اس کو دیکھ کر بولا،

رابیل نے منہ بنا کر سرمد کو دیکھا اور بولی۔

اور میری ہر پکچر آپ سے کہیں زیادہ بہترین اینگل والی ہے۔ اور شائد آپ بھول گئے ہیں اس وقت میرے پاس ایک عدد شوہر بھی تو ہے۔

تو کیا آپ اپنی یہ جائیداد کسی کے نام کرنا چاہتی ہیں؟؟ وہ موبائل کو پاکٹ میں رکھ کر اُس کے ساتھ اس ٹیلے پر بیٹھ گیا۔

میں اپنی یہ پراپرٹی کسی کو دیکھنے بھی نہ دوں، نام تو پھر دور کی بات ہے۔ وہ بلکل سنجیدہ ہو کر بولی۔

آپ دیکھنے نہ دیں، لیکن مجھے لگ رہا ہے آپ کی اس پراپرٹی کو بہت ساری لڑکیاں گھور گھور کر دیکھ رہی ہیں۔ سرمد نے اس کی طرف دیکھ کر کہا،

رابیل نے سرمد سے نظر ہٹا کر ارد گرد دیکھا تو بہت ساری ترک لڑکیاں سرمد کو بڑی فرصت سے دیکھ رہی تھیں کچھ تو اس کی پکچرز بھی اپنے موبائل میں بنا چکی تھیں۔

ایک منٹ میں ان کو بتاتی ہوں۔ وہ غصے سے ادھر سے اٹھنے لگی کہ سرمد نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

چھوڑیں ہمیں کیا لینا دینا، ہم یہاں انجوائے کرنے آئیں ہیں تو پھر ارد گرد کیوں دیکھیں۔ چلیں آئیں ہاٹ ائیر بالونز کے نزدیک چلتے ہیں۔ وہ اس کو ٹیلے سے اٹھاتے ہوئے ان بالونز تک لے کر گیا۔

رابیل نے پاس جا کر بالونز کو دیکھا پھر سرمد سے بولی،

دیکھیں مجھے ایکروفوبیا ہے۔اور اگر میں ادھر سے گر گئی تو،میرے ساتھ میرے سارے ڈریم بھی گر جائیں گے۔یونو ڈریم فالنگ؟؟

آپ کو کونسا فوبیا نہیں ہے۔فلائی بورڈ پر لے کر گیا تو وہاں ہائیڈروفوبیا تھا،اور اب یہاں ایکروفوبیا بھی ہو گیا۔

اب کیا کروں میرے بہت سارے فوبیاز ہیں جن میں سے آجکل سرمد فوبیا نمبر ون پر ہے۔رابیل نے اتنی سنجیدگی سے یہ بات کہی کہ سرمد کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔رابیل جان بوجھ کر سرمد کو ہنسانے کے لیے ایسی اوٹ پٹانگ باتیں کرتی تھی تاکہ وہ بس ہر وقت ہنستا رہے۔

Clubb of Quality Content!

پھر وہاں سے ایک لڑکا گزرا جو بالونز کی ساری چیزیں اچھے سے دیکھ رہا تھا،اور انسٹرکشنز بھی دے رہا تھا۔

کیا اس کے ساتھ ہم نے اس بالون کا سفر کرنا ہے؟؟رابیل نے سرمد کو اس لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

جی بیگم یہی ہے!

ذرا کم عمر نہیں لگ رہا؟ کہیں پلے سٹیشن چھوڑ کے یہ جاب تو نہیں پکڑ لی؟ وہ تھوڑا حیرت سے بولی۔

متاعِ جاں وہ ترک ہے، یہاں سولہ سال میں انسان پورا بزنس ہینڈل کر لیتا ہے۔

اور ایک ہم لوگ ہیں جو تھرٹیز میں بھی یہ ڈیسائیڈ نہیں کر پاتے کہ پیزا میں ہم نے کونسی ساس لگوانی اور کونسا فلیور آج ٹیسٹ کریں۔

رابیل اپنی بات کر کے خود بھی ہنسنے لگی اور سرمد کو بھی ہنسنے پر مجبور کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد بالون پائلٹ نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا، اور ساری انسٹرکشنز سمجھانے لگا۔

رابیل نے گھبراہٹ سے سرمد کو دیکھا اور بولی۔

بس ایک بات بتا دیں، اگر نیچے دیکھوں تو کچھ ہو گا تو نہیں؟

زیادہ کچھ نہیں بس یہی کوئی چکر ہی آئیں گے۔

پھر میں تو یہ منظر دیکھنے سے پہلے بے ہوش ہو جاوں گی؟؟

ارے کچھ نہیں ہوتا۔ آئی ایم جسٹ کڈنگ!! وہ رابیل کا ہاتھ تھامتا ہوا بولا،

رابیل کی نظر بالون پر دوبارہ پڑتی ہے، اب وہ آدھا بھر چکا تھا۔

یہ جو بالون پھول رہا ہے، اگر درمیان میں گیس ختم ہو گئی تو کیا ہو گا؟ ہم آدھے رستے سے واپس ہو جائیں گے؟ یا ہاتھ پاؤں مار کے اترنا پڑے گا؟

سرمد اسکو تنگ کرتے ہوئے۔ گارنٹی نہیں ہے کہ ہم واپس آئیں گے یا نہیں۔۔ اپنے رسک پر جانا ہے۔

اچھا؟ تو لوگ پھر آتے ہی کیوں ہیں۔؟؟؟

پھر بالون پائلٹ نے سب کو بالون پر سوار ہونے کا کہا،

چلو جی!! اب اگر کچھ ہو بھی گیا تو کم از کم اتنا ضرور کہہ سکوں گی کہ "میں اُڑی تھی!" لیکن اگر صحیح سلامت واپس آئی، تو ہر مہینے آپ کے ساتھ کوئی نہ کوئی ایڈونچر ضرور ٹرائی کرونگی۔

میری میموری بہت شارپ ہے میں کچھ بھولتا نہیں۔ یاد رکھنا آپ؟؟ وہ رابیل کو بالون کے پاس لے کر جاتے ہوئے بولا،

!ہمم!! یادرکھو نگی، یاتو آج اُڑ جائیں گے، یا انسٹا گرام ریلز میں امورٹل ہو جائیں گے

وہ دونوں ٹوکری میں داخل ہوتے ہیں، جسے سافٹ لیدر ٹروپس سے باندھا گیا ہے۔ان کے ساتھ کچھ ترک جوڑے، چند سیاح، اور ایک حسین ترک کپتان تھا۔وہ پائلٹ ترکی میں بولا۔

"Hazir misiniz?"

کیا آپ تیار ہیں؟

پھر شعلہ بھڑکتا ہے، اور وہ دھیرے دھیرے اوپر اٹھتے ہیں۔نیچے کی دنیا چھوٹی ہوتی جارہی تھی۔وادیاں نیچے سمٹ رہی تھی، جیسے وقت تھم گیا ہو۔

آسمان نارنجی ہونے لگا تھا۔رابیل دونوں ہاتھوں سے سرمد کو تھامے ہوئے تھی۔

وہ اس رائیڈ کو بہت اچھے سے انجوائے کر رہے تھے۔نیچے زمین سے بہت اوپر اٹھ چکے تھے، ہوا میں ارد گرد اور بھی بہت سے بالونز تھے۔رابیل کے بال ہوا سے اڑے جارہے تھے۔پھر اس نے گلے میں لیے سلک سکارف سے انہیں باندھ لیا تھا تاکہ اس کے بال مزید اُسے تنگ نہ کریں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل نے موبائل نکالا اور پکس لینے لگی۔

آپ کے ساتھ تصویر لینے سے میری ہائٹ کم لگتی ہے۔ تھوڑا جھکیں تاکہ لگے میں بھی آپ جتنی ہوں۔ وہ سرمد کی شرٹ سے اسے نیچے کی طرف جھکاتے ہوئے بولی۔

سرمد ذرا نیچے جھک گیا تاکہ رابیل کی پک اچھی آئے پھر ایک دو، تین ایسے کہیں زیادہ پکچرز رابیل بناتی رہی۔ کبھی اپنی اور سرمد کی۔ کبھی ارد گرد کے منظر کی۔ وہ ارد گرد ہر چیز کو اپنے موبائل میں قید کر رہی تھی۔

پھر تھوڑی دیر بعد جب بالون ہوا سے نیچے زمین میں آیا تو رابیل نے ایک لمبی گہری سکون کی سانس لی، بے شک اُسے ڈر نہیں لگ رہا تھا لیکن اس کے دل میں سو طرح کے خیالات آرہے تھے، اگر ابھی نیچے گر گئے، بالون کو کچھ ہو گیا تو؟؟

ویسے اتنا بھی برا ایکپیرینس نہیں تھا۔ رابیل نیچے زمین پر پاوں رکھتے ہوئے بولی۔

میں تو کہتا تھا کہ مزہ آئے گا۔ سرمد چھیڑتے ہوئے بولا

اور شائد میں سن نہیں رہی تھی آپ کو۔

(*****)

واپسی پر وہ دونوں کیپاڈوشیا کے نزدیک ریسٹورانٹ کی روف ٹاپ پر چلے گئے۔ جو ایک پرانی چٹان پر بنا تھا۔ پشت پر کیپاڈوشیا کی پوری وادی، نیچے سرخ مٹی، دور فیری چمینز، اور آسمان پر اب بھی تیرتے چند غبارے۔

لکڑی کے فرش، ہاتھ سے بنے ترک قالین۔ لال، نیلے، سنہرے رنگ کی لالٹینیں۔ دیواروں پر کیلی گرافی ہوئی تھی۔

"Ask gökyüzünde yazilir'

محبت آسمان پر لکھی جاتی ہے۔ اس طرح ترک کیلی گرافی میں ہر دیوار پر کچھ نہ کچھ لکھا تھا۔

کچھ کھانے کے لیے منگواتے ہیں۔ سرمد مینیو دیکھتے ہوئے بولا، اس وقت وہ دونوں روف ٹاپ پر تھے جہاں ارد گرد کا نظارہ صاف نظر آ رہا تھا۔

رابیل کو ایسا کچھ کھانا تھا جو پاکستانی ٹیسٹ سے ملتا جلتا ہی ہو، سپائسی، پھر سرمد نے اس کے مطابق آرڈر کیا۔

Menemen (انڈوں، ٹماٹر، مرچوں کی گرم ڈش)

Bal-Kaymak (شہد اور کریم)

Simit (ترک تِل دار ناشتہ)

Çay (چائے چھوٹے گلاس میں، لال رنگ کی)

Cevizli gözleme (اخروٹ بھری چپاتی نما روایتی ڈِش)

اور کباب آرڈر کر دیے،

تھوڑی دیر بعد ان کا کھانا ان کے سامنے موجود تھا۔ دوپہر کا وقت تھا شام ہونے میں تھوڑی دیر ہی باقی تھی۔

دونوں سکون سے کھانا کھانے لگے۔ کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں وہی ہی بیٹھے باتیں کرتے رہے۔

سرمد چائے کے بعد رابیل کو دیکھ رہا تھا۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟؟۔ رابیل شرماتے ہوئے بولی۔

اب میری آنکھیں کوئی حسین منظر دیکھیں تو اس میں میری آنکھوں کا کیا قصور ہے۔ وہ تو اب میری آنکھیں ہیں کہیں بھی بھٹک جاتی ہیں۔

اور میرے ہاتھ بھی ہواؤں میں چلتے رہتے ہیں اب وہ ایسے ہی ہوا میں اڑتے اڑتے کسی کو لگ جائے تو میرا بھی اُس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔

سورج غروب ہونے لگا تھا، شام کی پہلی سرخی آسمان پر پھیلنے کے لیے بے تاب تھی۔ باہر کا منظر اور خوبصورت سے خوبصورت ہوتا جا رہا تھا۔

وہ کافی دیر سے باتیں کر رہے تھے۔ پھر سرمد سنجیدہ ہو گیا، اور رابیل کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا،

متاعِ جاں!

رابیل سرمد کے ایک دم سنجیدہ ہونے پر چونکی۔

سرمد نے اُسے دیکھ کر بات شروع کی،

''میں آپ سے وہ وعدہ نہیں کر سکتا جو میں پورا نہ کر سکوں کہ میں آسمان سے تارے توڑ کر لاؤں گا، آپ کے نام پوری دنیا کر دونگا یا اور بھی ایسا بہت کچھ کیونکہ یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔اور ایسا ممکن بھی نہیں ہے۔ لیکن جو میں آپ کے لیے کر سکتا ہوں، وہ محبت، وفا اور خلوص ہے، اور یہ سب کچھ میں آپکو بے حد اور بے پناہ دینے کا عہد کرتا ہوں۔''

''میں آپ کی ہر ایک تکلیف میں، ہر بیماری میں، میں آپ کے ساتھ جاگ کر آپ کی خدمت کرنے کو تیار ہوں۔''

''آپ کا کچھ کرنے کو دل نہ کرے، آپ مجھے حکم دے سکتی ہیں۔ میں آپ کے لیے آپ کی پسند کا ہر کام کرنے کو تیار ہوں، آپ کے لیے کھانا بنادونگا، جو کہیں گی وہ کر دونگا۔ کیونکہ آپ میری دنیا کی سب سے قیمتی ہستی ہو۔''

''میں آپ کو اپنی زندگی کی سب سے پہلی ترجیحات میں رکھونگا میری ہر بات آپ کے لیے سچی اور خالص ہو گی، دل سے نکلے ہوئے الفاظ ہوں گے جو آپ کو ہمیشہ سکون دیں گے۔''

''ہم ساتھ مل کر وہ تمام خوشیاں منائیں گے جو آپ کے ل کو بھائیں، چاہے اس میں میری ہر چیز، چاہے میری صفائی یا میری نفاست، کچھ کم پڑ جائے۔ آپ میرے پورے گھر کو ان

آرگنائز کر دینا، میری چیزوں کو تہس نہس کر دینا، آپ کی خوشی میرے لیے سب کچھ ہے۔اور میں آپ کے بعد اپنی خوشی کو ضروری سمجھتا ہوں۔"

"میں آپ کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آنے دوں گا، یہ میرا دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا وعدہ ہے۔ میری زندگی آپ کے نام، میری دنیا آپ کے ساتھ ہے۔"

پھر وہ گھٹنوں کے بل آیا، اور جیب سے ایک ڈبی نکال کر آگے کی۔

کیا آپ میری زندگی کی تا عمر ہمسفر بن کے رہیں گی؟؟ سرمد نے باکس کھول کر اُس کے آگے کیا جس میں ڈائمنڈ رنگ چمک رہی تھی۔

یہ اگر شادی کے پہلے کرتے تو زیادہ اچھا نہیں تھا۔؟؟ رابیل سرمد کو دیکھتے ہوئے بولی، جو اس وقت کسی چیز کی پرواہ کیے بغیر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا، ارد گرد کچھ لوگ رابیل کا اقرار سننے کے لیے بے تاب تھے، پاس بیٹھے جتنے بھی کپل تھے اُن سب کی توجہ ان دونوں پر مرکوز ہو گئی۔ اب پورے کیپاڈوشیا میں اس وقت ایک انسان اپنی بیوی کو پرپوز کر رہا تھا، اور سب ہاں سننے کے انتظار میں تھے۔

تب حالات ایسے نہیں تھے۔ آپ ابھی کی بات کریں ناں۔

رابیل نے ارد گرد لوگوں کو دیکھا جو کافی لوگوں کا ہجوم ہو گیا تھا۔کچھ تو ترک میں بول بھی رہے تھے۔ہاں کر دو، بول دو،

شام ہونے کو تھی۔یہ پورا منظر جادوئی لگ رہا تھا۔رابیل نے سرمد کی طرف دیکھا اور پھر بولی،

میں نے جس ہمسفر کی اللہ سے دعا کی تھی۔جیسا ہمسفر مانگا تھا اس سے بہت بہترین پایا ہے۔میں تا عمر، اگلے جہاں، اس جہاں ہر حال میں آپ کے ساتھ رہنے کو تیار ہوں۔حالات جیسے بھی ہوں، رابیل کبھی سرمد سے الگ نہیں ہو گی۔رابیل کا وجود سرمد کے ہونے سے ہی آباد ہو گا۔اس نے جیسے ہی ہاں میں گردن ہلائی۔

ارد گرد سب نے ہوٹنگ سٹارٹ کر دی، سب تالیاں بجانے لگے۔

سرمد نے اُس کی انگلی میں انگوٹھی پہنا دی، وہ ان سب سے انجان تھا کہ کتنے ہی لوگ اس کے پیچھے کھڑے تھے۔سرمد نے جیسے ہی انگوٹھی پہنانے کے بعد چہرہ پیچھے موڑا تو سب اُسے دیکھ کر کر تھمز اپ کر رہے تھے۔اور پھر سب اپنے اپنے ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگ گئے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا ہم آج رات اسی ہوٹل میں رک سکتے جہاں یہ نظارہ باآسانی دیکھ سکیں؟؟رابیل رنگ پہننے کے بعد سرمد کو دیکھتے ہوئے بولی۔

کیوں نہیں!

تو مطلب ہم آج ادھر ہی رہیں گے؟؟رابیل نے ایک بار پھر سے یقین دہانی کرنا چاہی۔

جی بیگم!

شام ہو چکی تھی۔اب ڈنر کا وقت تھا، تھوڑی دیر بعد ان کے لیے سپیشل شاندار ڈنر آچکا تھا۔رابیل ڈنر کرتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے بولی،

میری خواہش تھی کہ مجھے میرا شوہر کم سے کم پچاس مختلف زبانوں میں پرپوز کرتا۔

پچاس؟؟سرمد نے کھانے سے ہاتھ روک کر حیرت سے رابیل کو دیکھا۔

کم ہے ناں؟؟مجھے بھی یہی لگتا تھا کہ کم ہیں۔وہ سرمد کے چہرے پر حیرت دیکھ کر نہایت سنجیدگی سے بولی۔

سو تک ٹھیک ہیں؟؟رابیل پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولی۔

سو؟؟ سرمد نے پھر سے کھانے سے ہاتھ روک کر اُسے دیکھا۔

ہاں َ!! یہ مناسب ہے۔ وہ پانی کا گلاس رکھ کر پھر سے کھانا کھاتے ہوئے بولی۔

اور اتنی زبانیں کیسے آئیں گی مجھے؟؟؟ وہ کھانا کھاتے ہوئے نظریں رابیل پر مرکوز رکھ کر بولا،

جیسے ترکی سیکھی یہ بھی سیکھ لیں۔

اور ان سب کے لیے مجھے کتنا وقت درکار ہو گا۔۔ وہ کھانا کھاتے ہوئے بولا۔

یہی کوئی اس پلیٹ میں پڑے کباب کے ختم ہونے تک، جو بلکل ایک بائٹ رہ گیا تھا،، میرے گلاس میں پانی کے آخری گھونٹ تک، جو وہ ابھی بھی پی رہی تھی، وہ سامنے کھڑے کپل کے جانے تک وہ جو بل پے کر رہے تھے، اور۔۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھی سرمد نے اُس کو روک دیا۔

بس بس بہت زیادہ ٹائم دیا ہے۔اتنے میں سوز بانیں آسانی سے سیکھی جاسکتی ہیں۔سرمد نے ارد گرد دیکھتے ہوئے بولا۔کیونکہ جتنا ٹائم اس نے بتایا تھا وہ کل ملا کے پانچ منٹ بھی نہیں تھے۔

اگر مشکل ہوگا تو کوئی نہیں گوگل کرلینا۔رابیل نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولی۔

چلیں پھر دیکھتے ہیں آج کیا ہوتا ہے۔سرمد بھی کھانا کھا چکا تھا۔

ویٹر آکر ان کے آگے سے برتن اٹھانے لگے۔سرمد نے جلدی سے گوگل کرنا شروع کیا۔

پانچ منٹ گزرنے کے بعد سرمد نے رابیل کو اپنے سامنے بٹھایا۔اور بولنے لگا۔

میں سن رہی ہوں۔آپ بولنا شروع کریں۔رابیل اس کے سامنے قالین پر گھٹنے موڑ کر بیٹھی ہوئی تھی۔

میں یاد کررہا ہوں کہ پہلے کس زبان میں بولوں۔کیونکہ سب کچھ مکس ہورہا ہے۔اس نے رابیل کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

رابیل نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ سرمد کے ہاتھ سے نکالا،اور مصنوعی غصے سے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رہنے دیں۔آپ سے نہیں ہو گا۔

سرمد نے اب کی بار زیادہ مضبوطی سے اس کے ہاتھ کو تھاما اور بولا،

تو پھر آپ تیار ہیں؟؟؟

جی بلکل!!۔آپ ارشاد کریں۔

سرمد اپنا گلا صاف کرتا ہے اور بولنے لگا،

جب میں کہوں گا جے تے آمو تو سمجھو جیسے پیرس کی بارش میں آپکا ہاتھ تھام کر آپکو دیکھتے

ہوئے محبت کا اقرار کر رہا ہوں۔

یہ لفظ صرف محبت نہیں۔۔۔بلکہ ایک احساس ہے، مہکتا ہوا، نرم اور گہرا۔۔جیسے کہ آپ

میرے دل میں ہو۔

اور جب میں کہوں گا"زہ تا سرہ مینہ لرم"تو یہ صرف محبت نہیں بلکہ عزت، غیرت اور

وفاداری کا وعدہ ہو گا۔پشتو میں محبت ایک عہد ہے۔جیسے میں آپ کے لیے ہر زمانے سے لڑ

سکتا ہوں۔۔آپ میری طاقت بھی ہیں اور کمزوری بھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جب میں کہوں گا دوستت دارم تو جیسے رومی کی غزل ہو، یا حافظ کا شعر یہ محبت لفظ سے نہیں روح سے نکلتی ہے، یہ ایسا پیار ہے جو خاموشی میں بھی بولتا ہے۔۔۔اور اگر آپ سنیں تو ہر "دھڑکن میں یہی کہتا ہے" دوستت دارم۔۔تا نفس آخر

اور جب میں کہوں گا کہ سینی سیویورم تو یہ ہو گا نرمی سے لپٹا ہوا عہد ایک وفا۔۔ترک زبان میں محبت کسی رسم کا نام نہیں یہ وہ شے ہے جو دل، نسل اور دعا کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔۔میں آپکو یوں چاہوں گا جیسے ایک سپاہی اپنے وطن کو اور ایک درویش اپنے رب کو۔

ہسپانوی!

تے اماو جیسے یہ زبان جذبوں سے لبریز ہوتی ہے، ویسے ہی میرا ہر جذبہ صرف آپ سے جڑا' ہے۔

جرمن!

اخ لیبے دش جیسے جرمن الفاظ مضبوط اور سچے ہوتے ہیں، میری محبت بھی اتنی ہی غیر ' متزلزل ہے۔

پرتگالی!

ایو چی آمو! جیسے پرتگالی زبان میں نرمی ہے، ویسی ہی آپکی موجودگی میری روح کو سکون دیتی'

ہے۔

چینی!

وو آئی نی ایک ایسی زبان جس میں محبت کم ظاہر کی جاتی ہے، لیکن جب کی جائے تو عمر بھر

نبھائی جاتی ہے، ویسی ہی میری چاہت ہے۔ جیسے بیجنگ کی راتیں خاموش مگر دل کو دھڑکانے

والی۔

عربی! .

'أحبک"

' (Uhibbuki)۔

جیسے عربی زبان میں روحانیت ہے، آپ سے میری محبت بھی ایک عبادت ہے۔ جیسے صحرا کا

چاند خاموش، اور پورے دل کو روشن کرنے والا ہے۔

کورین!

سارانگ اے

" (Saranghaeyo)۔

عزت، خلوص، اور تہذیب کے ساتھ جو محبت کی جاتی ہے، وہی میری آپ کے لیے ہے۔ آپکی مسکراہٹ میرا دل پگھلا دیتی ہے۔ اور آپ کے ساتھ گزرا ہر لمحہ سول کے چاند کی برح نرم اور چمکدار لگتا ہے۔

جاپانی!!

آئی شے تے رو

(Aishiteru)

۔۔جو دل میں ہو مگر لفظوں میں مشکل سے نکلے، وہی اصل محبت ہوتی ہے، جو میں آپ سے کرتا ہوں۔

انگریزی!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سب سے عام مگر سب سے گہرا، کیونکہ ہر بار جب میں کہتا ہوں 'آئی لو یو میرے دل کی ایک نئی پرت کھلتی ہے آپ کے لیے۔

محبت صرف زبانوں سے نہیں ہوتی، محبت تو خاموش نظروں، چھوٹے لمس، اور ان لمحوں سے ہوتی ہے جب آپ ہنستی ہو، اور میرا دل رک سا جاتا ہے۔

میں آپ سے صرف محبت نہیں کرتا،

میں آپ کے ساتھ زندگی دیکھتا ہوں،

صبحوں کی پہلی چائے،

بارش میں بھیگتے لمحات،

سفید بالوں کے ساتھ بڑھاپا،

اور زندگی کے ہر موسم کو آپ کے ساتھ جینا چاہتا ہوں۔

میری آپ سے محبت زبانوں میں ہے، الفاظ میں ہے، لیکن سب سے بڑھ کر... میرے دل میں ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو کیا آپ مجھے قبول کرتی ہو، جیسا میں ہوں، مکمل دل، مکمل وفا، مکمل زندگی کے ساتھ۔

"Seni kalbimin en derin yerinde seviyorum."

میں آپ سے دل کی گہرائیوں سے محبت کرتا ہوں۔

رابیل کی آنکھیں نم ہو گئیں، مگر چہرے پر ایسی روشنی تھی، جیسے کوئی گھڑی پر وقت دیکھے بغیر ہمیشہ کے لیے ہنس پڑے۔

کیپاڈوشیا کی ہوا ایک لمحے کے لیے رک گئی تھی۔ یہ پل قید ہو رہا تھا، دونوں کے دلوں میں

رابیل نے آہستہ سے سرمد کے کندھے پر اپنا سر ٹکا دیا۔

سرمد!!! مجھے لگتا ہے کہ ہم کسی خواب میں نہیں، بلکہ کسی کی دعا میں رہ رہے ہیں۔

سرمد اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے بولا،

اور میں اس دعا کا وہ لفظ ہوں، جسے آپ نے سن لیا۔

یہ لمحہ یہ وقت پھر تھم سا گیا تھا۔ ہر چیز مکمل لگ رہی تھی۔ ہر منظر حسین لگ رہا تھا۔

(*******)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پاکستان میں کیا چل رہا تھا رابیل اور سرمد کو کچھ نہیں پتہ تھا۔ کیونکہ نیٹ ورک ٹھیک سے نہ ہونے کی وجہ سے وہ کال کرتے تو تھے لیکن کال جاتی نہیں تھی۔ لاہور میں بی جان کی طبیعت خراب سے خراب ہوتی جارہی تھی۔

آفتاب!!! رابیل کو بلادو۔۔ بی جان سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی مشکل سے سانس لیتے ہوئے بول رہیں تھیں۔ اور مجھے اسلام آباد لے جاؤ۔۔ میں یہاں نہیں رہ، سک۔۔ تی۔۔ بی جان کے الفاظ ان کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

بی جان!! میں آپکو لاہور کے سب سے اچھے ہسپتال لایا ہوں آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔ آفتاب بی جان کے پاس اُن کا ہاتھ تھامے ہوئے بیٹھا تھا۔

جی بی جان!! اور اسلام آباد بھی ہم جائیں گے ضرور جائیں گے۔ تسنیم بی جان کو ماتھا چوم کر بولی۔

رابیل کو بلاؤ!! مجھے ملنا ہے اُ۔ س۔ س۔۔ ے۔ بی جان کی ہر لفظ کے ساتھ سانس لینے میں دقت بڑھتی جارہی تھی۔

پاکستان میں اس وقت دو تین بجے کا وقت تھا۔رابیل کے ترکی آنے کے بعد سے بی جان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔آفتاب صاحب اور تسنیم بیگم روزانہیں لے کر ہسپتال کے چکر لگاتے تھے۔

بی جان رابیل بھی آجائے گی ایک دفعہ بس آپ ٹھیک ہو جائیں۔

آفتاب پچھلے کئی دنوں سے رابیل کو کال کرتے تو اسکا فون بند جاتا تھا۔اور ابھی بھی ایسے ہی تھا۔

میں اپنی زندگی کے آخری پل رابیل کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔میری بچی رابیل۔۔۔۔بی جان مشکل سے سانس لیتے ہوئے ایک بار پھر سے بولیں۔

دیکھیں پیشنٹ کو آرام کی ضرورت ہے۔آپ ان سے زیادہ بات مت کریں۔انہیں سونے دیں۔۔تب ہی ان کو تھوڑا سکون ملے گا۔

جی ڈاکٹر صاحب!!آفتاب صاحب باہر نکلنے سے پہلے بولے۔

تسنیم تم بی جان کے پاس رکو میں عریبہ کو خالہ کے گھر چھوڑ آتا ہوں اب وہ ہسپتال ہمارے ساتھ کیسے رہے گی۔

جی آپ جائیں میں ہوں بی جان کے ساتھ۔

رابیل۔۔۔رابیل۔۔بی جان بس اسے ہی پکار رہی تھیں۔

بی جان آپ جلد ٹھیک ہو جائیں پھر رابیل آپ کے پاس ہی رہے گی۔آفتاب نے کال کی ہے وہ لوگ آتے ہونگے۔تسنیم بی جان کو تسلی دینے کے لیے جھوٹ بول رہی تھی۔اب وہ کیا بتاتی کہ رابیل کو کال جا ہی نہیں رہی۔

پوری رات بی جان تکلیف میں رہی۔تسنیم اور آفتاب بی جان کے ساتھ جاگتے رہے۔

بی جان کے سونے کے بعد تسنیم بیگم باہر آکر بیٹھ گئیں تھیں،اور ساتھ میں آفتاب صاحب بیٹھے تھے۔

نازیہ کو کال کی تھی آپ نے؟؟اسے کہیں کہ بی جان کو مل لے۔آخر پاکستان کی شکل نہ سہی اپنی ماں کی تو دیکھ لے۔وہ تو اٹلی جا کر ہمیں ایسے بھولی ہے جیسے ہم اسکے کچھ لگتے ہی نہیں۔تسنیم بیگم آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولیں۔

میں کوشش کر رہا ہوں۔سب اتنے مصروف ہیں کہ کسی نے ایک دفعہ بھی یہ نہیں کہا کہ ہم آئیں گے،سب یہی کہہ رہے بچوں کو چھٹیاں ملی تو آئیں گے ورنہ نہیں۔

Clubb of Quality Content!

کیا انسانیت مر گئی ہے ان میں آفتاب صاحب۔!! اپنی سگی ماں کو دیکھنے یہ لوگ نہیں آسکتے۔ اتنا پردیس کے پیسوں نے اندھا کر دیا ہے کہ پیچھے مڑ کر ایک دفعہ بھی انہوں نے ہمارا نہیں پوچھا۔ ہمارا تو چھوڑیں بی جان کا تو پوچھتے۔ وہ تو رابیل کا بھلا ہو جو بی جان کے ساتھ رہی ان کو کسی کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ ورنہ بی جان ان کی فکروں میں کب کی ہمیں چھوڑ کر جا چکی ہوتی۔ اور ان بے حس لوگوں کو فرق بھی نہیں پڑ نا تھا۔ تسنیم بی جان کی حالت دیکھ کر اُن کے بچوں کی بے حسی پر غصہ کرتے ہوئے بولتی جا رہی تھیں۔

تسنیم میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں اب ان پر زبردستی تو نہیں کر سکتا نہ۔ تم بس بی جان کے لیے دعا کرو۔

پچھلے کئی دنوں سے آفتاب اور تسنیم کا کھانا پینا، آرام سب چھوٹ گیا تھا۔ بس ان کے دل میں ایک ہی دعا تھی کہ بی جان جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔

دوسری طرف رابیل اور سرمدان کا پتہ نہیں کیوں فون بند جا رہا تھا۔

(******)

Clubb of Quality Content!

رابیل اور سرمد صبح ہوتے ہی کیپاڈوشیا سے نکل گئے تھے اور اپنے ہوٹل میں آکر آرام کرنے کی غرض سے سو گئے تھے۔

رابیل جو ابھی اٹھی تو اس کا دل بوجھل ہو رہا تھا۔اُس کے دل اور دماغ میں عجیب و غریب سے وسوسے سے آرہے تھے۔ صبح جب وہ کیپاڈوشیا سے نکلے تھے تب سے ہی اس کا دل عجیب سا تھا۔

رابیل نے ٹائم دیکھا تو اس وقت دوپہر کا ایک بج رہا تھا۔

سرمد جو رابیل سے آدھا گھنٹہ پہلے اٹھ گیا تھا۔اب وہ شیشے کے آگے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔

کیا ہم پاکستان واپس جا سکتے ہیں؟؟رابیل نے اپنی بے چینی کا ایک واحد حل یہی نکالا تھا کہ اُسے پاکستان جانا ہے۔

اتنی جلدی؟؟کیوں کیا ہو گیا۔ایک دم؟؟سرمد شیشے سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا،

بس دل بے چین سا ہے۔گھر بات نہیں ہوئی نہ اس لیے شائد!!!!رابیل اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کرب بولی،

تو اتنی سی بات ہے ابھی بات کر لیتے ہیں۔ سرمد نے اپنی پاکٹ سے اپنا موبائل نکالا اور رابیل کی طرف بڑھا دیا۔

یہ لیں کر لیں بات؟ رابیل کا موبائل ترکی آنے سے پہلے دو تین دفعہ گر چکا تھا جس وجہ سے وہ چلتے چلتے رک جاتا تھا۔ اس لیے وہ اپنے موبائل کے ہوتے ہوئے بھی سرمد کا موبائل یوز کرتی تھی۔ سرمد نے نیا موبائل اُسے لے کر دینا چاہا تھا لیکن اُس نے منع کر دیا تھا۔ اس لیے وہ پاکستان جا کر اُسے نیا موبائل لے کر دینے کا سوچ رہا تھا۔

نمبر آتا ہے نہ؟ سافٹ وئیر اپڈیٹ کیا تو سارا ڈیٹا اڑ گیا ہے میرے موبائل کا سرمد موبائل اُسے پکڑا کر پھر سے شیشے کے آگے کھڑا بال سیٹ کر رہا تھا۔

نمبر تو مجھے نہیں یاد۔ میں اپنے موبوئل سے دیکھتی ہوں۔ رابیل نے سرمد کا موبائل بیڈ پر رکھا اور اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل سے اٹھانے لگی۔ جو کہ ادھر نہیں تھا۔ پھر اُس نے سرمد کی سائیڈ ٹیبل پر دیکھا وہاں بھی نہیں تھا۔

میرا موبائل کدھر ہے؟؟ میں نے آپکو دیا تھا؟؟ رابیل کچھ یاد کرتے ہوئے بولی۔

بیگم مجھے آپ نے کچھ نہیں دیا تھا۔ سرمد بیڈ پر بیٹھ کر شوز پہنتے ہوئے بولا،

کل جب ہم بالون میں بیٹھے تھے تب؟؟رابیل یاد کرتے ہوئے بولی۔

نہیں تو!!مجھے نہیں دیا آپ نے۔

تو پھر گھمادیا ہے میں نے۔میں کوئی کام ٹھیک سے پتہ نہیں کیوں نہیں کرسکتی۔۔رابیل اپنے آپ کو کوسنے لگی۔

بیگم ہم نیا لے لیں گے اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔سرمد شوز پہن کر اُس کے پاس آکر بولا،

تو ابھی نہ مجھے نمبر آتا ہے اور نہ کچھ۔میں گھر کیسے بات کرونگی۔جب کے ادھر آئے ہیں ائیر پورٹ کے بعد سے ایک دفعہ بھی گھر پر کسی سے بات نہیں ہوئی۔رابیل اداس ہوتے ہوئے بولی۔

اچھا چلیں فریش ہوں ہم آج ایک اور جگہ چلتے ہیں۔وہ اُس کا موڈ فریش کرتے ہوئے بولا،

نہیں!!!آج میں کہیں نہیں جاونگی۔مجھے بس گھر جانا ہے۔وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچھا ہم جلد ہی پاکستان جائیں گے۔ لیکن آج باہر چلیں۔ آپ کا موڈ اچھا ہو جائے گا۔

سرمد زبردستی اُسے فریش ہونے کے لیے واش روم بھیجتا ہے اور اُس کے نکلنے کا انتظار کرنے لگ گیا۔ جب وہ فریش ہو کر آئی تو جلدی سے تیار ہوئی۔ آج اس کا تیار ہونے کو بھی دل نہیں کر رہا تھا۔ اس لیے بس جلدی جلدی میں ہلکا پھلکا تیار ہو گئی۔ اور وہ دونوں ہوٹل سے باہر نکل گئے۔

دونوں کچھ دیر تک تخت استنبول کیفے پہنچتے ہیں۔

رابیل نے سفید اور نیلے رنگ کا ڈریس پہنا تھا جس پر ہاتھ سے بنے ہوئے چھوٹے نیلے پھولوں کی کڑھائی ہوئی تھی، بالکل ترکی کی ساحلی علاقوں کی طرز کا، ہلکا، ہوادار، اور آرام دہ۔ اور سرمد نے بھی لائٹ بلیو کلر کی شرٹ اور ڈارک کلر کی جینز پہنی تھی۔ آستینوں کو تھوڑا سا رول کیا ہوا تھا۔

وہ دونوں تخت استنبول کیفے میں داخل ہوئے تو اندر کا پورا منظر ہی باہر کی دنیا سے الگ تھا۔

پھولوں والے چھوٹے پلانٹرز اور دیواروں پر چھوٹے آرٹ پیس آویزاں تھے۔

رابیل کا موڈ بلکل بھی اچھا نہیں تھا آج۔ سرمد اُس سے کوئی بھی بات کرتا تو وہ صرف ہاں یا نہ میں گردن ہلا دیتی تھی۔

رابیل !! میں آپ کو ادھر اس لیے لایا تھا تا کہ ہم ترکی کو اچھے سے ایکسپلور کریں آپ کا موڈ اچھا ہو لیکن آپ تو ابھی بھی اُسی موڈ میں ہیں جیسے ہوٹل سے نکلی تھیں۔

رابیل پھر بھی کچھ نہیں بولتی، سرمد اُس کو کیفے کے اندر تک لے کر گیا اور دو قہوہ آرڈر کیے۔

تھوڑی دیر بعد قہوہ آیا۔ دونوں نے پیا۔ پھر سرمد اُس کو زبردستی ہر جگہ لے کر جا رہا تھا۔

چلیں اب پکس لیتے ہیں وہ زبردستی اسکا ہاتھ پکڑ کر تصویریں بنواتا ہے۔

ارد گرد کا ماحول اتنا پرسکون تھا کہ رابیل نے اپنی ساری اداسی کو کچھ لمحوں کے لیے پسِ پشت رکھا اور اب غور سے پورے کیفے کو دیکھنے لگی۔

یہ جگہ تو کافی اچھی ہے ؟؟ رابیل پورے کیفے پر نظر دوڑا کر بولی۔

شکر ہے آپ کو ہوش آیا ہے۔ میں کب سے آپ کو یہی تو کہہ رہا تھا۔ سرمد کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ آ گئی۔

سب سے پہلے تحت استنبول کے فلورل سٹوڈیو میں رابیل داخل ہوئی۔

رابیل نے ایک نظر سارا کیفے دیکھ لیا تھا اور سرمد کو کہا تھا کہ جیسی لوکیشن ہوگی وہ ویسی ڈریسنگ کریگی۔ سرمد کو اس چیز سے کوئی مسئلہ نہیں تھا اُس نے رابیل کے کہنے سے پہلے ہی اُس کے لیے ڈریس لے لیے تھے۔ فلورل سٹوڈیو کے لیے رابیل نے لانگ ویلوٹ کی کافتان ڈریس پہنی تھی۔ گہرے نیلے رنگ میں، جس پر گلے اور دامن میں کام ہوا تھا۔ بال اس کے کھلے ہوئے تھے جو کمر تک آرہے تھے۔

فلورل سٹوڈیو میں، جہاں بڑی بڑی کھڑکیاں تھیں، اور باہر کی قدرتی روشنی اندر آرہی تھی۔ پھولوں کے پھول، جاپانی چیری بلاسم، اور ترکی کی نازک مہک، ماحول کو جادوئی بنارہی تھی۔

پرانے عثمانی دور کے لالٹین اور دیواروں پر خطاطی کے نقش و نگار۔

فوٹو گرافر دونوں کی پکس لے رہے تھے۔

فوٹو گرافر جیسے جیسے دونوں کو بول رہے تھے وہ ویسے پوز دے رہے تھے۔ فوٹو گرافر نے ویڈیو بنانے کا کہا تو سرمد نے صاف انکار کر دیا تھا۔ وہ رابیل کو کہہ رہا تھا کہ تم کروالو

شوٹ، لیکن رابیل کی ضد تھی کہ کپل شوٹ ہی کرنا۔اس لیے سرمد اپنے انکار کو سائیڈ پر رکھ کر اب اس کے مطابق رابیل کے ساتھ کپل شوٹ کرواتا جا رہا تھا۔

میں نہیں سوچا تھا کبھی کہ میں اتنے حسین نظارے بھی دیکھوں گی اپنی زندگی میں۔ وہ پوز کرتے ہوئے سرمد کے کان میں بولی۔

اور میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ مجھے اتنی اچھی زندگی مل جائے گی۔ وہ بھی رابیل کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا،

اس لوکیشن پر کافی دیر شوٹ کرنے کے بعد وہ دونوں اگلی لوکیشن پر چلے گئے، جو اسی کیفے میں ہی تھی۔

ماڈرن بلیو لیمپ سٹوڈیو!

رابیل نے اس بیک گراونڈ کے لیے لائٹ کلر کر ڈریس پہنا تھا جو تر کی روایت کا تھا۔ بالوں کو ہائی پونی میں قید کر کے رکھا تھا۔ہائی پونی میں بھی اس کے بال کمر تک آرہے تھے۔ آگے بالوں کی لٹیں نکلی ہوئی تھیں، جو بار بار اس کے چہرے پر آتی جا رہی تھیں۔

Clubb of Quality Content!

بلیو لیمپ سٹوڈیو میں، نیلے رنگ کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ چھت پر ہزاروں کی تعداد میں لیمپ لٹک رہے تھے۔ یہ کسی فیئری ٹیل جیسا منظر لگ رہا تھا۔ ہر چیز کانچ جیسی شفاف اور رنگین تھی۔ دیواریں سادہ تھیں، اور کچھ پر جیومیٹری شیپ کے ساتھ کچھ بیک ڈراپ کے ڈیزائن بنے ہوئے تھے۔

فوٹو گرافر نے اس جگہ پر بھی اُن دونوں کا ڈریمی فوٹو شوٹ کیا تھا۔ فوٹو شوٹ کروانے کے بعد رابیل کافی دیر ان لیمپ کی چمک میں کھوئی رہی۔

ان کی چمک ان کا رنگ رابیل کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔

کوئی چیز اتنی چمکدار بھی ہو سکتی ہے کیا؟؟ وہ ایک لیمپ کو ہاتھ لگا کر دیکھتے ہوئے بولی۔

بلکل!!۔ آپ کی خوبصورت آنکھیں تو ان سے بھی زیادہ چمکدار ہیں۔

رابیل ایک بات بتاؤں آپ کو؟؟؟ سرمد نے لیمپ سے نظر ہٹا کر رابیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،

جی بتائیں!

''پہلی بار میں نے آپکی صرف آنکھیں دیکھیں تھیں۔ایسی گہری، چمکدار آنکھیں، جن میں کائنات کے سارے راز چھپے محسوس ہوئے۔مجھے وہ آنکھیں دنیا کی سب سے حسین اور پرکشش لگیں تھیں۔مجھے لگا کہ میں نے زندگی میں پہلی دفعہ کچھ خوبصورت دیکھا ہے اور وہ بھی آپ کی آنکھوں میں۔''

''پھر دوسری بار آپ کے بالوں پر نظر پڑی، ریشم جیسے نرم، ہوا کے جھونکوں سے بکھر جانے والے، سیاہ گھنے سلکی بال۔وہ مجھے اس قدر پرکشش لگے کہ میرے لیے یہ فیصلہ کر پانا بہت مشکل تھا کہ آپ کی آنکھیں زیادہ خوبصورت ہیں یا آپ کے بال۔''

''تیسری بار، جب آپ قریب سے گزری، تو آپکی خوشبو نے مجھے اپنا اسیر بنادیا۔وہ خوشبو، جس کے بعد دنیا کی کوئی مہک مجھے اچھی نہ لگی، وہ آپکی خوشبو تھی۔''

اور جب ڈنر پر آپکو مکمل ایک نظر دیکھا۔جیسے میں نے کسی خواب کو جاگتی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو۔آپ اتنی دلکش، اتنی حسین لگی کہ میں اپنی نظریں وہیں چھوڑ آیا۔

پھر آپکی چھوٹی چھوٹی حرکتیں، آپکا ہنسنا، بات کرتے ہوئے ہاتھوں کا ہلکا سا لرزنا، سب کچھ دل کو بھانے لگا۔تب میں نے آپکی ظاہری خوبصورتی دیکھی تھی۔ایک ایسی خوبصورتی، جو ہر بار دل کو نئے رنگ میں ڈھال دیتی تھی۔

لیکن جب عید پر آپ نے ممی اور خان بابا کو بنا کسی رشتے کے، اتنے پیار سے تحفے دیے۔تب میں نے آپکے دل کی خوبصورتی دیکھی۔ایک ایسا دل، جو کسی کی مسکراہٹ میں اپنی خوشی تلاش کرتا ہے۔

اور آپ جانتی ہیں، کہ میں کب اپنا دل آپ پر ہار بیٹھا تھا؟؟

کب؟؟رابیل پوری توجہ سے سنتے ہوئے بولی۔

اسی دن، جب آپ نے ممی کا پوری رات خیال رکھا، بغیر کسی صلے کے، بغیر کسی واسطے کے۔ تب مجھے محسوس ہوا کہ اگر میں کبھی فنا ہو سکتا ہوں تو صرف آپکی وجہ سے، اور اگر کسی پہ فدا ہو سکتا ہوں تو وہ صرف آپ پر۔

میں آپکی آنکھوں پر پہلے دن سے ہی فدا تھا، اسی لیے آپ سے نظریں جھکا کر بات کرنے کو کہتا تھا۔کیونکہ مجھے ڈر تھا، اگر میں آپکی آنکھوں میں دیکھ لوں گا تو خود کو بھول بیٹھوں گا۔

کیا ابھی بھی ایسا ہے وہ بات کاٹتے ہوئے بولی۔

جی!! ابھی بھی جب کوئی بہت ضروری بات کرنی ہو تو میں آپ سے نظریں نہیں ملاتا کیونکہ مجھے بات بھول جاتی ہے۔ یا تو میں منہ دوسری طرف کر کے بات کرتا ہوں یا تب آپکو دیکھتا جب آپکی نظریں جھکی ہوئی ہوں۔

اور آپکے بالوں کو باندھنے کو اسی لیے کہتا تھا۔۔ کیونکہ اگر وہ کھلے رہتے، تو میں کچھ اور دیکھ ہی نہیں سکتا تھا، سوائے اُن ریشمی بالوں کو۔

اور آپ سے دور رہنے کو اسی لیے کہا۔۔ کہ کہیں آپکی خوشبو میں کھو نہ جاؤں۔ اسی لیے اُس دن میں نے وہ سب کہا تھا، کیونکہ آپ صرف خوبصورت نہیں، بہت خاص ہو۔ آپ وہ ہو جس پر فدا ہوا جائے، جس پر دل نثار ہو جائے۔۔ اور جس کے بغیر کوئی بات مکمل نہ ہو۔

تب مجھے لگا کہ میں آپ کے لیے جان ہتھیلی پر رکھ بھی سکتا ہوں اور کسی کی جان نکال بھی سکتا ہوں۔

اور میں پتہ کیا سمجھتی تھی جب آپ نے بال باندھنے نظریں جھکانے کو کہا۔

کیا؟؟ وہ غور سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

کہ آپ کو میری ان چیزوں سے نفرت ہو گی اس لیے دیکھنا نہیں چاہتے۔

بلکل بھی ایسا نہیں ہے۔میں کبھی ایسا کر ہی نہیں سکتا۔وہ رابیل کی ناک کی ٹپ کو پیار سے چھوتے ہوئے بولا،

اب بتادیا ہے اب مجھے خود پر فخر ہو رہا۔رابیل اس کو سر اٹھا کر دیکھ کر بولی

اچھی بات ہے آپکو خود پر فخر ہونا بھی چاہیے۔چلیں اب اگلی لوکیشن پر وہ اسکا ہاتھ تھام کر بولا۔

جی ضرور۔!

ڈریم روف ٹاپ!

رابیل نے آسمانی نیلے رنگ کا ایک لمبا سا گاون پہن رکھا تھا،جو اتنا لمبا تھا کہ تین لوگ بھی اگر تھامتے تو شاید مکمل سنبھال نہ پاتے۔گاون کے آخری کنارے پر باریک جالی(نیٹ)کا خوبصورت فرل لگا ہوا تھا جو ہوا میں لہراتا تھا۔

سرمد نے سمپل وائٹ شرٹ اور گرے پینٹ پہنی تھی۔ان فارمل تھا لیکن اُس پر کلاسی ہی لگ رہا تھا۔

وہ گاون پہنے جب چھت پر آئی، سرمد اس کا انتظار کر رہا تھا۔سرمد نے اُسے دیکھا تو پھر وہ اُس سے نظریں نہیں ہٹا پایا۔اُس کے قدم تھم گئے تھے، آنکھیں ٹھہر گئی۔،اور دل کی دھڑکن اچانک تیز ہو گئی۔اتنی تیز کہ وہ اپنے دل کی بے ترتیب دھڑکنوں کو ارد گرد کے شور میں بھی باآسانی سن سکتا تھا۔

وہ آہستہ سے ربیل کے قریب آیا، نظر اُس پر جمائے، جیسے ہر پل کو اپنے اندر سمو لینا چاہتا ہو۔ پھر مدھم سی آواز میں بولا،

آپکی ایک جھلک میرے دل کی ترتیب کو بے ترتیب کر دیتی ہے۔

آپ وہ ہو جس کے قریب آکر میرا دل یا تو دھڑکنا چھوڑ دیتا ہے، یا پھر بے قابو ہو جاتا ہے۔

جب آپ پاس ہوتی ہو، میری سانسیں بے ترتیب، دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔

MY Heartbeat speeds up when you are near

Clubb of Quality Content

you are my sweetest kind of TACHYCARDIA

My beloved sweetheart wife....

رابیل نے سرمد کو دیکھا اور پھر ایک نظر ارد گرد دیکھا جہاں فوٹو گرافر نے ان کے یہ حسین منظر کو اپنے کیمرے میں قید کر لیا تھا۔

اُن لمحوں میں بھی ان کے ارد گرد فوٹو گرافرز کی ایک ٹیم موجود تھی، جو ان کی ہر حرکت کو کیمرے میں قید کرنے میں مصروف تھی۔

رابیل سرمد سے دور ہٹی اور پھر بولی۔

ہم اس وقت تمام فوٹو گرافرز کے سامنے ہیں۔ مہربانی فرما کر اپنا رومانوی حملہ کچھ دیر کے لیے روک دیں!

پھر وہ نرمی سے اُسے پیچھے کرتے ہوئے تصویر کے لیے پوز دینے لگ گئی۔

لیکن اپنی اتنی "ناقدری" پر وہ دل پر ہاتھ رکھ کر ہنستے ہوئے بولا،

ہائے!!! اتنی خوبصورتی، اتنی محبت، اور یہ ستم کہ فوٹو گرافرز کی وجہ سے خود پر قابو رکھنا پڑے۔

پہلے رابیل کا سولو فوٹو شوٹ ہوا تھا۔ پھر ان دونوں کا کپل شوٹ تھا۔

کیمرہ ایک لمحے کے لیے بھی ان سے جدا نہیں ہوا تھا ان کا ہر مومینٹ کیمرے میں قید تھا۔

وہ دونوں شام ہونے تک وہیں پر ہی تھے۔

اس وقت وہ قالین پر بیٹھے تھے۔ رابیل اٹھی اور سرمد بھی اٹھ کھڑا ہوا،

"پتا ہے، بیگم۔ جب آپ کھڑی ہوتی ہیں۔ تو آپ کا سر میرے دل کے برابر ہوتا ہے۔ نہ کم، نہ زیادہ۔ بلکل وہیں، جہاں محبت کو جگہ ملنی چاہیے۔ دل کے برابر۔"

رابیل شرم کے مارے سرخ ہو رہی تھی وہ سرمد سے نظریں نہیں ملا رہی تھی۔

پھر وہ جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا،

اور مجھے آپ سے بات کرنے کے لیے ہر بار جھکنا پڑتا ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے۔ میں جتنا جھکتا ہوں، اتنا ہی اپنے آپ کو آپ کے دل میں بلند ہوتا ہوا محسوس کرتا ہوں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد نے رابیل کو اپنے بازوں کے حصار میں لیا۔

پہلی بار۔وہ اس کے بازوؤں میں تھی۔اور اس کا سر بالکل سرمد کے دل کے برابر تھا۔کوئی زبردستی نہیں،کوئی لرزتی انگلیاں نہیں،صرف ایک مکمل،پرسکون لمحہ۔

آپ کی ہائٹ چھوٹی نہیں ہے رابیل!! یہ وہ مقام ہے جہاں رب نے آپکو رکھا ہے۔میرے دل کے برابر۔

جہاں ایک مرد،اپنی عورت کو رب کی امانت جان کر اپنے سینے پر رکھتا ہے۔

آپکو تھامنا عبادت ہے،

اور جھکنا فرض۔

you are my solace,my reason to live, the one who taught me how to smile....

You give life to me.....

Clubb of Quality Content

(*****)

ہوٹل پہنچتے ہی رابیل ایک دفعہ پھر ناکام کوشش کرتی ہے نمبر یاد کرنے کی لیکن افسوس اسے یاد ہی نہیں آتا۔

رات کا سناٹا بڑھتا جا رہا تھا۔ مگر رابیل کھڑکی کے پاس کھڑی تھی، باہر کی تاریکی میں گھری ہوئی۔ اُس کی آنکھیں کھڑکی کے باہر دور کہیں گم تھیں، مگر دل اس کے اندر طوفان برپا تھا۔ ہاتھ میں موبائل جس پر وہ کبھی کچھ نمبر ڈائل کرتی کبھی کچھ۔

رابیل کی سانس بے ترتیب ہو رہی تھی، دل دھڑک رہا تھا ایسے جیسے کسی نے اسے زور سے پکڑ لیا ہو۔ اس کے ذہن میں لاکھوں سوالات گونج رہے تھے۔

کیا سب ٹھیک ہے؟

کیا بی جان ٹھیک ہیں؟؟ اُن کی طبیعت ٹھیک ہو گی َ

کیا کسی کو میری ضرورت نہیں؟

کیا کوئی مجھے یاد کر رہا ہے؟

وہ خود سے بار بار سوال کرتی رہی، مگر کوئی جواب نہ ملا۔ آنکھوں سے آنسو پھسلنے لگے، لیکن وہ خود کو روک رہی تھی۔

سرمد جو صوفے پر بیٹھا کچھ ای میلز میں مصروف تھا، رابیل کی بے چینی محسوس کر کے وہ لیپ ٹاپ کو وہی رکھ کر رابیل کے پاس آیا۔

کیا ہو گیا ہے رابیل؟؟ اتنی پریشان کیوں ہو گئی ہیں آپ؟؟

رابیل نے موبائل کو ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑا اور آہستہ سے بولی۔

پتہ نہیں کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہے۔ ایک مجھے نمبر بھی یاد نہیں آ رہا کسی کا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سرمد نے اسے بیٹھنے کو کہا، اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

میں صائم سے کل ہی نمبر منگواتا ہوں آپ کے گھر کا پھر بات کر لینا۔ میرا نمبر بھی نیو ہے۔ اگر پہلے والا ہوتا تو آپ کے گھر والے مجھے کال کر دیتے۔ لیکن شائد اُن کے پاس یہ نمبر نہیں ہو گا اس لیے مجھ سے بھی رابطہ نہیں ہوا اُن کا۔

ابھی تو ہمیں یہاں آئے ہوئے صرف سات دن ہوئے ہیں۔اور آپ ابھی سے اتنی پریشان اور اداس ہو گئی ہیں۔

رابیل نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی، مگر بے چینی کم نہ ہوئی۔

آپ نہیں جانتے یہ کیسا لگتا ہے جب آپ اپنے گھر والوں کی آواز نہ سن سکو۔میں روز سوچتی ہوں کہ شاید کوئی بیمار ہو، یا کسی کو میری ضرورت ہو،اور میں یہاں ہوں۔میرا دل بے چینی سے بھر گیا ہے۔

سرمد نے رابیل کی آنکھوں میں جھانکا جہاں اس وقت پریشانی اور نمی صاف واضح تھی۔

رابیل!! میں آپکے ہر خوف کو سمجھتا ہوں۔لیکن آپکو یہ جان لینا چاہیے کہ ہم ساتھ ہیں۔ میں آپ سے یہ وعدہ دیتا ہوں کہ آپ کو کبھی اکیلا محسوس نہیں ہونے دوں گا۔ہم گھر والوں سے رابطہ ہو جائے گا۔کل تک پکا ہو جائے گا۔ابھی میں صائم کو کال یا مسیج کر دیتا ہوں وہ کل تک نمبر ہمیں بھیج دے گا۔سرمد نے رابیل کو ہر ممکن کوشش کی بہلانے کی۔

اب آپ آرام کریں۔میں کہہ رہا ہوں نا کہ کل ہی گھر والوں سے بات ہو جائے گی۔تو بس ساری فکر چھوڑیں اور آرام کریں۔

رابیل اثبات میں سر ہلاتی ہے اور بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔ سرمد اُس کے اوپر بلینکٹ ٹھیک کرتا ہے۔اور پھر واپس صوفے پر آکر میلز دیکھنے لگ گیا۔

رابیل نے آنکھیں بند تو کرلی تھیں لیکن پتہ نہیں کیوں اُس کی آنکھوں سے پانی بہتا جارہا تھا وہ رو نہیں رہی تھی۔وہ اداس تھی لیکن آنکھوں میں نمی بڑھتی جارہی تھی۔رابیل نے کروٹ لے کر سونے کی کوشش کی۔

(*******)

پاکستان: وقت دو بج کر سنتالیس منٹ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آئی سی یو۔

آئی سی یو کہ سفید بیڈ پر بی جان سانس لینے کے لیے جدوجہد کر رہی تھیں۔اکیلا، خاموش کمرہ جہاں صرف مشینوں کی بیپ بیپ باقی تھی۔ تسنیم بیگم بی جان کے ہاتھوں کو تھامے، مسلسل دعائیں پڑھ رہی تھیں!

بی جان کی آنکھیں بند تھیں، لیکن دل اور دماغ جاگ رہا تھا۔ہر دھڑکن کے ساتھ رابیل کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔

ان کے ہونٹوں نے بے آواز جس نام کو پکارا تھا وہ رابیل تھا۔

رابیل!!رابیل!

سامنے آفتاب صاحب کھڑے تھا، آنکھوں سے بے آواز آنسو بہہ رہے تھے۔فون ہاتھ میں تھامے، اب وہ بھی تھک گئے تھے رابطہ کرتے کرتے۔کیونکہ کوئی جواب ہی موصول نہیں تھا۔

بی جان کی انگلیاں ہلنے لگیں۔ہ آخری بار اپنی رابیل کو چھونا چاہتی تھیں۔

پر رابیل کہاں تھی؟

ترکی میں، ایک گہری نیند میں، کچھ عجیب خواب دیکھتے ہوئے، شاید وہ خواب، بی جان کی آخری پکار تھی۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر بی جان کو چیک کرنے کے لیے اندر آئے، بی جان کی خراب حالت دیکھی اور بولیں۔

ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔۔حالت بہت کریٹیکل ہے۔بس دعا کریں۔

نالزکلب
Clubb of Quality Content

وقت رک گیا۔ سانسیں جیسے سب کے سینوں میں جم گئیں۔

بی جان کا چہرہ سکون میں تھا، جیسے رابیل کو یاد کرتے کرتے مسکرا گئی ہوں۔ پر دل؟ دل جیسے خاموشی سے چُور چُور ہو گیا ہو۔

آفتاب صاحب اور تسنیم مسلسل بی جان کا ہاتھ تھامے اُن کے پاس بیٹھے رہے۔

بی جان کی سانسیں دھیرے دھیرے ٹوٹ رہی تھیں، مگر اُن کی دعائیں اب بھی زندہ تھیں، وہی دعائیں جو رابیل کی ہر مسکراہٹ، ہر کامیابی، ہر درد کے لیے ہاتھ اٹھاتی رہیں۔ ہاتھ کمزور ہو چکے تھے، ہونٹ خشک تھے، مگر ان کی روح اب بھی صحن میں رابیل کے قہقہوں کی تلاش میں بھٹک رہی تھی۔ آنکھیں بند تھیں، لیکن دل میں صرف ایک تصویر تھی، رابیل۔ وہ چاہتے ہوئے بھی آخری بار اپنی لاڈلی کو نہ چھو سکیں، نہ پکار سکیں۔ اور پھر، ایک لمحہ آیا، سانس ایک لمحے کو رُکی، جیسے بی جان نے آخری بار اندر ہی اندر رابیل کا نام پکارا ہو۔

رابیل!! میری بچی!

اور پھر خاموشی ہو گئی۔ مشین کی بیپ بند ہو گئی تھی۔

ہاتھ جو دعا کے لیے اٹھتے تھے، اب سینے پر بند ہو گئے۔ لب جو رابیل کے لیے سلامتی مانگتے تھے، ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئے۔

پورا کمرہ جیسے ساکت ہو گیا، بس ایک چیخ باقی تھی جو تسنیم بیگم کے سینے سے نکلی،

بی جان!!

بی جان کا پورا وجود بے جان ہو گیا تھا۔

بی جان کا جسم اب ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ بے جان سانسیں، سب ختم ہو گیا تھا۔

آفتاب صاحب تو جیسے ایک لمحے کے لیے بے سدھ ہو گئے تھے۔ آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح بہہ رہے تھے۔ بی جان کی موت کسی کے دل پر کوئی گہرا اثر چھوڑے نہ چھوڑے لیکن رابیل کے لیے یہ بات صدمے والی ہو گی۔

رابیل کی ایک دُنیا دفن ہو گئی تھی۔ ایک رشتہ، جو ماں سے بھی بڑھ کر تھا، ایک دعا جو ہر لمحے ساتھ رہتی تھی، ایک پناہ، جو اب قبر میں خاموش لیٹی ہو گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ صرف موت نہیں تھی، یہ رابیل کے دل میں ہمیشہ کے لیے رہ جانے والا زخم تھا، جو نہ کبھی بھرے گا، نہ کبھی مٹ سکے گا۔

بی جان چلی گئیں۔ اور اپنے ساتھ رابیل کا آدھا وجود لے گئیں۔

ہر دیوار خاموش تھی، پر ہر خاموشی رابیل کو پکار رہی تھی۔

بی جان کی زندگی کی آخری خواہش، صرف ایک آخری بار اپنی رابیل کو دیکھنا تھا۔

وہ ہاتھ جو رابیل کو تھامتے تھے۔

وہ آنکھیں جو رابیل پر صدقے جاتی تھیں۔

وہ لب جو رابیل کے لیے دعائیں کرتے نہ تھکتے تھے۔ آج وہ سب خاک میں دفن ہونے جا رہے تھے۔

(*****)

رابیل کب سے بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ آنکھوں میں نمی تھی اور دل میں اضطراب، جیسے ہوا بھی دل کو چبھ رہی ہو۔ وہ سونے کی بہت کوشش کرتی رہی، مگر نیند

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ سرمد بھی اس کی وجہ سے جاگا ہوا تھا، وہ رابیل کے پاس بیٹھا تھا۔

سرمد!! رابیل نے بیڈ کراون سے ٹیک چھوڑ کر سرمد کی طرف دیکھ کر اُسے پکارا، سرمد جو بیڈ کراون سے ٹیک لگائے اُسی کو دیکھ رہا تھا، رابیل کے پکارنے پر وہ اُس کی طرف متوجہ ہوا،

جی!

کیا ہم اس وقت بلیو ماسک جا سکتے ہیں؟؟ رابیل نے ٹائم دیکھا جہاں رات کے دو بج رہے تھے۔ مجھے سکون نہیں مل رہا، ایسا لگ رہا ہے بہت کچھ غلط ہونے والا ہے۔ رابیل اپنے دل کے سارے حدشات اُسے بتاتے ہوئے بولی،

چلیں!! سرمد بیڈ سے اٹھا، سائیڈ ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھائی، اور اس کو ساتھ لے کر ہوٹل کے کمرے سے نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ نیلی مسجد پہنچ گئے تھے۔ نیلی مسجد کے صحن میں رات کی تاریکی کے باوجود ہر طرف روشنی تھی۔ فضا پر سکون، مینار خاموش دعاؤں کی طرح کھڑے، آسمان پر بادل جیسے

رک گئے ہوں۔۔اور مسجد کے گنبدوں سے اترتی چمک، دل کو تھامتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

رابیل نے سر پر دوپٹہ اچھے سے حجاب کی طرح لیااور اندر داخل ہوئی۔ وضو کر کے وہ صحن کے بیچ میں بیٹھ گئی۔ سرمد بھی زمین پر اس کے ساتھ بیٹھ گیا، جیسے دونوں نے دنیا کو مسجد کے دروازے پر ہی چھوڑ دیا ہو۔

رابیل کے ہاتھ میں تسبیح تھی وہ سرمد کو دیکھتے ہوئے بولی۔

آپ کو پتہ ہے ؟؟بی جان کہتی تھیں، اللہ کے نام صرف لفظ نہیں ہوتے، وہ دل کی دوا ہوتے ہیں۔ یہ دنیا کی سب سے مہربان دوائی ہے، جس کا کوئی سائیڈ ایفیکٹ نہیں، بس اثر ہی اثر۔

میں جب بھی پریشان ہوتی تھی یا بے چین ہوتی تھی تو بی جان مجھے کوئی نہ کوئی اللہ تعالیٰ کا نام بتاتی تھیں اور پھر اُس کا مطلب سمجھا کر کہتی تھیں کہ جب بھی اداس ہو تو یہ نام پڑھا کر و اللہ تعالیٰ کا، جب پریشان ہو تو یہ والا، انہوں نے ایسے مجھے اللہ تعالیٰ کے سارے نام یاد کر وائے تھے۔

رابیل!! جب تم ٹوٹنے لگو، اللہ کے نام پکارتے رہنا، وہ بکھرتے ہوئے دلوں کو سب سے پہلے سن لیتا ہے۔ رابیل کو بی جان کی یہ بات یاد آئی۔

رابیل ابھی بھی آنکھوں میں نمی لیے آہستہ آہستہ تسبیح پر اللہ تعالیٰ کے نام پڑھتی جا رہی تھی۔

یَاسَلَامُ، اے سلامتی دینے والے

یاسَلَامُ... یاسَلَامُ۔ رابیل نم آنکھوں سے بولی، "

میرے دل کو تھام لے، جو لفظ نہیں کہہ پا رہا، اُس کی بھی صدا سن لے۔

رابیل کو دیکھ کر سرمد کے دل سے بس یہی نکلا،

جو یہ سہ رہی ہیں، اُن کا بوجھ مجھے دے دے یارب، تاکہ یہ ہلکی ہو جائیں، ان کا غم ہلکا ہو جائے، ان کے دل کو سکون آ جائے۔

یَاجَبَّارُ، اے ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والے۔

یاجَبَّارُ۔۔۔ یاجَبَّارُ"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ دل، جو بی جان کی آواز کے بغیر سونا نہیں جانتا تھا، اب تنہا ہے، اسے جوڑ دے۔ میرے مالک!! رابیل دل ہی دل میں بولتی جارہی تھی۔

اگر میں اس جوڑ کا ذریعہ ہوں، تو مجھے صبر دے، ظرف دے، محبت دے۔ رابیل کے بکھرے دل کو میرے ذریعے جوڑ دے میرے مالک!! سرمد دل میں بولا

یَاوَدُودُ۔ اے محبت کرنے والے

'یاوَدُودُ۔۔یاوَدُودُ"

رابیل بولی!

بی جان کہا کرتیں تھیں کہ

رشتہ صرف نکاح سے نہیں جڑتا، جب اللہ چاہے، تب جڑتا ہے۔ اے رب، محبت کو خلوص دے۔

سرمد دل میں دعا کرتا،

اگر میری خاموشی بھی عبادت بن سکتی ہے، بس اسے سکون پہنچا دے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یَانُورُ۔اے روشنی دینے والے

یانُورُ۔۔۔یانُورُ"

ہوا کا جھونکا آہستہ سے گزر گیا،رابیل کے دوپٹے کو چھو کر، جیسے اُس کی دعا سن جا رہی ہو۔

اے مہربان،شفا دینے والے،دعا سننے والے رب!

تُو دعا سننے والا ہے۔اگر یہ پل ہماری تقدیر کا حصہ ہے،تو اسے وہ مقام دے جو دنیا کے لفظ نہیں بیان کر سکتے۔

بی جان کی آواز رابیل کے دل میں گونجتی ہے۔

رابیل،اللہ کے ناموں میں صرف آواز نہیں۔زندگی کی پوری کہانی ہوتی ہے۔

اگر کبھی زندگی میں بکھر جاؤ،تو بس اُس کے نام لے کر سجدے میں چلی جانا۔تم پھر جُڑ جاؤ گی۔

دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔آنکھوں میں نمی تھی،مگر دل میں عجیب سا سکون۔کوئی بات نہیں،بس ہاتھ تھامے،مسجد کے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اوپر آسمان صاف ہو چکا تھا۔نیلی مسجد کے مینار جیسے اللہ کی رحمت کے دروازے بن چکے ہوں۔

رابیل، اگر دل کا بوجھ باقی ہے، تو سجدہ باقی ہے۔رابیل کو بی جان کی ساری کہی گئیں باتیں یاد آتی جا رہی تھیں اور اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔

رابیل آہستہ سے سرمد کی طرف دیکھتی ہے اور بولی،

بی جان کہتی تھیں، جب نہ دعا بنے، نہ آنسو رُکیں، نہ کوئی سمجھ سکے۔تب خاموشی سے سجدے میں چلے جانا، پھر بس خاموش رہنا، باقی اللہ جانے۔

رابیل زمین پر چادر بچھاتی ہے، نیلی مسجد کے ستون کے سائے میں بیٹھ جاتی ہے۔سرمد چند قدم پیچھے ہو کر خاموش بیٹھ جاتا ہے۔

اے میرے رب!! میرے اندر جو جنگ ہے، اسے تُو ختم کر دے۔

رابیل سجدے میں چلی جاتی ہے۔طویل، خاموش، وہ الفاظ نہیں کہتی، بس سجدے میں سر ٹکا لیتی ہے۔

طویل سجدے کے بعد رابیل سر سجدے سے اٹھاتی ہے۔

سرمد رابیل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا ہے، کچھ نہیں کہتا، صرف یہی سوچتا ہے۔

جب رشتہ رب کے نام پر جُڑ جائے۔تو وہ کبھی کمزور نہیں ہوتا۔

کافی دیر نیلی مسجد میں رہنے کے بعد سرمد رابیل کو ہوٹل واپس لے آتا ہے تاکہ وہ کچھ دیر آرام کر سکے۔

رابیل ہوٹل جا کر خاموشی سے بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔نیند خود بخود اس پر طاری ہو جاتی ہے۔اور کچھ ہی لمحوں میں وہ نیند کی گہری آغوش میں چلی جاتی ہے۔

Clubb of Quality Content

سرمد اس کے سو جانے کے بعد خود بھی لیٹ جاتا ہے۔

رابیل خواب دیکھتی ہے۔کہ وہ ایک پر نور وادی میں داخل ہو رہی تھی، سفید گلابوں سے بھرے باغ میں ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔

فضا میں قرآن کی تلاوت کی مدھم آواز گونج رہی تھی۔

رابیل اِدھر اُدھر دیکھتی ہے، دل جیسے کسی شناسا چہرے کی تلاش میں ہو، پھر دور سے بی جان سفید دوپٹے میں دھیرے دھیرے چلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

رابیل دوڑ کر بی جان سے لپٹ جاتی ہے۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

رابیل رو رہی تھی۔

بی جان! آپ کہاں تھیں؟ میں بہت ڈر گئی تھی۔ دل میں عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔ آپ سے بات کیے بغیر سب ادھورا لگ رہا تھا۔ بی جان!

بی جان مسکرا کر بولتی ہی۔

رابیل!! میں کہیں نہیں گئی تھی۔ میں وہیں تھی، تمہارے پاس، بہت پاس۔

رابیل بی جان کا ہاتھ تھام کر پھر زور سے رونے لگتی ہے۔

تو پھر میں اتنی اداس کیوں ہوں؟ یہ دل کیوں کہتا ہے کہ میں سب کچھ کھو چکی ہوں؟

بی جان رابیل کی پیشانی پر ہاتھ رکھتی ہیں، جیسے دعاؤں سے دل کو سہلا رہی ہوں۔

رابیل!! میری جان!!! میں اب تمہاری دنیا میں نہیں ہوں۔ میری روح تمہیں دیکھتی ہے، دعا دیتی ہے، لیکن اب میرے جسم کی واپسی ممکن نہیں۔

رابیل کا جسم کانپنے لگتا ہے۔

نہیں بی جان!! یہ خواب ہے نا؟ آپ تو واپس آئیں گی نا؟ آپ میرے پاس ہیں نا بی جان!

بی جان نرمی سے کہتی ہیں۔

یہ خواب ہے، پر سچا ہے۔

مجھے جانا ہے رابیل!! اب میں کبھی نہیں آؤں گی۔

بی جان رابیل کے ہاتھ میں ایک تسبیح تھماتی ہیں، اس تسبیح میں میرا لمس ہے۔ رابیل!

اب یہ ذکر تمہارا سہارا ہے، میری دعاؤں کا تسلسل ہے۔

اور جب دنیا چپ ہو جائے، تو دل میں کہنا۔

اللّٰھمّ اجعل فی قلبی نورًا

ناول کلب
Clubb of Quality Content

بی جان پیچھے ہٹتی ہیں، جیسے جیسے بی جان دور ہوتی ہیں، ان کے قدموں کے نیچے سفید روشنی کا راستہ بنتا جارہا تھا۔

رابیل، اب جاو!

رابیل کی آنکھ کھلتی ہے۔آذان فجر ہورہی تھی۔ تکیہ بھیگ چکا تھا، آنکھیں کھلی تھی۔

بی جان!

بی جان!

رابیل ادھر اُدھر بی جان کو پکارتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد رابیل کی آواز سن کر فورا جاگ جاتا ہے۔رابیل کو سہارا دیتا ہے۔پھر تھوڑی دیر بعد رابیل خاموشی سے اٹھ کر وضو کرنے چلی جاتی ہے۔اور آکر نماز پڑھنے لگ جاتی ہے۔

(*******)

آج صحن میں بی جان کی چارپائی رکھی تھی، مگر آج وہ اس پر بیٹھی قرآن نہیں پڑھ رہی تھیں۔ آج وہ لیٹی تھیں، خاموش، بے حس وحرکت۔

بی جان کے کہے کے مطابق آفتاب بی جان کی باڈی کو اسلام آباد لے آئے تھے۔اُن کی تدفین یہی ہونی تھی۔

کفن میں لپٹی ان کی جسامت اتنی چھوٹی لگ رہی تھی جیسے وہ سکڑ گئی ہوں، جیسے عمر بھر کا بوجھ، دعاؤں، صبر، خاموشی اور اپنوں کی پرواہ نے ان کی ہڈیوں کو نرم کر دیا ہو۔ لیکن چہرہ، جس پر صدیوں کا سکون اور تقدیر کا فیصلہ لکھا ہوا تھا۔

محلے بھر میں وقت جیسے تھم گیا تھا۔خواتین کونے میں سسک رہی تھیں، مرد خاموش کھڑے تھے، آنکھیں نم، زبانیں بند۔ کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ چارپائی کے قریب جا کر بی جان کو دیکھے۔ سب جانتے تھے، یہ آخری بار ہے۔اور اس بار وہ کچھ نہیں کہیں گی۔

بی جان نے اپنے اس گھر میں اپنی زندگی کے سارے خوبصورت لمحات گزارے تھے اس لیے ہر کوئی بی جان سے اچھے سے واقف تھا،

آفتاب نے کپکپاتے ہاتھوں سے بی جان کے چہرے پر سے کپڑا اہٹایا۔ایک لمحہ،اور وقت رک گیا۔

Clubs of Quality Content!

بی جان!!اُٹھ جائیں نا، رابیل آ رہی ہے۔آپ نے کہا تھا نا جب تک وہ نہیں آئے گی آپ نہیں جائیں گی؟

آفتاب صاحب کی آواز ٹوٹنے لگی، جیسے دل کے اندر سے کوئی دھڑکن چیخ رہی ہو۔

بی جان اٹھ جائیں نا؟؟

لیکن بی جان کے لب سلے ہوئے تھے۔آنکھیں بند، جیسے صدیوں کی نیند سو گئی ہو۔

نماز جنازہ کے لیے لوگ صفوں میں کھڑے تھے۔مولوی صاحب نے کہا،

مرحومہ نیک خاتون تھیں، سب کی ماں جیسی۔دعا کریں کہ اللہ ان کی مغفرت کرے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لوگوں نے ہاتھ اٹھائے، اور ہوا بھر گئی خاموش سسکیوں سے۔جیسے دعاؤں میں بھی درد تھا۔

ہر لفظ کے ساتھ بی جان کی ایک یاد کسی نہ کسی دل میں چبھتی گئی۔

جنازہ اُٹھا۔وہی کاندھے جو کبھی بی جان نے تھپتھپا کر مضبوط کیے تھے، آج اُنہی کاندھوں نے بی جان کو لے جانا تھا۔مٹی کے نیچے۔

قبر تیار تھی۔

جب بی جان کو اتارا گیا، وہ لمحہ اتنا سناٹا خیز تھا کہ پرندے بھی خاموش ہو گئے۔ زمین نے بی جان کو نگل لیا۔ پہلی مٹھی مٹی۔۔۔ پھر دوسری۔۔ اور بی جان غائب ہو گئیں، ہمیشہ کے لیے۔

وہ صحن، جو گھر جہاں، ہنسی اور بی جان کی مسکراہٹ سے گونجتا تھا، آج صرف مٹی، آنسو اور خاموشی سے بھرا تھا۔

بی جان کے ارد گرد بہت سے چہرے تھے، رشتے، تعلقات، ناطے۔ مگر جو بے مثال محبت جو بے لوث انسانیت انہیں رابیل کے وجود سے ملی تھی، وہ کسی اور کے ساتھ ہونے سے کبھی نہیں ملی تھی۔ رابیل بی جان کے بڑھاپے کی تنہائی کا سکون تھی۔ اور بی جان رابیل کے لیے وہ ستون تھیں، جس پر اس کی ساری ہستی ٹکی ہوئی تھی۔

وہ صرف دادی یا بزرگ نہیں تھیں۔ وہ رابیل کا سایہ، اس کی ڈھال، اس کی ہمراز، اس کی خاموش دعا تھیں۔ ہر طوفان رابیل سے پہلے بی جان کی دعاؤں کا حصار بنتا، اور ہر درد سے پہلے بی جان کی آنکھیں اس کی پیشانی چوم لیتی تھیں۔

بی جان کی سب سے بڑی خواہش تھی کہ رابیل ہمیشہ خوش رہے، زندگی میں کبھی اس کی آنکھ نم نہ ہو۔۔۔ کبھی دل خالی نہ ہو۔۔

لیکن رابیل کو کیا پتہ تھا کہ جب بی جان نے اس فانی دنیا کو الوداع کہا تو اسکی دنیا جیسے تھم جائے گی۔

وقت چلتا رہے گا، دن بدلتے رہیں گے۔

مگر بی جان کے جانے کا زخم ایسا گہرا ہو جائیگا کہ وقت بھی اسے شائد بھر نہ سکے۔

یہ وہ جدائی بن جانی تھی جو الفاظ میں نہیں۔

بس آنکھوں میں چھپی رہنی تھی۔۔

اور دل کی گہرائیوں میں مسلسل رونا لکھ دیا جانا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(*****)

رابیل کی خراب حالت اور بے چین دل کو دیکھ کر سرمد نے ترکی سے واپسی کی فلائٹ لے لی تھی۔ وہ دونوں ترکی سے کل فجر کے بعد ہی نکل گئے تھے۔

اس وقت وہ گاڑی میں بیٹھے بی جان کے گھر کی طرف جانے کے لیے نکلے تھے۔

رابیل کے چہرے پر ایک الگ ہی چمک تھی۔دل بے چین تھا لیکن خوشی بھی تھی کہ وہ آج بی جان سے ملے گی۔

بی جان کتنا خوش ہونگی سرمد!! کتنا اچھا لگے گا انہیں کہ میرے یوں اچانک آ جانے سے۔رابیل سرمد کی طرف دیکھ کر بولی۔

لیکن اگر بی جان لاہور ہوئی تو؟؟رابیل خود ہی سوچتے ہوئے بولی۔

صائم نے سرمد کو کال کر کے بی جان کے بارے میں سب بتا دیا تھا، سرمد کے کہنے پر صائم نے اُس کے گھر کا نمبر منگوایا تھا اور کال کرنے کا بھی کہا تھا۔صائم نے ہی انہیں بتایا تھا کہ بی جان کی تدفین اسلام آباد میں ہی ہونی ہے اس لیے وہ لاہور کی بجائے ڈائریکٹ ادھر ہی آئے تھے۔

ائیرپورٹ جانے سے پہلے ہی صائم کی کال آ گئی تھی اور اس نے سرمد کو آگاہ کر دیا تھا۔اور سرمد تب سے بس اسی سوچ اور حیرت میں تھا کہ رابیل کیسے ری ایکٹ کرے گی، کیا ہو گا۔

سرمد مکمل خاموشی سے رابیل کی باتوں کو بس سن رہا تھا، تھوڑی دیر بعد گاڑی رابیل کے گھر کے سامنے رکی۔دروازہ کھلا رابیل کے چہرے پر مسکراہٹ، قدموں میں بے تابی تھی۔

لیکن جیسے ہی وہ دروازے کے اندر قدم رکھتی ہے۔ صحن کے کونے میں سفید چادر، خاموش بیٹھی عورتیں، سر جھکائے مرد، اور پورا ماحول ہی بدلا ہوا تھا۔

رابیل کے قدم وہی رُک گئے تھے۔۔ چہرے پر حیرت، پھر الجھن، پھر گھبراہٹ۔

رابیل کو ایک کونے میں تسنیم بیگم بیٹھی نظر آئیں رابیل دوڑتی ہوئی ان کے پاس گئی۔

ماما؟ یہ سب کیا ہے؟؟ یہ قرآن کیوں پڑھا جا رہا ہے؟ بی جان کہاں ہیں؟ مجھے بی جان سے ملنا ہے۔

تسنیم بیگم آگے بڑھتی ہیں۔ آنکھوں میں سیلاب، لبوں پر کپکپاہٹ، گلا بند۔ صرف دو لفظ، جیسے قیامت بن کر گرے ہوں، وہ رابیل کو مضبوطی سے گلے لگا کر بولتی ہیں۔

بی جان!! نہیں رہی۔

رابیل کی سماعت جیسے بند ہو گئی ہو د گرد و پیش دھندلا گیا۔ دل کی دھڑکنیں رُکنے لگیں۔ وہ پیچھے ہٹتی ہے، جیسے زمین کھسک رہی ہو۔ ہونٹ پھڑ پھڑاتے ہیں۔ آنکھیں پھیلتی ہیں۔

نہیں!! آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔ نہیں ماما!! میں خواب میں اُن سے ملی تھی۔

وہ زندہ تھیں۔وہ مجھ سے مل رہی تھی۔و۔۔ہ۔۔و۔۔ہ۔۔

پھر یکایک اس کی ٹانگوں سے جان نکلتی ہے ــــ رابیل چیخ مارتی ہے ــــ بی جاااان !اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔

رابیل وہی گر کر بے ہوش ہو جاتی ہے۔سر مد جو دوسری طرف تھا رابیل کو بے ہوش ہوتا دیکھ کر فوراآگے بڑھ کر اُسے تھام لیتا ہے اور کمرے میں لے جاتا ہے۔

تسنیم بیگم کب سے رابیل کے سرہانے بیٹھی اُس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہی تھیں۔سر مد رابیل کے سر کے پاس بیٹھا،اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوا تھا۔لیکن وہ بے جان بے سدھ پڑی ہوئی تھی۔

پھر تھوڑی دیر بعد رابیل کی آنکھیں ہلکی سی کھلیں۔جیسے کوئی بہت وزنی بوجھ اٹھانے کے بعد بیدار ہو۔

رابیل اٹھتے ہی بی جان کو پکارنے لگتی ہے۔

بی جان!

رابیل کی خراب حالت دیکھ کر سرمد اُسے مضبوطی سے اپنے سینے سے لگالیتا ہے۔اس کی گرفت اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ رابیل چاہ کر بھی اُس سے آزاد نہیں ہو سکتی تھی۔

وہ بار بار سرمد کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے مگر ناکام!! سرمد جانتا تھا کہ اس وقت اسے کسی ایسے سہارے کی ضرورت ہے جو اسے سکون دے اور سرمد اسکے لیے وہی کندھا وہی سہارا تھا۔رابیل سرمد کے گلے لگ کر بس ایک جملہ کہتی ہے۔

ایک جملہ لبوں پر آتا ہے

مجھے بی جان کا کمرہ دکھائیں۔

سرمد اسا کا ہاتھ پکڑ کر بی جان کے کمرے میں لے جاتا ہے۔کمرے میں داخل ہوتے ہی رابیل گھٹنوں کے بل گر جاتی ہے۔بی جان کا بستر خالی ہے، تکیے پر اُن کا دوپٹہ رکھا تھا، تسبیح اور عطر کی خوشبو باقی تھی۔رابیل وہ تسبیح اٹھاتی ہے، سینے سے لگا لیتی ہے،اور ہچکیاں لے کر رونے لگتی ہے۔

بی جان!! میں آگئی۔لیکن آپ چلی گئیں۔آپ نے وعدہ توڑا ہے بی جان۔

پھر آہستہ آہستہ،وہ خود کو سنبھالتی ہے،

سرمد آپ مجھے بی جان کی قبر پر لے جائیں پلیز۔وہ سرمد سے لپٹ کر بولتی ہے۔آفتاب اور تسنیم سے بھی اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

بیٹا تم اسے ایک دفعہ بی جان کی قبر پر لے جاؤ کیا پتہ اسکا غم اور دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔تسنیم بیگم رابیل کی یہ بکھری ہوئی حالت دیکھ کر بولی،

میں نے آخری بار بی جان کو دیکھا تک نہیں۔میں کیوں ان سے دور گئی۔۔رابیل جیسے چیخ کر بول رہی ہو۔

سرمد رابیل کو قبرستان لے جاتا ہے۔

ہوا میں ایک ٹھہراؤ تھا جیسے پورا وقت رک گیا ہو۔درخت خاموش تھے،پرندے کہیں چلے گئے تھے،اور آسمان پر سورج کا آخری نور تھا۔

رابیل نے خود کو بی جان کی چادر میں لپیٹا ہوا تھا۔ہاتھ کپکپا رہے تھے۔سامنے بی جان کی قبر تھی۔بالکل سادہ۔۔خاموش۔اور تنہا،

سرمد نے گاڑی روک دی۔رابیل دروازہ کھولتے ہی جیسے دوڑی،دوڑتی بی جان کی قبر تک گئی،

اور قبر کے پاس جا کر بس، رک گئی۔

یہ۔۔ یہ بی جان کی قبر ہے؟؟

اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔

یہ مٹی کے نیچے وہی بی جان ہیں نا۔ جنہوں نے مجھے آخری دفعہ دیکھا بھی نہیں۔

اُس نے آہستہ سے قبر پر ہاتھ رکھا۔اور پھر جیسے دل کی دیواریں گرنے لگیں۔

بی جااان!

وہ قبر پر گر پڑی۔۔بے قابو آنسو، تھرتھراتی آواز، جیسے وقت بھی لرز گیا ہو۔

بی جان۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں آگئی۔۔ مگر آپ نہیں رہیں۔

رابیل کی انگلیوں سے مٹی پھسل رہی تھی۔

آپ تو کہتی تھیں نا، کہ آپ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائیں گی۔۔پھر کیوں چلی گئیں آپ؟؟؟ میں نے دیر کر دی بی جان۔۔ لیکن آپ کو نہیں جانا تھا۔۔یوں خفا ہو کر نہیں جانا تھا!

ناول کلب
Clubb of Quality Content

وہ دیوانہ وار قبر سے لپٹی ہوئی تھی۔ایسا لگتا تھا جیسے وہ چاہتی ہے کہ زمین پھٹے،بی جان کا ہاتھ باہر آئے،اور ایک بار،بس ایک بار وہ گلے لگ جائے۔

آپ کو پتا ہے بی جان!!میں نے آپ سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی۔پر آپ سے بات ہی نہ ہو سکی۔

سرمد خاموش کھڑا تھا۔وہ رابیل کے قریب آیا،اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

رابیل!!خود کو سنبھالیں۔

رابیل نے آنکھ اٹھا کر سرمد کی طرف دیکھا،پھر نظریں فوراً قبر کی طرف لوٹ گئیں۔

سرمد!!!یہ وہی بی جان ہیں نا،جو رات بھر میرے بخار پر جاگتی تھیں؟

یہ وہی ہیں نا، جنھوں نے اپنی ہر دعا سے پہلے میرا نام لینا ہوتا تھا۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے بی جان کی لمبی عمر مانگی تھی۔تو پھر اللہ نے میری ایک بھی دعا کیوں نہیں سنی؟

وہ زور زور سے رو رہی تھی،چیخ رہی تھی۔

بی جان، مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں بہت خود غرض نکلی۔۔۔ آپ کی آخری سانس میں بھی آپ کے پاس نہ تھی۔

سرمد جھک کر رابیل کو تھامنے لگا، لیکن وہ بار بار اس کے ہاتھوں سے نکل جاتی۔ قبر پر اس کی ہچکیاں، اس کی چیخیں، فضا میں گھل رہی تھیں۔۔۔

رابیل نے بی جان کی قبر پر سر رکھا، آنکھیں بند کیں

اور پہلی بار، دل سے ایک آخری خواہش نکلی۔

کاش آپ مجھے ایک بار خواب میں آجائیں۔ بس ایک بار، مجھے گلے لگالیں۔

قبر پر شام کی دھند چھانے لگی تھی، پر رابیل اب بھی وہیں تھی۔ بی جان کی قبر کے پہلو میں، سسکتی، بکھرتی، ٹوٹتی ہوئی،

(******)

بی جان کو گزرے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔ رابیل اُس دن کے بعد سے خاموش تھیی۔ نہ روتی تھی نہ کچھ بولتی تھی اور نہ ہی ٹھیک سے کچھ کھاتی تھی۔

صرف دیکھتی رہتی تھی۔ خلا میں، دیواروں پر، اور کئی بار اپنے ہاتھ کی لکیروں میں۔ اس کی یہ حالت سرمد کے لیے ناقابلِ برداشت تھی۔ اس لیے وہ آج اُسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا تھا۔

ڈاکٹر سے چیک اپ کروانے کے بعد رابیل باہر کھلی فضا میں آکر بیٹھ گئی تھی۔ لیکن سرمد ڈاکٹر کے پاس ہی تھا۔

سرمد ڈاکٹر کو اس کی ساری کنڈیشن بتا رہا تھا۔ ڈاکٹر رابیل کی ساری رپورٹس دیکھتے ہیں اور پھر سرمد کو بتاتے ہیں۔

سرمد صاحب آپ کی وائف گریف اینڈ پوسٹ ٹراما میں ہیں۔

ایسا صدمہ جو اندر ہی اندر اُن کو ختم کر رہا ہے۔ وہ اس وقت شدید ڈپریسڈ اور ذہنی اذیت میں ہیں۔ انھیں وقت، حفاظت، اور محبت کی مسلسل ضرورت ہے۔ ان کا دھیان بھٹکائیں، اس غم سے باہر نکالیں، باہر لے کر جائیں، اُن کی مینٹلی کنڈیشن کو سٹیبل کریں۔ اگر وہ مزید کچھ ماہ ایسے رہی تو اُن کے ساتھ ساتھ اُن کے بے بی کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

بے بی؟؟ سرمد کو جیسے اپنی سماعت پر یقین نہ آرہا ہو۔

شی از ایکسپیکٹنگ!! ڈاکٹر نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔

کمرے میں خاموشی چھاگئی۔ سرمد کی آنکھوں میں خوشی سے نمی آئی۔وہ دھیرے سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ جیسے اس خبر نے اسے گرنے سے بچالیا ہو۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس خوشی کی خبر پر خوش ہو یا رابیل کی حالت کو دیکھ کر اداس ہو۔

سرمد ڈاکٹر کے کمرے سے نکل کر باہر کی طرف آتا ہے جہاں رابیل بیٹھی تھی۔وہ اس کو وہاں سے لے کر گھر کے لیے نکل جاتا ہے۔

رابیل گھر واپسی پر پھر سے وہی پرانی جگہ پر بیٹھ جاتی ہے۔اس بار وہ اس کے قریب جاکر زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔پہلے تو وہ رابیل کی حالت دیکھتا ہے جو اس وقت دنیا سے بے خبر بس بی جان کا دوپٹہ تھامے بیٹھی تھی۔ پھر وہ دھیرے سے اُس کا ہاتھ تھامتا ہے۔

رابیل!! آپ کو ایک بات بتاؤں؟

وہ کوئی جواب نہیں دیتی۔

سرمد اُس کو سینے سے لگاتا ہے۔اُس کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر رابیل کے بالوں پر گرتا ہے۔

آپکو پتہ ہے ڈاکٹر نے کیا کہا۔؟؟؟ ہمارے گھر بے بی آنے والا ہے۔

رابیل کی پلکیں تھر تھراتی ہیں۔ چہرے پر ایک پل کو جیسے کوئی رنگ آتا ہے، پھر دوبارہ سفید ہو جاتا ہے۔

پھر وہ آہستہ سے کہتی ہے۔

کیا بی جان جانتی ہیں؟؟ ہمیں بی جان کو سب سے پہلے بتانا چاہیے۔ وہ کتنا خوش ہونگی۔ وہ بھی تو یہی چاہتی تھی نا کہ میں خوش رہوں۔

رابیل کا دل جیسے یہ خبر سن کر ایک لمحے کے لیے پھر سے دھڑکنا شروع کرتا ہے۔ اور پھر جیسے ہی اُس کے ذہن میں بی جان کی قبر آتی ہے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔

میں خوش ہوں یا غمگیں؟

وہ سرمد سے لپٹ کر بس روئے جارہی تھی۔

(*****)

سب اپنے اپنے گھروں کو جا چکے تھے۔آفتاب اور تسنیم بھی۔رابیل بھی کل سے اپنے گھر آگئی تھی۔بی جان کے جانے کے بعد وہ اور سرمد بی جان کے گھر پر ہی رہ رہے تھے، کیونکہ ایسا رابیل چاہتی تھی۔سب کچھ بدل رہا تھا۔لیکن رابیل کی حالت ویسے ہی تھی۔بے جان سی۔

وقت چل رہا تھا، لیکن رابیل کا کمرہ ساکت تھا۔وہ معمول کے مطابق صبح اٹھتی تھی کمرے کے ایک طرف کونے میں جا کر بیٹھ جاتی تھی اور بی جان کی ساری پرانی چیزیں کھول کھول کر دیکھنے لگتی تھی۔وہ بی جان کے گھر سے اُن کی ساری چیزیں اپنے گھر لے آئی تھی۔

رابیل کی حالت ٹھیک ہونے کی بجائے بگڑتی جا رہی تھی، نہ کچھ بولتی، نہ کھاتی، نہ کسی چیز میں دلچسپی لیتی تھی۔سرمد نے آفس جانا چھوڑ دیا تھا۔

فائلیں، میٹنگز، نوٹس، سب ایک طرف۔

اب اُس کی دنیا بس ایک عورت تھی۔جو بی جان کے جانے کے بعد خود بھی کہیں کھو گئی تھی۔

وہ صبح اٹھ کر خود اسے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کرواتا تھا۔پھر آہستہ سے مسکرا کر کہتا۔

پتہ ہے رابیل!! کل رات خواب میں بی جان نے مجھ سے کیا کہا؟؟

سرمد، میری رابیل کے بال کبھی خراب نہ ہونے دینا، رابیل کو اپنے بال بہت پسند ہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا۔ اور رابیل خاموشی سے سنتی جا رہی تھی۔

رابیل کا چہرہ زردی مائل ہو گیا تھا۔ آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے، مگر آنکھیں بے نور تھیں، جیسے دنوں سے روئے نہ ہوں، لیکن اندر مسلسل طوفان چل رہا ہو۔

اس کے بال جب جب بھی بکھرتے تھے سرمد اُس کے بالوں کو اچھے سے کنگھی کر کے سنوارتا تھا۔ وہ روز اُس کے بالوں کا کوئی نہ کوئی ہیر سٹائل بناتا تھا، ہر دن اُس کے الجھے ہوئے بالوں کو نرمی سے سنوارتا تھا۔

وہ اُسے روز کوئی نہ کوئی بی جان کی اچھی بات سنا دیتا تھا، تاکہ وہ خوش ہو۔ سرمد نے بی جان کے ساتھ اتنا وقت گزارا ہی نہیں تھا، اس لیے وہ اُن کے بارے میں اتنا کچھ نہیں جانتا تھا۔ لیکن جتنا وہ رابیل کے منہ سے سن چکا تھا۔ اس کے بعد اُسے مزید جاننے کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

"رابیل!! آپ کو پتہ ہے بی جان کہتی تھی جب آپ مسکراتی ہیں تو گھر میں بہار آجاتی ہے۔بی جان کو آپ کی مسکراہٹ کتنی پسند تھی۔وہ اُس کے بال سنوارتے ہوئے بول رہا تھا۔"

مگر رابیل کے ہونٹ ملتے نہیں تھے۔بس وہ روز ایک ہی سوال کرتی تھی ہر بار!

"بی جان جانتی ہیں نا؟؟ کوئی اُنہیں بتائے نا۔"

سرمد نے بی جان کی ڈائری نکال کر رابیل کو دی۔بی جان لکھنے کی شوقین تو تھیں لیکن رابیل کو یہ نہیں پتہ تھا کہ بی جان ڈائری بھی لکھتی تھیں۔

یہ دیکھیں بی جان نے کیا لکھا!! سرمد ڈائری کا ایک صفحہ پلٹ کر رابیل کو دکھاتا ہے۔

رابیل نے صفحے پر نظر دوڑائی۔جس پر لکھا تھا۔

"یااللہ، رابیل کو ایسا شوہر دینا جو میرے بعد اسے سنبھال لے۔رابیل بہت بہادر ہے مجھے پتہ ہے۔اگر میں کسی دن نہ بھی رہی تو وہ خود کو سنبھال لے گی۔"

مجھے پتہ ہے رابیل تم حیران ہو گی کہ میں نے ڈائری کب لکھنا شروع کی۔

"میں نے تمہاری جاب کے بعد سے ڈائری لکھنا شروع کردی تھی۔ تم خود ہی تو کہتی تھی کہ میں کچھ لکھا کروں۔ تو میں نے ڈائری لکھنے کا سوچا ہے۔ تم نے دیکھا میں نے ڈائری کا رنگ تمہاری پسند کا لیا ہے، ہلکا نیلا۔"

رابیل نے ڈائری کے باہر دیکھا تو واقعی ہی بلیو کلر کی تھی۔

پھر رابیل نے اگلا صفحہ پلٹا جس پر بلیک سیاہی سے لکھا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے سرمد سے بہترین انسان تمہیں کبھی نہیں مل سکتا تھا۔ میں اس سے اتنا نہیں ملی لیکن میں نے اُس کو جتنا دیکھا اور جانا ہے مجھے فخر ہے کہ ہم نے تمہاری شادی کا یہ فیصلہ بہت بہترین لیا ہے۔"

رابیل نے ڈائری سے نظر اٹھا کر سرمد کی طرف دیکھا، جو اُس کے سامنے یونہی بیٹھا ہوا بس اُسے دیکھ رہا تھا۔ اُس نے ایک لمحے کے لیے سرمد کو دیکھا۔ پھر ڈائری بند کردی۔

میں کل پڑھونگی۔ اتنا کہہ کر اُس نے ڈائری سرمد کو تھمادی۔ سرمد نے ڈائری اُس کے ہاتھ سے لے لی۔ اب وہ دونوں یونہی ایک دوسرے کے آمنے سامنے زمین پر بیٹھے تھے۔

Clubb of Quality Content!

رابیل کوئی بات نہیں کر رہی تھی۔ وہ جتنا اس چیز کو ایکسیپٹ کرنا چاہتی تھی کہ بی جان نہیں رہی وہ اتنا ہی بی جان کو شدت سے یاد کرنے لگ جاتی تھی۔

ابھی بھی وہ بس بے مقصد سرمد کو گھور رہی تھی۔ اُس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا سرمد کو کچھ علم نہیں تھا۔

پھر ایک لمحے کے لیے اُس نے سرمد سے نظر ہٹائی اور رونے لگ گئی۔ سرمد فوراً اٹھ کر اُس کے قریب آیا۔ اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ وہ بے آواز روتی رہی۔ ایک گھنٹہ، دو گھنٹہ اور پتہ نہیں پھر کتنی دیر۔

دوپہر سے شام ہو گئی تھی اور وہ دونوں وہی کے وہی بیٹھے ہوئے تھے۔

(******)

رات کے دو بج رہے تھے۔ رابیل بیڈ کے ایک طرف سکون سے سوئی ہوئی تھی۔ سرمد آہستہ سے بستر سے اٹھا۔ وضو کرنے کی غرض سے واش روم گیا۔ تھوڑی دیر بعد وضو کر کے آیا اور کمرے کے ایک کونے میں جائے نماز بچھا کر بیٹھ گیا۔

اُس کے لب کپکپا رہے تھے، مگر زبان صرف ایک نام پکارتی جا رہی تھی۔

یااللہ!! میری رابیل کو واپس لوٹا دے۔

یارب!! میں اس کے سامنے مضبوط بنا بیٹھا ہوں، لیکن سچ تو یہ ہے کہ۔

میں روز ٹوٹتا ہوں۔

میں روز راتوں کو روتا ہوں۔

میں اس کی آنکھوں کے خالی پن سے ڈرتا ہوں۔ سرمد کی آنکھوں سے آنسو بہہ بہہ کر جائے نماز کو بھگوتے جا رہے تھے۔

اے میرے مالک! تو جانتا ہے۔ وہ صرف میری بیوی نہیں ہے،

وہ میری عبادت ہے۔ میری دعا ہے۔

بس۔ ایک بار اُسے لوٹا دے۔ اُسے ٹھیک کر دے میں اُسے کبھی بکھرنے نہیں دونگا۔ کبھی پھر سے ٹوٹنے نہیں دونگا۔ بس ایک بار مجھے میری پہلے والی رابیل دے دے۔

سرمد دن میں ہنستا، باتیں کرتا، اور رابیل کو کتابیں پڑھ کر سناتا تھا، مگر جیسے ہی رابیل آنکھیں بند کرتی تھی سو جاتی تھی تو سرمد خاموش ہو جاتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یارب!! تو دلوں کو جوڑنے والا، ٹوٹے دلوں کو سنبھالنے والا، اور بے آس لوگوں کو سہارا دینے والا ہے۔

میرے مالک!! میری رابیل کو اس غم اور صدمے سے باہر نکال دے۔

اس کی روح پر جو بوجھ ہے اُسے ہلکا کر دے۔

اس کے دل میں جو خوف ہے اسے امن میں بدل سے۔

اس کی سوچوں میں جو زخم ہیں انہیں شفا دے دیں۔

اس کے وجود میں جو درد اتر آیا ہے اسے اپنی رحمت سے ختم کر دے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اے رب کریم!

میری بیوی کو وہ سکون دے جس سے اس کا دل پھر سے سنبھل جائے۔

وہ روشنی دے جس سے اُس کی امیدیں دوبارہ زندہ ہو جائیں۔

اور وہ طاقت دے جس سے وہ حالات کا مقابلہ کر سکے

مجھے اس کے لیے ڈھال بنا دے۔

یارب!! ہماری زندگی میں دوبارہ خوشی، روشنی اور آسانی لکھ دے۔

یارب!! رابیل کو مکمل شفا دے دے اسے اندر اور باہر سے مکمل صحت یاب کر دے۔

مجھے میری پہلے والی رابیل لوٹا دے۔

وہ مسلسل دعا کرتے ہوئے روتا جا رہا تھا۔

(*******)

اگلے دن کا سورج سرمد کو اور بھی بے چین کر رہا تھا۔ صبح سے ہی وہ رابیل کو دیکھ کر بے چین تھا۔ اس کی آنکھوں میں وہی اداسی، وہی تھکن، وہی ماندپڑا سا رنگ، جیسے اس کی روح کہیں بھٹک گئی ہو اور جسم اُس کے بغیر رہ گیا ہو۔

وہ بغیر کچھ کہے رابیل کو آہستہ آہستہ تیار کرنے لگا۔ اس کی پیشانی کے بکھرے بالوں کو وہ انگلیوں سے ایسے درست کر رہا تھا جیسے کسی سفاری کپڑے کی شکنوں کو محبت سے ہٹا رہا ہو۔

رابیل بے جان سی بیٹھی رہی، مگر سرمد کے ہاتھوں کی نرمی اسے لمحے بھر کے لیے خاموش تسلی دیتی رہی۔

سرمد نے اس کی آنکھوں پر باریک سا لائنر لگایا۔

رابیل نے آئینے میں خود کو دیکھا تو اس کے اندر سے عجیب سا احساس اٹھا، وہ خود کو پہچان نہیں پا رہی تھی۔ کبھی وہی لڑکی جو ذرا سی تیاری پر چمک اٹھتی تھی۔ آج پوری کوشش کے باوجود چمک نہیں پا رہی تھی۔ آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے اس کی راتوں کی بیداری کی کہانی سنا رہے تھے۔ رنگت مٹیالی تھی، جیسے جسم میں سے زندگی کی روشنی کوئی نکال لے گیا ہو۔

سرمد نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

چلیں، آج آپ کو شہر کا سب سے خوبصورت منظر دکھاتا ہوں۔

وہ کچھ بولی نہیں، مگر سر ہلانے کی ہلکی سی کوشش کر گئی۔

سرمد اسے سہارا دے کر گاڑی تک لایا، سیٹ بیلٹ لگائی، اور پھر اسے دامنِ کوہ کی جانب لے چل پڑا۔

شام ڈھل رہی تھی۔ اسلام آباد کی پہاڑیوں پر سرد ہوا کی ایک خاموش لہر چل رہی تھی، وہ لہر جس میں کوئی تیزی نہیں تھی، مگر وہ دل کے اندر تک اتر جاتی تھی۔

دامنِ کوہ ہمیشہ خوبصورت ہوتا ہے، مگر اس دن کچھ مختلف تھا۔ ہوا جیسے چند لمحوں کے لیے ٹھہری ہوئی تھی۔

درختوں کی شاخیں آہستہ آہستہ ہل رہی تھیں، جیسے کوئی ان سے سرگوشیوں میں بات کر رہا ہو۔ نیچے شہر کی روشنیاں آسمان کے تاروں کی طرح پھیلی ہوئی تھیں، ایک پورا سمندر، جس میں سڑکیں چمکتی مچھلیوں کی طرح تیر رہی تھیں۔

سرمد نے رابیل کو پتھریلی چٹان کے ایک کنارے پر بٹھایا۔ اس کی اپنی دی ہوئی چادر رابیل کے کندھوں پر تھی، مگر اس کے بازو اب بھی کانپ رہے تھے۔ رابیل خود نہیں جانتی تھی یہ سردی تھی یا وہ تنہائی جو اندر سے اسے کھا رہی تھی۔

رابیل کا چہرہ ہوا کے سامنے تھا، مگر نظریں کہیں اور تھیں، کہیں بہت دور، بی جان کے پاس، شاید ان یادوں کے پاس جو ابھی بھی اسے بھنبھناتی تکلیف کی طرح چبھو رہی تھیں۔

وہ حاملہ تھی، مگر اس امید کو محسوس کرنے کی طاقت اس کے اندر ختم ہو چکی تھی۔ وہ کھوئی ہوئی تھی۔ بے جان تھی۔ جیسے اس کا وجود بکھر کر فضا میں تحلیل ہو رہا ہو۔

سرمد جو محبت کو بوجھ نہیں، عبادت سمجھتا تھا

سرمد کچھ دیر اس کی جانب دیکھتا رہا۔

رابیل کے چہرے پر پھیلا بے رنگ سکوت، اس کی آنکھوں میں چھپا ہوا درد، سرمد کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگا۔ مگر وہ ضبط کیے بیٹھا تھا، کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ رابیل مزید ٹوٹ جائے۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا، دونوں کے درمیان چند انچ کا فاصلہ تھا، مگر جذبات کے اندر یہ فاصلہ کہیں بھی موجود نہیں تھا۔

سرمد نے دھیرے سے کہنا شروع کیا۔

"پتہ ہے، لوگ کہتے ہیں کہ اسلام آباد کا سب سے خوبصورت نظارہ دامنِ کوہ سے دکھتا ہے۔ نیچے بکھری روشنیاں، شہر کی لکیریں، سکون، اور یہ ساری خوبصورتی آج میرے سامنے بھی ہے۔"

وہ لمحہ بھر کو خاموش ہوا۔

رابیل نے نہ اس کی طرف دیکھا، نہ کوئی جواب دیا۔ اس کی سانسیں بھی جیسے آہستہ ہو گئی تھیں۔

سرمد نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔

پہاڑوں کی روشنی آکر رابیل کی آنکھوں میں پڑ رہی تھی، ہی تھکی ہوئی، خالی، مرجھائی ہوئی آنکھیں، مگر سرمد کے دل میں وہ آنکھیں آج بھی چاند کی طرح تھیں۔

اس نے دھیرے سے کہا

"لیکن میرے لیے یہ سب نظارے کچھ بھی نہیں، کیونکہ میرے سامنے جو بیٹھی ہے، وہی میری دنیا کا سب سے خوبصورت منظر ہے۔"

یہاں سے پورا اسلام آباد روشن لگ رہا ہے۔روشنی سب کچھ جگمگا رہی ہے۔

"لیکن جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو یہ سب میرے سامنے مدھم پڑ جاتا ہے۔ جیسے یہ شہر آپکی موجودگی کے سامنے خاموش ہو گیا ہو۔"

"میری آنکھوں کی روشنی صرف آپ سے ہے، آپ میری آنکھوں کا نور ہو،"

وہ بولتا جا رہا تھا اور وہ بس سنتی جا رہی تھی۔

"میں آپ کو نہیں دیکھ پاؤں گا تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ میری بینائی ہی نہ چلی جائے، جیسے میری ساری دنیا اندھیری ہو جائے گی۔"

"آپ میرے لیے سب سے حسین منظر ہو سب سے روشن ستارہ ہو سب سے خوبصورت لمحہ ہو جس کے بغیر میری سانسیں بھی ادھوری ہیں۔"

"آپ میرے ساتھ ہیں تو میرا سب کچھ مکمل ہے۔آپ نہیں، تو کچھ بھی روشن نہیں۔"

رابیل چونک گئی۔پہلی بار اس نے سرمد کو واقعی دیکھا۔

کوئی لڑکی اتنی ٹوٹی ہوئی حالت میں ہو، آنکھیں دھندلی ہوں، چہرہ بے رونق ہو، ہونٹوں پر زندگی کا نام تک نہ ہو، پھر بھی اگر کوئی مرد اسے یوں دیکھے جیسے وہ اب بھی چاند ہو۔تو وہ لمحہ عورت کے اندر کہیں بہت گہرا اثر چھوڑ جاتا ہے۔

سرمد نے اس کا ہاتھ تھاما، نہ زیادہ زور سے، نہ بہت آہستہ، بس اتنا کہ اس کا ہاتھ یہ مان لے کہ وہ اکیلی نہیں ہے۔

وہ بولا!

"لوگ خوبصورتی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، میں دل سے دیکھتا ہوں۔ آپکی یہ تھکن، یہ زردی، یہ خاموشی، میرے لیے بہت تکلیف دہ ہے لیکن مقدس بھی ہے۔"

کیونکہ آپ نے درد برداشت کیا۔ آپ نے اپنی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ کھویا ہے۔

اور پھر بھی ایک نئی زندگی کو اپنے اندر اٹھائے ہوئے ہو۔

آپ کمزور نہیں ہیں، رابیل!! آپ وہ سب سے مضبوط عورت ہو جو میں نے دیکھنے کی سعادت پائی ہے۔

سرمد نے اس کے کانپتے ہاتھ کو اپنی آنکھوں سے لگالیا۔ یہ محبت نہیں تھی، یہ سپردگی تھی۔ جیسے رابیل اس کی دعا ہو، کوئی تعویذ ہو، کوئی حفاظت کی علامت ہو۔

رابیل کے ضبط کی دیوار ٹوٹ گئی۔ آنکھوں سے خاموش آنسو بہنے لگے۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی، مگر دل ہار چکا تھا۔

وہ سسکی، لیکن کوئی آواز نہیں نکلی۔

سرمد نے اس کے آنسو صاف کیے، اس کا چہرہ تھام کر اسے دیکھا، اور اس کے ماتھے پر ایک گہرا بوسہ دیا، ایسا بوسہ جس میں یقین بھی تھا، عبادت بھی، اور محبت بھی۔

وہ بولا!

"مجھے آپکی ہنسی سے محبت ہے، مگر آپکی خاموشی سے بھی اتنی ہی عقیدت ہے۔ کیونکہ ہنسی تو سب کو دکھائی دیتی ہے۔ مگر خاموشی صرف مجھے سنائی دیتی ہے۔"

"میرا آپ کے سنورے روپ پر دل آتا ہے۔، مگر آپ کا بکھرا وجود میرا ایمان ہلا دیتا ہے۔ میں نے خوبصورتی نہیں دیکھی۔ میں نے صرف آپ کو دیکھا ہے۔"

آپ تھکی ہوئی ہیں، کمزور لگ رہی ہیں، کانپ رہی ہیں۔

لیکن خدا کی قسم!

"اس حالت میں بھی آپ سب سے زیادہ خوبصورت لگ رہی ہیں۔"

ہوا تھم گئی تھی۔ اور رابیل کے دل میں پہلی بار سکون اتر رہا تھا۔

لوگ آپ کو آپ کے چہرے سے پہچانتے ہیں۔ مگر میں آپ کو آپ کے درد سے پہچانتا ہوں۔

وہ درد جس نے آپ کو توڑ دیا، اور مجھے ہمیشہ کے لیے آپ سے جوڑ دیا۔

"دنیا جمال پر مرتی ہے۔ میں آپ کے حال پر مرتا ہوں۔ آپ بکھری ہیں، پریشان ہیں، اداس ہیں، اور یہ سب آپ کو میرے لیے اور بھی قیمتی بنا رہا ہے۔"

"آپ کی ہر حالت مجھے آپکا اصل حصہ دکھاتی ہے۔ آپ کا ہر روپ، آپ کے اندر کی تھکن، آپ کا سکون سب میرے لیے دعاؤں کی طرح قیمتی ہے۔ آپ کا ہر لمحہ میرے لیے عقیدت کی حد تک ضروری ہے۔ آپ کو کسی بھی حال میں، میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ میرے لیے میری پوری زندگی ہو۔"

"آپ کی آنکھوں میں جو درد ہے وہ میں با آسانی دیکھ سکتا ہوں، میں دیکھ سکتا ہوں آپ کے اندر کی بکھری ہوئی ہر کہانی۔ مگر کیا آپ جانتی ہیں؟؟"

"میں نے کبھی اتنی خوبصورت آنکھیں نہیں دیکھیں، جو اتنی سچائی اور اتنی ہمت دکھا سکیں، جواب تک روشن ہوں، یہ آنکھیں اتنے آنسوؤں کے بعد بھی روشن ہیں۔"

"میں آپ سے اس لیے محبت نہیں کرتا کہ آپ خوبصورت ہو۔اور نہ ہی اس لیے کہ آپ ہنس رہی ہو یا رو رہی ہو۔"

"میں آپ سے اس لیے محبت کرتا ہوں کہ کیونکہ اب آپ صرف میری ہیں۔اور جو دل سے اپنا ہو جائے وہ خود بخود دنیا کی سب سے حسین اور قیمتی جگہ دل میں بنا ہی لیتا ہے۔"

"آپ نے جتنے زخم برداشت کیے ہیں آپ اتنی ہی روشن ہوتی جا رہی ہیں۔آپ کی کمزوری، آپکی تھکن یہ سب آپ کو کمزور نہیں بلکہ اور مضبوط بنا رہا ہے۔"

"اور مضبوط عورتیں ہمیشہ حسین ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے درد کو ظاہر کیے بغیر زندگی جیت لیتی ہیں۔"

Clubb of Quality Content!

"آپ کی ٹوٹی ہوئی آواز، آپ کا تیز دھڑکتا دل، آپ کی بھیگی ہوئی آنکھیں۔یہ میرے لیے صرف نشانی نہیں بلکہ میری زندگی کی سب سے قیمتی کمائی ہیں۔زندگی نے مجھے بہت کچھ دیا ہے، پر جو چیز مجھے سب سے زیادہ مشکل سے ملی ہے۔"

"وہ آپ ہیں۔"

"اور مشکل سے ملنے والی چیزیں، دل کے سب سے زیادہ قریب رکھی جاتی ہیں۔"

دامنِ کوہ کی ہوائیں جیسے رک گئی تھیں۔ درخت جیسے جھک کر سن رہے تھے۔ نیچے شہر کی روشنیاں اب بھی روشن تھیں۔

اور رابیل کے دل میں، برسوں بعد پہلی بار، تھوڑا تھوڑا کر کے سکون اتر رہا تھا۔

وہ سکون جو کسی لفظ سے نہیں، کسی لمس سے نہیں، بلکہ کسی سچے احساس سے ملتا ہے۔

"یہ محبت تھی۔ وہ محبت جو کسی کے ہنسنے پر کسی کی خوشی یا چمک دیکھ کر نہیں جانی جاتی، یہ محبت تب پہچانی جاتی ہے جب تم ٹوٹ رہے ہو، دل ڈوب رہا ہو،"

وجود تھک گیا ہو، اور سب کچھ بکھر رہا ہو،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سرمد نے رابیل کے لیے خوبصورتی کا معیار بدل دیا تھا۔

اس نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ محبت صرف سنورے چہرے، مسکراہٹ یا ہنسنے سے نہیں ہوتی۔

"بلکہ یہ اس لڑکی سے ہوتی ہے جس کے آنسو بکھر رہے ہوں، دل اداس ہو، کمزور ہو، پھر بھی وہ جینے کی کوشش کر رہی ہو، زندگی کو تھامے ہوئے ہو۔"

اور تب کوئی مرد اُسے دیکھ کر کہے

"کہ تم دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہو،"

"تمہارے ہر ٹوٹے لمحے، ہر بکھری حالت، ہر خاموش درد کے باوجود میرے لیے صرف تم ہی کامل ہو۔"

"اور یہ محبت صرف دل سے ہوتی ہے۔اور جو دل سے ہو وہ ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔"

(******)

گھر آتے ہی سر مدرا ابیل کو سلا کر خود اس کے قریب بیٹھ گیا تھا۔ کمرے میں سائیڈ لیمپ کی وشنی تھی، دیوار پر لگی گھڑی کی ٹک ٹک اور اے سی کی آواز کے علاوہ اور کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

رات کی تاریکی نے ہر چیز کو اپنے گہرے سائے میں چھپا لیا تھا، جیسے کائنات نے بھی خاموشی کا پردہ اوڑھ رکھا ہو۔ کھڑکی کے پردے ہلکے سے ہل رہے تھے، باہر سے تھوڑی سی ہوا کمرے میں آ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد خاموش بیٹھا تھا، ہاتھ میں موبائل پکڑے، آنکھیں اسکرین پر جم گئی تھیں۔ ممی کا نام بلنک کر رہا تھا۔ دل میں عجیب سا بوجھ تھا، شرمندگی، گناہ کا احساس، اور وہ خالی پن جو صرف ماں کی ناراضی سے پیدا ہوتا ہے۔

سرمد ہر دن رخسار بیگم سے کال پر بات کرتا تھا، لیکن رابیل کی اس حالت کے بعد سے رخسار بیگم سے اُسکی کبھی کبھی بات ہوتی تھی اور آج مہینے بعد بات ہو رہی تھی۔

وہ ہچکچاتے ہوئے کال ریسیو کرتا ہوا رابیل کے پاس سے اٹھ کر کمرے کی کھڑکی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہیلو ممی!

دوسری طرف سے بڑے پیار سے سرمد کا نام پکارا گیا تھا۔

سرمد!

ماں کی آواز سننا ایسا لگا جیسے برسوں بعد کوئی دریا بہنے لگا ہو۔ سرمد کا دل لبریز ہو گیا، زبان خود بخود بول پڑی،، لیکن ہر لفظ میں درد اور حقیقت تھی۔

ممی!

وہ مرد جو ماں اور بیوی دونوں کے دلوں کے درمیان محبت کا نازک توازن قائم نہ رکھ سکے، دونوں کو وقت نہ دے سکے، خیال نہ رکھ سکے تو وہ ہمیشہ ادھورا ہی رہتا ہے۔ چاہے دنیا کی سب کامیابیاں اس کے قدموں میں رکھ دی جائیں، وہ ہمیشہ ایک ادھورا سا مسافر ہی رہے گا، کیونکہ زندگی کی اصل جیت وہی ہے جو دلوں کو جوڑے، گھر کو جنت بنائے۔ دونوں کے حقوق اور فرائض کا خاص خیال رکھے۔

سرمد تھوڑا رکا، اس نے گہری سانس لی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔

رخسار بیگم اسے سن رہی تھیں کیونکہ وہ جانتی تھی اس وقت اُسے بھی کسی ایسے انسان کی ضرورت ہے جو اس کے درد کو سمجھے۔

اگر میرے گھر کی فضائیں مجھ سے خفا ہوں۔

اگر میرے اپنے لوگ میری وجہ سے بے چین ہوں۔

تو میری کامیابی کیا ہے؟ صرف ایک بے رنگ سا خواب۔

کمرے کا سنّاٹا اتنا گہرا تھا کہ دل کی دھڑکن بھی ہر حرکت کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔ سرمد آہستہ سے بولتا رہا۔

"وہ مرد جو ماں کے حق کو پہچان کر بیوی کے حق کو بھلا دے، وہ کبھی مردانہ وقار کا مالک نہیں ہوتا۔"

"اور وہ مرد جو ماں کی محبت میں اس قدر کھو جائے کہ بیوی کی عزت اور وقار کو بھلا بیٹھے، وہ بھی اپنی ذات کی گمگشتہ رہگزر میں کھو جاتا ہے۔"

آواز میں لرزش تھی، جیسے الفاظ خود سے بھی شرمندہ ہوں۔

"اصل مرد وہی ہے جو جانتا ہے کہ ماں اور بیوی دونوں اس کی زندگی کے پروانے ہیں۔ جن کے دلوں میں محبت کا دیا برابر جلتا ہے۔ جن کے حقوق میں کبھی کمی نہیں آتی۔"

خاموشی چھا گئی تھی ایک لمبی اور بولتی ہوئی خاموشی۔

سرمد کے کندھے ہلکے سے کانپ رہے تھے، ہاتھ بے اختیار ہل رہے تھے، جیسے ہر لفظ دل کے زخم کو چھو رہا ہو۔

"مجھے نہیں پتہ ممی، میں نے آپ کے حقوق کو شاید کچھ لمحے کے لیے بھولا دیا تھا۔

یا شاید بھولا نہیں، بس وقت ہی نہیں تھا خود کے لیے بھی۔"

"میں نے کبھی آپ کو لے کر اتنی لاپرواہی نہیں برتی جتنا اب میں ہو گیا ہوں۔"

"میں لاپراوہ تو نہیں تھا ممی!"

"میں بہت عجیب ہو گیا ہوں۔ اتنا عجیب کہ میں خود کو بھی نہیں پہچان پا رہا۔"

فون کی دوسری طرف رخسار، بیٹے کی کیفیت کو لفظوں سے پہلے دل سے سمجھ چکی تھیں ان کی آواز تھکی ہوئی تھی، ہر لفظ میں محبت ہی تھی۔

سرمد، مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں ہے بیٹے۔ رابیل کو تمہاری مجھ سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔

اور میں تم سے کوئی گلہ نہیں کر رہی۔

سرمد کچھ لمحے کے لیے خاموش رہا، پھر رکتے ہوئے بول پڑا

"ممی، ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا!"

Clubb of Quality Content

میں وہ سرمد رہا ہی نہیں جو سب کچھ ساتھ ساتھ سنبھال لیا کرتا تھا۔

"اب میری پوری زندگی کا مرکز صرف رابیل ہے۔"

"میں خود کو بھی مینج نہیں کر پا رہا، آپ بس دعا کریں۔"

ایک اور وقفہ، جیسے ہچکیوں سے بھرے سکوت میں وہ خود کو سمیٹ رہا ہو

"ممی!! رابیل کے لیے دعا کریں"

"میری زندگی کے حصے کی ساری دعائیں بھی اُس کے حق میں کر دیں، پلیز ممی!"

"وہ ایک عورت میری زندگی کا سارا سکون بن گئی ہے۔ اسے کچھ ہوتا ہے تو میری سانسیں اٹک جاتی ہیں اور وہ پتہ نہیں کب سے ایسے بے جان میرے سامنے ہے۔ میں اُسے دیکھ کر ٹوٹ رہا ہوں ممی!۔"

"میں اُس کو ہر دن اپنے ہاتھوں سے سنوارتا ہوں۔ لیکن خود اُس کو سنوارتے میں بکھر جاتا ہوں۔"

"میں آنسو اُس کے صاف کرتا ہوں مگر گال میرے بھیگ جاتے ہیں۔"

Clubb of Quality Content!

"میں اُس کو خوشیاں دینے کے لیے اپنا آپ بہت پیچھے چھوڑ آیا ہوں۔ لیکن وہ پہلے جیسی نہیں ہو رہی ممی!"

"میں اُسے کیسے بتاوں کہ میں اُسے ایسے نہیں دیکھ سکتا۔"

"میں کیسے اُسے کہوں کہ اس کا بکھرا وجود مجھے مزید اذیت دے رہا ہے۔"

"میں اُس کو ٹھیک کرتے کرتے خود ختم ہو جاوں گا ممی!"

"پلیز اس کے لیے دعا کریں۔ وہ پہلے جیسی ہو جائے۔"

سرمد نے فون بند کر دیا تھا۔ وہ اس سے زیادہ اپنی ماں سیاور کوئی بات کر ہی نہیں سکتا تھا۔ وہ وہیں کھڑکی کے پاس کچھ دیر کھڑا رہا۔

کھڑکی سے آتی ہوا نے اس کے بال ہلکے سے جھاڑ دیے، رات کی ٹھنڈک اس کے جسم کے ہر سوراخ میں اتر گئی، لیکن دل کی آگ اور جذبات کی شدت اندر ہی اندر بڑھ رہی تھی۔

ایک مرد، جو اپنے رشتوں کے درمیان چل رہا تھا، ایک باریک لکیر پر قدم رکھ کر، ٹوٹا ہوا، مگر مکمل ہونے کی آرزو کے ساتھ۔

وہ لمحہ تھا جب رات، ہوا، خاموشی، اور دل کے ہر زخم نے اسے سچائی کے آئینے کے سامنے لا کھڑا کیا۔ زندگی کا اصل وزن، محبت کی گہرائی اور ذمہ داری کا احساس، سب ایک لمحے میں سرمد کے دل میں اتر گیا تھا۔

اس کی ہر سانس، ہر دھڑکن، اور ہر آنکھ کی نمی ایک کہانی کہہ رہی تھی، کہ ایک مرد ٹوٹ کر بھی اپنی محبت کے لیے کتنا کچھ برداشت کر سکتا ہے۔

(*******)

دوپہر کو کھانے کے بعد رابیل کمرے میں آکر کھڑکی کے پاس بیٹھ گئی تھی۔ کھڑکی کے پردے پیچھے تھے لیکن اسے سی کی وجہ سے کھڑکی کی بند ہی تھی۔ کھڑکی سے روشنی کمرے میں آرہی تھی۔

رابیل مسلسل کھڑکی سے باہر لان میں دیکھ رہی تھی جہاں سے کبھی کوئی پرندہ اڑ کر آتا اور پھولوں کے پاس سے ہو کر پھر چلا جاتا تھا۔ رابیل بڑی غور سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔

جب سرمد کمرے میں اندر آیا۔ رابیل کو کھڑکی کے پاس بیٹھا دیکھ کر وہ بھی خاموشی سے اُس کے پاس آکر ایک طرف بیٹھ گیا تھا۔

سرمد نے وائٹ شرٹ پہنی تھی۔اس کی آنکھوں میں وہی پرانی روشنی تھی، مگر اب اس روشنی میں نمی بھی تھی، شرمندگی بھی،اور ایک گہرا بوجھ جو لفظوں سے نہیں کہا جاسکتا تھا۔

سرمد نے رابیل کو اس حالت میں دیکھا تو وہ کمرے سے باہر گیا اور تھوڑی دیر بعد کچھ ڈبے لے کر آیا اور ٹیبل پر رکھ دیے۔

میز پر رنگوں کے مختلف ڈبے رکھے تھے، نیلا، پیلا، سرخ، سبز۔ ہر رنگ، رابیل کی ہنسی، ہر جذبات کے لمحے کی یاد دلا رہا تھا۔

سرمد نے آہستہ سے رابیل کو پکارا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یاد ہے رابیل!

جب آپ نے ایک بار غصے میں مجھ پر رنگ گرادیا تھا؟ بس یونہی بے خیالی میں۔

رابیل نے سرمد کی آواز سن کر کھڑکی سے نظر ہٹائی اور سامنے کھڑے سرمد کو دیکھا جو وائٹ شرٹ میں تھا،اور ہاتھوں میں پینٹ برش تھے۔ رابیل کے، چہرے پر کوئی ردعمل نہیں تھا۔

سرمد تھوڑا ہنستا ہے، مگر ہنسی فوراً ٹوٹ جاتی ہے، جیسے خوشی بھی اس درد کے سامنے جھک گئی ہو۔

یہ شرٹ۔ میری فیورٹ ہے۔ سرمد نے اپنی پہنی ہوئی شرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،

ممی نے پہلی بار مجھے خود لا کر دی تھی، اتنی سفید، اتنی صاف، جیسے اُن کے ارادے۔ وہ پھر ایک بے جان سا قہقہ لگاتا ہے۔

پھر وہ رابیل کی طرف قدم بڑھاتا ہے، نگاہ رابیل پر جم گئی تھی، جو اپنے اندر گم بیٹھی تھی۔

لیکن آج، رابیل!! آپ جس حال میں ہیں آپ کو دیکھ کر یہ سفید قمیص مجھے گندی لگنے لگی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے اس کا رنگ میری زندگی کی خالی پن کی طرح بے رنگ ہے۔

سرمد تھوڑا آگے جھکتا ہے، رنگوں کی طرف اشارہ کرتا ہے

یہ سب رنگ، رابیل!

یہ سب میری شرٹ پر ڈال دیں۔

میرے چہرے پر، میرے کمرے کی دیواروں پر، جہاں چاہو، بکھیر دیں۔

اگر تب بھی آپ کو سکون نہ ملے۔ تو سارا گھر ان رنگوں سے بھر دیں۔ میں ایک لفظ بھی نہیں بولوں گا

اس کی آنکھوں میں نمی تھی، آواز میں ایک درد تھا جو لفظوں سے بھی آگے سنائی دے رہا تھا۔

بس آپ، اس طرح خاموش مت رہیں۔

رابیل!! خدارا!! بی جان کے لیے، میرے لیے۔ خود اپنے لیے۔

خود کو مت توڑیں رابیل!

آپ کے ٹوٹنے سے۔ میں بکھر رہا ہوں، اور اگر میں مکمل بکھر گیا، تو شاید کبھی نہ سمٹ سکوں۔

وہ رابیل کو صوفے سے اٹھا کر پینٹ کلرز کے پاس لاتا ہے۔ رابیل کا ہاتھ پکڑتا ہے، نرمی سے اُس کا ہاتھ رنگ کے ڈبے میں رکھتا ہے، پھر اپنی قمیص پر۔

سفید کپڑے پر نیلا نشان ابھرتا ہے، جیسے کسی چپ لگی دعا کی پہلی قبولیت کی طرح،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رابیل خاموشی سے اُس کا چہرہ دیکھ رہی تھی، آنکھوں میں طوفان کروٹیں لیتا ہے، مگر کچھ نہیں کہتی۔

پھر اچانک وہ خود رنگوں میں ہاتھ ڈبوتی ہے، سرمد کی قمیص پر رنگ بکھیرنے لگتی ہے۔ پیلا، نیلا، سرخ، سبز۔ ہر رنگ،

ہر رنگ اُس کی خاموش چیخ، اُس درد کی علامت جو برسوں دل میں دبی رہی تھی۔ سرمد کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھرتی ہے، آنکھوں میں آنسو کیوں تھے اُسے نہیں پتہ لیکن وہ یہ سب دیکھ کر سکون میں تھا۔

رابیل ہنسی نہیں، روئی نہیں، بس رنگ بکھیرتے ہوئے بولی۔

یہ گندگی نہیں ہے سرمد!! یہ میری خاموشی کے رنگ ہیں۔ سرمد کے دل میں ایک سکون سا اترتا ہے۔

رابیل نے اس کی شرٹ اس کے چہرے پر ہر جگہ رنگ لگا دیے تھے، اور وہ بس خاموشی سے رنگ لگواتا جا رہا تھا۔ اُسے ڈر تھا یہ لمحہ ٹوٹ نہ جائے۔ یہ رنگ بکھر نہ جائے۔ اس لیے جب

ناولز کلب
Club of Quality Content

تک رابیل کا دل نہیں بھرتا وہ یونہی کھڑا رہا تھا۔ پھر تھک ہار کر رابیل پیچھے ہو گئی۔ سرمد رنگوں سے بھرا ہوا تھا اس کے کپڑوں کا ایک حصہ بھی رنگ کے بغیر نہیں تھا۔

اس کے لیے اب رابیل ٹھیک ہو گئی تھی، وہ رنگ، وہ درد، وہ خاموشی، سب کچھ ایک لمحے میں قابل قبول ہو گیا تھا۔

(******)

کل رنگوں والی بات پر سرمد کے دل میں امید جاگی تھی کہ رابیل ٹھیک ہو جائے گی اب۔ سرمد رابیل کا بہت خیال رکھ رہا تھا۔ اس لیے وہ ٹھیک بھی ہونے لگ گئی تھی۔ لیکن جب اسکوبی جان کی یاد زیادہ ستاتی تو وہ پھر بکھر جاتی تھی۔

اور ایسا ہی ہوا وہ ایک بھر پھر ٹھیک ہوتے ہوتے بکھر گئی تھی۔

رات کے دو بجے کا وقت تھا۔

کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا، لیکن یہ خاموشی نہیں تھی۔ یہ ایک عجیب سی وحشت تھی، جو دیواروں میں گھس رہی تھی، کمرے کی ہوا کو سنگین بنا رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کھڑکی سے باہر مکمل سکوت تھا، پر کمرے کے اندر ایک طوفان مچ چکا تھا، جیسے دنیا کے سارے دکھ ایک لمحے میں وہاں جمع ہو گئے ہوں۔

رابیل کچھ دیر پہلے نیند سے جاگی تھی۔اور جاگتے ہی وہ خاموشی سے صوفے پر آکر بیٹھ گئی تھی۔ سرمد بھی اس کے جاگ جانے سے ایک دم اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

رابیل اب صوفے پر پاوں لٹکائے خاموشی سے کمرے کے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔ سرمد جو بیڈ پر بیٹھ کر اسے ہی دیکھ رہا تھا، وہ اٹھ کر اُس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔

پھر کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد سرمد نے رابیل کو دیکھا۔

اور پھر وہ اُسے دیکھتی رہی۔ وہ سرمد جو ہر وقت ہشاش بشاش رہتا تھا وہ تو اب اسے کہیں نظر آ ہی نہیں رہا تھا۔ وہ ابھی جس سرمد کو دیکھ رہی تھی وہ ایک بکھرا ہوا وجود تھا۔

سرمد!! آپ میری وجہ سے پریشان ہیں نا؟؟ رابیل نے سرمد کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اداسی، بے بسی اور اذیت تینوں تھے۔

نہیں تو۔ میں کیوں آپ کی وجہ سے اداس ہونے لگا۔ میں تو خوش ہوں کہ ہم دونوں ساتھ ہیں۔ وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولا،

میں نے بی جان کے جانے کے بعد آپ کو کافی پریشان کر دیا تھا نا؟؟ میں ابھی بھی ٹھیک نہیں ہوں نا۔ مجھے سکون چاہیے سرمد۔ میں روز اٹھتی ہوں خوش رہنے کی کوشش کرتی ہوں۔ لیکن جیسے ہی بی جان یاد آتی ہیں میں پھر الجھ جاتی ہوں۔

مجھے جینا نہیں ہے سرمد۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ مجھے اپنے آپ سے خوف آتا ہے کہ کہیں میں خود کو مار ہی نہ دوں۔ مجھے خود سے وحشت آنے لگ گئی ہے۔ وہ اپنے ہاتھ سرمد کے ہاتھ سے نکال کر اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولی۔

مجھے مار دیں سرمد!! میں زندہ رہی تو میں اپنے ساتھ آپ کو بھی اذیت دوں گی۔ میرا درد کسی صورت کم نہیں ہو رہا۔

یہ سنتے ہی سرمد کی سانس رک گئی تھی۔

وہ جو کب سے صبر کر رہا تھا، اس کا ہر درد برداشت کر رہا تھا، ہر رنج پر خاموش سہارا بنا رہا تھا، وہ اب سہی معنوں میں ٹوٹ گیا تھا۔

جھٹ سے اس کے جسم نے حرکت کی، وہ رابیل کے قریب آیا، اور حقیقت میں اس کے پاوں میں گر گیا تھا۔

Clubb of Quality Content

اس نے رابیل کے گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیا تھا۔اور رابیل کی گود میں سر رکھ کر اُس نے بے آواز رونا شروع کر دیا تھا۔

یہ رونا نہیں تھا، یہ ٹوٹ کر بکھرنے کی کیفیت تھی، ہر رنج، ہر چھپی ہوئی فریاد، ہر لمحے کا درد، سب باہر آرہا تھا۔

رابیل کا جسم ساکت رہا، مگر دل کے اندر پہلی بار کچھ چبھنے لگا۔ سرمد کی آواز رندگئی، آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں، ہر لفظ آنسو کے پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔

آپ چلی گئیں تو کیا میں جِیوں گا؟

کیا وہ بچہ، جو ابھی اس دنیا میں آیا بھی نہیں، اس کو مار کر خو آپ خوش رہیں گی؟

کیا آپکو لگتا ہے آپ اکیلی ہیں؟

آپ اکیلی نہیں ہیں، رابیل!! ہم سب آپ کے اندر سانس لے رہے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ قدموں سے لپٹ گیا، جیسے رابیل کو دنیا کے ہر خطرے سے بچا رہا ہو، یا موت کے پنجوں سے واپس کھینچ رہا ہو۔

رابیل کی ہر کانپتی ہوئی سانس کو اپنے سینے سے تھام لیا، ہر لرزش کو اپنے دل میں بسا لیا ہو۔

رابیل خاموش رہی۔

رابیل!! میں مر جاؤں گا۔

خدا کی قسم، میں جی نہیں پاؤں گا

آپ جو کہنا چاہو، کرو، مجھے سزا دو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

!! لیکن اپنی جان لینے کی باتیں مت کرو پلیز

میں آپ کو ایک بار بھی کھونا نہیں چاہتا، میں کبھی بھی آپ سے جدا نہیں ہونا چاہتا۔

وہ پوری رات رابیل کے گھٹنے تھام کر بیٹھا رہا روتا رہا، خاموش دعاؤں کی طرح، جھولی پھیلائے، بس ایک دعا کرتا رہا،

رابیل ٹھیک ہو جاو۔ مرنے کی باتیں مت کرو۔ اذیت مت دو مجھے۔

رات ایسے ہی گزر گئی تھی۔ صبح کے پہلے شعاعیں دھوپ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی۔

رابیل کی آنکھوں کے کناروں پر آنسو تھے، لیکن یہ آنسو اب درد کے نہیں، زندگی کے احساس کے تھے۔

اس نے صوفے کی پشت سے ٹیک ہٹائی تو دیکھا، سرمد اس کے گھٹنے تھام کر دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے قید کر کے اس سے لپٹ کر سویا ہوا تھا۔ اس نے اس کے ہاتھ اتنی مضبوطی سے تھامے تھے جیسے اس کی جان انہی ہاتھوں میں بندھی ہو۔

رابیل نے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے کی ناکام کوشش کی۔ وہ اتنی مضبوطی سے تھامے ہوئے تھا کہ اسے وہ چاہ کر بھی الگ نہ کر پائی۔ پھر اس نے سرمد کو پکارا۔

سرمد!

سرمد جاگا، اس نے آنکھیں کھولیں، اور رابیل کی طرف دیکھا،

اور پہلی بار اس کی آنکھوں میں وہ روشنی تھی، جو صدمے کے طویل سفر کے بعد واپس آئی تھی۔

یہ وہ لمحہ تھا جب رابیل نے سمجھا، اس کا وجود بوجھ نہیں، اس کی سانسیں صرف اس کی نہیں، اس کی ہار کسی اور کی موت بن سکتی ہے۔

اور سرمد؟

اس نے رابیل کو بچایا نہیں،

اس نے اپنی انا، اپنی نیند، اپنا سکون، سب کچھ قربان کر دیا، صرف اس لیے کہ۔

رابیل زندہ رہے۔

(****)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج رابیل بہت بہتر لگ رہی تھی۔ معمول کی طرح سرمد نے اسکے بال بنائے تھے۔ اسکو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا، اور پھر وہ دونوں لان میں کھلی فضا میں بیٹھ گئے تھے۔ گرمی کے دن تھے یہ لیکن آج موسم ابر آلود تھا، آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے، اور تیز ہوا چل رہی تھی۔

سرمد رابیل کو اپنے ہاتھ سے فروٹ کٹ کر کے کھلا رہا تھا اور وہ دونوں کوئی نہ کوئی بات کر کے مسکرا بھی رہے تھے۔

رابیل نے آج اتنے مہینوں بعد سرمد کو غور سے دیکھا یہ وہی سرمد تھا جو ہر وقت تیار ہوا تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے رکھتا تھا۔ جسے آفس سے ایک منٹ کی فرصت نہیں ہوتی تھی۔ بیمار ہو تب بھی وہ آفس جاتا تھا۔ لیکن۔۔۔۔۔۔ رابیل کے لیے اس نے سب چھوڑ دیا تھا۔

رابیل نے سرمد کے چہرے پر ہاتھ رکھا۔ انگلیوں سے وہ اُس کے چہرے کو ٹٹول رہی تھی جیسے وہ یہ دیکھنا چاہتی ہو کہ وہ کتنا بکھر چکا ہے۔

سرمد!!! اس کے لہجے میں اداسی کے ساتھ ساتھ اپنائیت بھی تھی۔

جی بیگم! حکم کریں۔ آج پتہ نہیں کتنے مہینوں بعد اس نے سرمد کو ایسا بولا تھا اور کتنے ہی مہینوں بعد رابیل نے اسے پکارا تھا۔

یہ میری وجہ سے ہوا ہے کیا۔؟؟ وہ اسکا بکھرا اداس چہرہ دیکھ کر بولی۔

نہیں تو۔ سرمد نے فروٹ پلیٹ کو سامنے پڑی ٹیبل پر رکھ دیا، اور پوری طرح رابیل کی طرف متوجہ ہو گیا۔

اس سے پہلے کے رابیل اور کسی صدمے میں جاتی یا کوئی اور ایسی بات کرتی، سرمد پرانی باتیں لے کر بیٹھ گیا۔

پتہ ہے بیگم جب ایک دفعہ غلطی سے کسی لڑکی نے مجھے انسٹا پر فالو کیا تھا۔ وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر بول رہا تھا۔ ہوا اس وقت تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی۔ رابیل کی لٹیں اس کے چہرے پر بار بار آ رہی تھیں۔

رابیل سرمد کی بات یاد کر کے آگے سے خود ہی بول پڑی۔

وہ براؤن گرل؟؟

!جی وہی

رابیل روانی کے ساتھ وہ قصہ سنانے لگ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے میں اس وقت مکمل روشنی تھی۔لیپ ٹاپ کی اسکرین پر کوڈز دوڑ رہے تھے اور سرمد اپنے کام میں مگن تھا۔لیکن رابیل کی آنکھوں میں ایک سوال تھا، جو زبان تک آنے سے پہلے ہی بوجھ بن چکا تھا۔

یہ براؤن گرل کون ہے جس نے آپ کو انسٹا گرام پر فالو کیا ہے؟

رابیل نے سرمد کا فون ہاتھ میں لیتے ہوئے بغیر تمہید کے سوال کیا۔

سرمد نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائیں، جیسے کسی دُور کے خیال سے واپس آیا ہو۔

اب مجھے کیا پتا کہ کس نے فالو کیا یا نہیں؟ وہ ہلکے سے مسکرایا، جیسے بات کو ہنسی میں اڑانا چاہتا ہو۔

اب اُس نے مجھے فالو کیا ہے تو اس میں میری کیا غلطی؟ وہ یہ کہہ کر پھر سے کام میں لگ گیا۔

رابیل نے غصے سے فون میز پر رکھا۔

انسٹا گرام بنایا ہی کیوں تھا؟ نہ بناتے، نہ کوئی فالو کرتا! وہ اس کے ارد گرد ٹہلتے ہوئے بولتی جا رہی تھی۔

Clubb of Quality Content!

سرمد نے آہستہ سے لیپ ٹاپ بند کیا اور نرمی سے بولا،

بیگم، مجھے کام ہوتا ہے اس لیے بنایا۔ ورنہ آپ کو تو پتا ہے، میں کتنا شریف انسان ہوں۔

وہ مسکرا رہا تھا لیکن رابیل کی آنکھوں میں غصہ تھا۔

بلاک کریں! رابیل اس کے سامنے رک گئی اور سخت لہجے میں کہا۔

سرمد نے فوراً سر ہلایا۔ ابھی کر دیتا ہوں۔

اور کوئی حکم بیگم؟؟ اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر تابعداری سے کہا۔

وہ جب بھی رابیل کو کہتا حکم کریں بیگم، وہ تب تب سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے کے سامنے جھکتے ہوئے کہتا تھا۔ جیسے وہ ملکہ ہو اور وہ اسکا غلام۔

!رابیل کی آواز بھرا گئی، اُسے نہیں، مجھے بلاک کریں اپنی زندگی سے

سرمد چونک گیا۔ وہ ایک لمحے کو ساکت ہو گیا۔

!بیگم، میں آپ کو کیسے بلاک کر سکتا ہوں؟ آپ تو میری زندگی ہیں

جیسے اُس لڑکی نے آپ کو فالو کیا، ویسے مجھے بلاک کر دیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا، میں کہاں سے بلاک کروں آپ کو؟

ہر جگہ سے۔۔۔۔میں نہیں رہنا چاہتی آپ کے ساتھ۔وہ یہ کہہ کر الماری کی طرف بڑھ گئی۔

رابیل الماری سے کپڑے نکال کر بیڈ پر پھینکنے لگ گئی، جیسے پیکنگ کر کے جانے لگی ہو۔

سرمد نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ تھامنا چاہا، لیکن رابیل نے ہاتھ جھٹک دیا۔

اُس نے مجھے فالو کیا ہے بیگم۔۔۔۔میں کتنی بار آپ کو کہہ چکا ہوں۔۔سرمد نے اس کے سامنے انسٹا گرام ڈیلیٹ کر دیا۔

دیکھیں؟؟اب خوش؟؟؟وہ اسے دیکھاتے ہوئے بول رہا تھا۔

رابیل پھر بھی کپڑے پیک کرتی جا رہی تھی۔سرمد بھی الماری کی طرف بڑھا،اپنا بیگ نکالا اور اس نے بھی پیکنگ سٹارٹ کر دی۔

رابیل نے سرمد کی طرف دیکھا،جو رابیل سے بھی زیادہ فاسٹلی اپنے کپڑے پیک کر رہا تھا۔رابیل نے اپنے ہاتھ روک لیے اور سرمد کو گھورتے ہوئے بولی۔

آپ کیوں پیکنگ کر رہے ہیں؟؟

Clubb of Quality Content!

جہاں بیگم جائے گی وہاں میں بھی جاؤں گا۔وہ یہ کہہ کر الماری سے اپنے ڈاکیومنٹس بھی نکال کر بیگ میں رکھنے لگ گیا۔

جہنم میں ؟؟وہ اسکو دیکھ کر سوالیہ نظروں سے بولی

اگر آپ گرمی برداشت کر سکتی ہیں تو چلے جاتے ہیں۔ویسے سویزرلینڈ جانا چاہیے،وہاں موسم خوشگوار ہو گا۔

رابیل سب کچھ وہی چھوڑ کر اس کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔

مسئلہ کیا ہے ؟؟

مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں وہ اسکے ناک کو دباتے ہوئے بولا،

غصہ مت دلائیں۔

میں کب دلا رہا ہوں۔؟؟

رابیل نے غصے سے سارے کپڑے بیگ سے نکال دیے۔

اب آپ کپڑے نکال کیوں رہی ہیں ؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیونکہ میں نے پلین چینج کر لیا ہے۔وہ پھر سے کپڑے الماری میں رکھتے ہوئے بولی۔

اور پھر دونوں زور سے قہقہ لگانے لگ گئے۔

حال میں۔۔

اگر میں چلی جاتی تو کیا آپ سچ میں تب میرے ساتھ چلتے وہ سرمد کو دیکھ کر بول رہی تھی۔

پہلی بات میں نے جانے ہی نہیں دینا تھا۔

اور دوسری بات جی بیگم۔میں ساتھ ہی جانا تھا آپ کے۔

جدھر جدھر رابیل سرمد سکندر ہو نگی اُدھر ہی سرمد سکندر قریشی بھی ہو گا۔

وہ اس واقعہ کو یاد کر کے آج بھی قہقہ لگا کر ہنسنے لگی۔سرمد بھی اسے دیکھ کر ہنسنے لگا۔ایک لمحے کے لیے سرمد کی آنکھیں خوشی سے بھیگ گئیں۔آخر کار اسکی محنت رنگ لا رہی تھی۔

وہ کافی دیر پرانی باتیں یاد کر کے مسکراتی جا رہی تھی،اور سرمد اس کے مسکرانے پر اسکا صدقہ اتارتا جا رہا تھا۔آج پتہ نہیں کتنے مہینوں بعد وہ پہلی والی رابیل بنی تھی۔

(*******)

365 دن

8760 گھنٹے

525600 منٹ

31,536,000 سیکنڈ

اور 12 مہینے

اتنا وقت۔۔۔

جس میں ایک انسان درجنوں میٹنگز کر لیتا ہے، کاروبار بڑھا لیتا ہے، دنیا گھوم لیتا ہے، زندگی کے کتنے فیصلے لے لیتا ہے۔

لیکن سرمد نے وہ ایک سال،

صرف رابیل کے گرد گزارا، کسی سائے کی طرح اس کے ساتھ رہ کر،

بی جان کی موت

رابیل کی ٹوٹتی روح،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بکھرا ہوا وجود،

اور رابیل، جو صرف سانسیں لے رہی تھی، جِی نہیں رہی تھی۔

سرمد نے وہ سال رابیل کی بقا کے لیے جیا، خود کے وجود کو ختم کر کے۔

ایک سال تک۔۔۔۔

سرمد نے آفس کا دروازہ بھی نہیں دیکھا۔

کلائنٹس سے ملنا چھوڑ دیا، بزنس میں لاس ہو رہا یا بینیفٹ، سرمد کو پروا نہیں تھی۔

کیونکہ اس کا سب سے بڑا پروجیکٹ رابیل کی زندگی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک سال تک۔۔۔

ہر صبح وہ خود رابیل کے بالوں میں کنگھی کرتا تھا

اس نے ایک بار بھی اسے آئینے کے سامنے ادھوری حالت میں نہیں دیکھا۔

رابیل بھول گئی تھی کہ وہ مرجھا چکی ہے، کیونکہ سرمد اسے روز پھول بنا کر سنوارتا۔

ایک سال تک۔۔۔

رابیل کے ناخن، اس کے کپڑے، اس کی خوشبو، سب کا خیال سرمد نے رکھا۔

اس نے رابیل کو کبھی ایسا محسوس نہیں ہونے دیا کہ وہ 'دکھ کی حالت میں ہے۔

ایک سال تک۔۔۔

سرمد نے ایک لمحے کے لیے بھی خود کو رابیل سے جدا نہیں کیا۔

وہ اس کے ساتھ سوتا، جاگتا، خاموشی میں بیٹھتا، آنکھوں سے بات کرتا۔

رابیل بولتی کم تھی، مگر سرمد سنتا سب تھا۔

ایک سال تک۔۔

اس نے اپنی نیند، اپنی بھوک، اپنا سکون رابیل کے چہرے پر رکھ دیا تھا۔

وہ جانتا تھا، رابیل کا درد صرف لفظوں سے نہیں جائے گا،

اسے محبت کے لمس، آنکھوں کی دُعاؤں، اور عمل کی عبادت چاہیے تھی۔

اور پھر کیا ہوا؟

ڈاکٹرز نے کہا،

اتنے شدید صدمے سے نکلنے میں سالوں لگتے ہیں، کچھ عورتیں تو لوٹتی ہی نہیں۔ لیکن رابیل واپس آئی۔

کیونکہ اسے صدمے میں اکیلا نہیں چھوڑا گیا، اسے موت کی طرف دھکیلنے کے بجائے، ایک شخص روز زندگی کی طرف کھینچتا رہا۔ سرمد کا پیار صرف بولنے تک محدود نہیں تھا، وہ ایک ایک قدم پر ثبوت دیتا رہا۔

جب رابیل روتی تھی، تو سرمد نہیں روتا تھا،

کیونکہ اگر وہ بھی ٹوٹ جاتا، تو رابیل واپس نہ آتی۔

اس نے اپنی آنکھیں، رابیل کے درد کے لیے ڈھال بنا لیں۔

جب وہ سو جاتی پھر وہ رب کے در پر جا کر روتا اتنا روتا جتنا کوئی انسان اپنی پوری زندگی میں نہ رویا ہو۔۔

سرمد جانتا تھا، محبت وہ نہیں جو صرف آسان دنوں میں ہو۔

سچی محبت وہ ہے جو بکھرے وقت میں انسان کو سنوار دے۔

اگر کوئی شخص

365 دن

8760 گھنٹے

525,600 منٹ

تمہیں سنوارنے میں لگا دے، تمہارے بکھرے بالوں سے لے کر ٹوٹی روح تک سنوار دے

تو یاد رکھنا،

وہ تم سے محبت نہیں کرتا، وہ تمہیں خالق کی نعمت سمجھ کر عبادت کی حد تک عقیدت سے

چاہتا ہے۔

رابیل اگر آج زندہ تھی، واپس زندگی کی طرف لوٹ آئی تھی تو صرف اس لیے کہ سرمد نے

ہار نہیں مانی تھی۔

(*****)

' اکیس مارچ سرمد کی پیدائش کا دن

Clubb of Quality Content

اکیس مارچ رباب زہرہ کی پیدائش

موسم آج بھی آبر آلود تھا، ہر طرف ہوا چل رہی تھی مگر وقت جیسے رُک گیا تھا۔ باہر بارش ہولے ہولے برس رہی تھی، اور اُس کی بوندیں ہسپتال کے شیشے پر پڑ کر موسیقی سی ترتیب دے رہی تھیں۔ اسپتال کے اس پر سکون ماحول میں ایک زندگی جنم لینے والی تھی، اور کسی کے اندر کئی زندگیاں جاگنے والی تھیں۔

سرمد بے حس و حرکت بیٹھا تھا، ہاتھ آپس میں جڑے، نظریں دروازے پر جمیں ہوئی۔ وہ کچھ کہہ نہیں رہا تھا، مگر اس کی خاموشی پکار رہی تھی، چیخ رہی تھی۔

Clubb of Quality Content!

پھر دروازہ کھلا،

نرس کے ہاتھوں میں ایک نرم، نازک، گلابی سی جان تھی۔ جیسے کسی دعا نے جسم لے لیا ہو۔ جیسے کسی خواہش نے چہرہ پہن لیا ہو۔

مبارک ہو، بیٹی ہوئی ہے۔

سَرمد کے قدم لرز گئے۔ اُس نے آہستگی سے ہاتھ آگے بڑھائے، جیسے ڈر رہا ہو کہ کہیں یہ خواب چھو کر بکھر نہ جائے۔ جب اُس کی انگلیوں نے اُس ننھے وجود کو چھوا، تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے۔ وہ بچی جیسے سانسیں نہیں، امیدیں لے رہی تھی۔

چہرہ۔۔۔

وہ چہرہ۔۔۔

یہ تو۔۔ ابیل۔۔۔۔ وہ دھیرے سے بولا، اور آواز رُندھ گئی۔

سرمد نے بچی کو سینے سے لگایا اور زار و قطار رونے لگا۔ رابیل، جو بستر پر لیٹی تھی، اُس کی طرف دیکھا، ور اُس لمحے، جیسے وقت نے دونوں کے درمیان ایک پل باندھ دیا۔

سرمد بچی کو لے کر رابیل کے پاس آیا۔ اُس کے چہرے پر وہی پرانی تھکن تھی، مگر آنکھوں میں نیا نور تھا۔ سرمد نے اُس کے جھکے ماتھے پر طویل بوسہ دیا، جیسے برسوں کا قرض اتار رہا ہو

بچی کے چہرے میں وہی معصومیت، وہی چمک، وہی نقوش جو کبھی بی جان کے تھے۔ وقت نے چکر پورا کر لیا تھا۔ جو چھن گئی تھی، وہ کسی اور روپ میں، کسی اور آغوش سے پلٹ آئی تھی۔

رابیل، آپکو پتہ ہے؟ یہ صرف بیٹی نہیں۔۔۔ یہ میری سانسیں ہے۔۔۔۔ میری ٹوٹی ہوئی ہڈیوں میں رچا ہوا حوصلہ ہے۔ آپ نے مجھے صرف باپ نہیں بنایا، آپ نے مجھے مکمل انسان بنادیا۔

رابیل نے کمزور ہنسی کے ساتھ آنکھیں بند کیں۔ آنسو خاموشی سے بہے۔

میں نے خدا سے کچھ اور نہیں مانگا تھا۔ سرمد بچی کی پیشانی چومتا ہے، رابیل کے ہاتھ تھامتا ہے۔

ہم اس کا نام، رابیل آواز لرزتی ہے، رباب زہرا رکھیں گے۔۔بی جان کے نام پر، اسی کے رنگ، اُسی کے نقش۔

Clubb of Quality Content

سرمد کی آنکھیں نم تھیں، مگر چہرہ روشن۔ اُس نے ہولے سے سر ہلایا۔

رباب زہرہ وہ دھیرے سے بولا، جیسے کسی مقدس آیت کو دہرا رہا ہو۔

کمرہ خاموش ہو گیا۔ صرف ننھی سی جان کی ہلکی سی سانسوں کی آواز، رابیل کے پر سکون چہرے کی جھلک، اور سرمد آنسوؤں میں بھیگا وہ لمحہ، جو صدیوں کے بعد رب نے دونوں کو بخشا تھا۔

وہ لمحہ صرف باپ بننے کا نہیں تھا۔

وہ لمحہ پیار کی ایک نئی صورت تھا۔

آج رباب زہرہ کی شکل میں انہیں بی جان پھر سے واپس مل گئی تھیں۔

(******)

گرمیوں کے موسم میں بھی اسلام آباد کے سب سے مہنگے اور پوش علاقے میں واقع سکندر بنگلے کے لان میں ایک عجیب سی خوشی چاروں اطراف میں تھی۔ جیسے وقت بھی یہاں رک کر سانس لیتا ہو۔

سرمد قریشی، جو کہ انٹرنیشنل لیول پر پہچانا جانے والا کاروباری شخص تھا، ہر عیش و آرام اُس کی مٹھی میں بند تھا۔ نیویارک کی کانفرنسز، دبئی کے آفسز، لندن کی میٹنگز، ہر جگہ اُس کا نام چلتا تھا۔ مگر آج، اُس کی آنکھوں میں کچھ اور ہی چمک تھی۔ یہ چمک کسی بزنس ڈیل کی کامیابی کی نہ تھی، نہ ہی کسی بین الاقوامی اعزاز کی خوشی تھی۔

یہ خوشی اُس منظر سے پھوٹ رہی تھی، جو اُس کے سامنے تھا، بے بی کارٹ میں موجود اُس ننھے وجود کی۔

سرمد رابیل کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

کبھی سوچا تھا کہ میرے جیسا آدمی، جس کے پاس سب کچھ ہے، اُسے سب کچھ ایک پل میں مل سکتا ہے؟

سرمد کی آواز میں نمی تھی۔

مجھے لگتا تھا کہ بزنس، طاقت، شہرت، پیسہ، یہی سب کچھ ہے۔ لیکن اب لگتا ہے کہ جو سکون آپ دونوں کے ساتھ ہے، وہ کسی بلین ڈالر ڈیل میں نہیں تھا۔

رابیل نے رباب کے چھوٹے ہاتھ کو چوما، اور سرمد کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپ نے ہمیں یہ سب دیا، سرمد۔

سرمد مسکرایا، پھر آہستہ سے کہا

نہیں رابیل! آپ نے مجھے وہ دیا جو میرے پاس نہیں تھا۔

ایک احساس، ایک رشتہ، یک گھر۔

آپ نے مجھے دنیا کی سب سے خوبصورت نعمت تحفے میں دی ہے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ آپ صرف ماں نہ رہو، بلکہ اس سلطنت کی ملکہ بھی بنو۔

یہ گھر، یہ ہر اینٹ، ہر پردہ، ہر دیوار آپ کے نام ہے۔ کیونکہ آپ کو یہاں صرف رہنا نہیں ہے، آپ کو یہاں حکومت کرنی ہے۔

رابیل نے حیرت سے اسے دیکھا، اور پھر چپ چاپ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

سرمد نے پھر اپنی بیٹی کی طرف دیکھا، اور آہستہ سے کہا۔

میں سرمد قریشی، جس کے پاس دنیا کی ہر چیز ہے۔ آج اپنی سب سے قیمتی دولت کے قدموں میں بیٹھا ہوں۔

ایک بیوی، ایک بیٹی!

اور وہ خواہش، جو کبھی پوری نہ ہوئی تھی، اب پوری ہو گئی ہے۔

وہ کب سے بس اُسے دیکھتے جا رہا تھا۔ سرمد نے رباب کو پیدائش کے بعد کبھی نہیں اٹھایا تھا۔ اسے ڈر لگتا تھا کہ اُس کے سخت ہاتھ اس ننھے وجود کے لیے بہت سخت نہ ہو جائیں۔ وہ اُسے اٹھانے سے ڈرتا تھا۔ اُس کو ہمیشہ بیڈ یا کارٹ پر دیکھ کر ہی پیار کرتا تھا۔

جس طرح رابیل کی آنکھوں میں اُسے آنسو پسند نہیں تھے۔اس طرح رباب کی آنکھوں میں بھی اُسے آنسو پسند نہیں تھے۔وہ اُس کے رونے سے پہلے ہی اُس کو چپ کروانے کے طریقے پاس رکھتا تھا۔

رباب کو سرمد سے رابیل سے زیادہ انسیت تھی۔ سرمد رباب سے ہر وقت باتیں کرتا رہتا تھا۔وہ اگر آفس جاتا تو ویڈیو کال کر کے اُسے دیکھتا رہتا تھا۔پھر گھر آکر اُس سے باتیں کرنے لگ جاتا۔

رباب کو بھی سرمد کی باتوں کی عادت ہو گئی تھی۔وہ جیسے جیسے اپنے ہونٹ ہلاتا تھا رابیل کھل کھلا کر ہنستی تھی۔اور جیسے ہی سرمد چپ کرتا تھا۔رباب اپنے ننھے ہاتھوں کو سرمد کے ہونٹوں تک لے کر جاتی تھی۔ جیسے وہ کہنا چاہتی تھی کہ مجھ سے اور بات کرو۔

ابھی بھی وہ کارٹ سے اُسے دیکھتے جا رہا تھا۔

رابیل نے رباب کو کارٹ سے اٹھایا اور سرمد کے قریب کیا۔

"اٹھائیں؟"

"میں کیسے؟؟"

"کیسے کیا جیسے اٹھاتے ہیں ویسے ہی، آپ کے دل میں صرف خوف ہے آپ اُسے اٹھائیں اُسے کچھ نہیں ہو گا، وہ آپ کی بیٹی ہے۔" رابیل نے سرمد کے بازو کو آگے کیا۔ "اور رباب کو اُس کے ہاتھوں میں تھما دیا۔

سرمد نے بہت نرمی سے اُسے اٹھایا۔ سرمد کے پاس جاتے ہی رباب کی جھٹ سے نیند سے آنکھیں کھلیں۔ اُس نے نیم آنکھوں سے سرمد کو دیکھا۔ اور پھر جیسے ہی سرمد نے جھک کر اُس کے گال پر پیار کیا، وہ پہلے رونے لگ گئی۔ اُس کے رونے سے سرمد نے رابیل کو دیکھا۔ وہ ایک دم گھبرا گیا۔

پھر جب رباب نے پوری آنکھیں کھول کر سرمد کو دیکھا تو پھر ہنسنے لگ گئی۔ سرمد بھی اُسے دیکھ کر ہنسنے لگا۔ سرمد نے اُس کی نازک ہاتھوں کو چھوا پھر اُسے اپنے لبوں سے لگا لیا۔ باری باری اُس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پیار سے چھوا۔ وہ آج پہلی بار اُس کو اپنی بازو میں اٹھا کر خوشی سے پاگل ہو رہا تھا۔ وہ رباب کا ایک ایک نقش خوشی سے چھو رہا تھا۔ رباب کی ہنسی پورے گھر میں سنائی دے رہی تھی۔

رابیل اُن دونوں باپ بیٹی کو دیکھ کر بس ماشاءاللہ بول رہی تھی۔

اس دن سرمد کے آفس میں نہ فون بجا، نہ ای میلز آئیں، کیونکہ اُس نے دنیا کو روک دیا تھا، صرف اُس لمحے کو جینے کے لیے، جہاں وہ مکمل تھا۔

(*****)

چند دن بعد۔۔

رباب زہرہ کی تقریب کی واپسی پر، سرمد رابیل کو اسلام آباد کے سب سے مہنگے اور ایلیٹ علاقے میں لے کر گیا۔ چمکتی سڑکوں، آسمان سے باتیں کرتے درختوں اور مہنگی گاڑیوں سے بھری اس خاموش وادی میں، ایک شاندار پانچ کنال کا سفید بنگلہ ان کا منتظر تھا

رابیل نے حیرت سے ارد گرد دیکھا، پھر سوالیہ نظروں سے سرمد کی طرف دیکھا۔

سرمد، ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟

سرمد خاموشی سے آگے بڑھا اور بنگلے کے گیٹ کے ساتھ لگی نیم پلیٹ سے کپڑا ہٹایا۔ اس پر سنہری حروف سے لکھا تھا۔

"سلطنت رابیل"

رابیل سرمد سکندر قریشی

رابیل کا دل جیسے کسی نامعلوم احساس سے بھر گیا۔ وہ خاموش کھڑی نیم پلیٹ کو دیکھتی رہی۔

سرمد نے کچھ کاغذات اس کے ہاتھ میں تھمائے۔

یہ سب آپ کے نام ہیں۔ آپ نے مجھے دنیا کا سب سے حسین تحفہ دیا ہے، ہماری رباب۔ تو میں نے بھی اس خوشی میں آپکو ایک چھوٹا سا تحفہ دیا ہے۔ اسے قبول کریں۔

رابیل نے کاغذات کو کانپتے ہاتھوں سے تھاما، پھر نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد!! یہ بہت بڑا تحفہ ہے۔

سرمد مسکرا کر اس کی طرف بڑھا۔

نہیں رابیل۔۔ جو تحفہ آپ نے دیا ہے، اس کے آگے یہ کچھ بھی نہیں۔ لیکن آپ جانتی ہو میں نے آپکو یہ گھر کیوں دیا؟

رابیل خاموش رہی، بس نظریں جھکائے کھڑی رہی۔

سرمد نے نرمی سے کہا

"کیوں کہ مجھے لگتا ہے کہ ہر عورت کا ایک ذاتی گھر ہونا چاہیے۔"

ایک جگہ جو صرف اس کی ہو، جہاں وہ اپنی مرضی سے سانس لے سکے، جہاں اس کی ذات کا، اس کے خوابوں کا راج ہو،

جہاں کوئی اُس پر حکم نہ چلائے، بلکہ وہ خود اپنی سلطنت کی رانی ہو،

ایک ایسی جگہ جہاں وہ سکون سے جی سکے، اپنے فیصلے خود کر سکے، جہاں اس کی آواز دبائی نہ جائے، بلکہ سنی جائے۔

یہ گھر صرف اینٹوں اور دیواروں کا نہیں، یہ آپکی آزادی، آپکی خود مختاری، اور آپکی عزت کی پہچان ہے۔'

Clubb of Quality Content!

رابیل کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ وہ جانتی تھی، یہ صرف ایک بنگلہ نہیں، یہ اس کے وجود کی توقیر تھی۔

(*****)

پانچ سال بیت چکے تھے۔

وہی گھر، جہاں پہلے صرف رابیل اور سرمد موجود تھے، اب ایک جیتی جاگتی محبت کا گہوارہ بن چکا تھا۔ فجر کی خاموشی میں، جہاں باہر کی فضا میں ہلکی ہلکی ٹھنڈک تھی، کمرے کے اندر ایک نرم سی روشنی روشن ہوئی۔ وہ اس

سرمد آہستہ سے بستر سے اٹھا۔ وضو کیا، اور جائے نماز پر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی، مگر اس سنجیدگی میں سکون تھا، شکر تھا۔

کچھ لمحے بعد رابیل کی آنکھ کھلی، رابیل نے ایک ماں بھری نگاہ سرمد پر ڈالی، جو بیڈ کے ایک طرف نماز پڑھ رہا تھا۔ رابیل بھی بیڈ سے اٹھی اور خاموشی کے ساتھ وضو کر کے آ گئی۔ دونوں میاں بیوی، ایک دوسرے کے پہلو میں، رب کے حضور جھک رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد بیڈ سے اترتی ہوئی ایک ننھی سی آواز آئی۔

ڈیڈی۔۔۔ ماما؟

ننھی رباب، جو اب پانچ سال کی ہو چکی تھی، وہ ان دونوں کو بیڈ پر نا پا کر ان کے پاس ننھے ننھے قدم اٹھاتی ہوئی آئی۔ اور چپ چاپ آ کر رابیل کے برابر میں بیٹھ گئی، اور جیسے ہی سرمد نے نماز مکمل کی، وہ بولی

Clubb of Quality Content

ڈیڈی سورہ رحمن ؟ سرمد شادی کے بعد سے سورہ رحمن کی تلاوت کر کے رابیل کو سناتا تھا، اور رباب زہرہ کی بھی جب کبھی فجر ٹائم آنکھ کھل جاتی تو وہ سرمد سے بس یہی ایک بات کرتی تھی۔

سرمد نے مسکرا کر اُسے اپنی گود میں بٹھایا، رابیل کو بھی قریب بلایا، اور دونوں کو سامنے بٹھا کر جائے نماز پر سیدھا بیٹھ گیا۔اس نے آنکھیں بند کیں، اور گہری سانس لے کر آغاز کیا۔

"...الرَّحْمَٰنُ... عَلَّمَ الْقُرْآنَ"

کمرے میں الفاظ کی گونج تھی، لیکن وہ صرف آواز نہیں تھی، وہ احساس تھا۔

رابیل کی نظریں اس پر جمی تھیں، یہی وہ سورت تھی جس کا ذکر رابیل نے برسوں پہلے کیا تھا۔

مجھے سورۃ الرحمٰن بہت پسند ہے۔"

اور تب سے سرمد نے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ اسے نہ صرف روز سنائے گا، بلکہ یاد بھی کرے گا۔

اب، یہ سورت اُسے زبانی یاد تھی، اور یہ محض یاد نہیں تھی، یہ اس کی روح کا نغمہ بن چکی تھی۔

"فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ؟"

جیسے ہی وہ اس آیت تک پہنچتا، وہ اپنی آنکھیں کھولتا،

ایک نظر رابیل پر، جو چپ چاپ بیٹھ کر اس کی آواز میں خود کو لپیٹ رہی تھی۔ اور ایک نظر ننھی رباب پر، جو اپنی چھوٹی انگلی سے اپنی گردن کو ہلکا سا سہلاتی، جیسے سچ میں پوچھ رہی ہو،

کیا ہم واقعی رب کی نعمتوں کو جھٹلا سکتے ہیں؟

سرمد کی آنکھوں میں نمی آجاتی۔

ایک بیوی، جو اس کی روشنی بنی،

ایک بیٹی، جو اس کی روشنی کی روشنی ہے،

ہر آیت کے ساتھ وہ جیسے اللہ کا شکر ادا کرتا، اور ہر "فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ" پر، اس کا دل رب کے سامنے اور جھک جاتا۔

تلاوت مکمل ہونے کے بعد، کمرے میں چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر رباب نے دھیمی آواز میں پوچھا،

ڈیڈی۔۔ یہ اللہ تعالیٰ ہمیں کیوں اتنا سب کچھ دے دیتے ہیں؟؟"

سرمد نے جھک کر اس کی پیشانی کو چوما، اور آہستہ سے کہا،

کیونکہ اللہ تعالیٰ رحمن ہیں۔ وہ اپنے بندوں کو ہر بہتر چیز سے نوازتے ہیں۔ تاکہ ہم شکر کر سکیں۔

جیسے تمہاری ماما، جو ہر رات آپکو چادر اوڑھاتی ہیں۔

جیسے میں، جو آپکو گود میں اٹھا کر سورۃ رحمن سناتا ہوں۔

اور جیسے آپ جو ہمیں روز مسکرا کر جینے کا حوصلہ دیتی ہو۔

رابیل نے آہستہ سے سرمد کا ہاتھ تھاما۔ کمرے کے باہر سورج کی پہلی کرن ابھرتی جا رہی تھی۔۔ روشنی اندر اُتر رہی تھی، لیکن اصل روشنی، اُن تین دلوں کے اندر تھی، جو رحمان کی آیتوں میں لپٹے بیٹھے تھے

Clubb of Quality Content

(******)

صبح ہوتے ہی رابیل ناشتہ بنانے کے لیے کچن میں آگئی تھی۔اور ناشتے کی میز پر تازہ پراٹھے، انڈے، شہد،اور رابیل کے ہاتھ سے بنی چائے کی خوشبو پھیل چکی تھی۔

سرمد رباب کے بال بنانے کے چکروں میں ہمیشہ لیٹ ہو جاتا تھا رباب بھی سرمد کے علاوہ کسی سے بال نہیں بناتی تھی۔اس کی ساری عادتیں اپنے باپ پر گئی تھی۔اور نین نقش بی جان پر۔۔رابیل سے اس نے اس کے ریشمی سلکی بال اور آنکھوں کا رنگ لیا تھا،اس کے علاوہ جو عادت لی تھی وہ یہی کہ سرمد کو دل وجان سے پیار کرنا اور اس کی قدر کرنا ہے۔سرمد کمرے سے آرہا تھا، رباب جو کچھ دیر پہلے بال بنا کر جلدی سے ڈائننگ ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی تھی۔

ننھی رباب پہلے سے ہی اپنی چھوٹی سی کرسی پر بیٹھ کر چمچ سے پلیٹ بجا رہی تھی۔

ماما بھوک لگ گئی ہے!

رابیل نے دوپٹہ درست کیا،اور ایک نوالہ سادہ پراٹھے کا بنایا،پہلے رباب کے منہ میں دیا،پھر سرمد کی طرف رخ کر کے مسکراہٹ کے ساتھ نوالہ اس کے قریب کیا،جیسے برسوں سے یہ عمل اس کے دن کی تکمیل کا حصہ ہو۔

وہ آج بھی اپنے کھانے کا آخری نوالہ پہلے سرمد کو اور پھر رباب کو کھلاتی تھی۔

سرمد نے نوالہ کھایا،اور خلوص سے بولا،

آپکے ہاتھوں میں اللہ نے ذائقہ اتارا ہے بیگم۔

رابیل نے دھیرے سے مسکرا کر آنکھیں جھکا لیں۔

ابھی وہ دوسرا نوالہ بنانے لگی ہی تھی کہ رباب نے چمچ نیچے رکھ کر اچانک بولی،

ڈیڈی؟

سرمد نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جی بیٹا؟

"آپ ہم دونوں میں سے کسی ایک کو چوز کریں۔"

سرمد نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں، نوالہ ہاتھ میں رُک گیا

"کیا مطلب بیٹا؟"

رباب نے ابرو چڑھا کر سنجیدہ انداز میں کہا،

"یعنی یا تو آپ میرے ڈیڈی رہیں۔ یا ماما کے شوہر۔ دونوں ایک ساتھ نہیں۔"

رابیل کا قہقہہ نکلتے نکلتے رک گیا، وہ بے ساختہ اپنی بیٹی کو دیکھنے لگی۔ سرمد نے ہنسی روکنے کی کوشش کی اور سنجیدہ لہجے میں بولا

"یہ تو بڑی مشکل بات ہو گئی۔"

رباب کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا، جیسے عدالت کی جج ہو۔

رابیل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وضاحت دی،

بیٹا، آپ کے ڈیڈی، آپ کے ڈیڈی بننے سے پہلے، میرے شوہر تھے۔

رباب نے فوراً ناک چڑھا کر منہ بسور لیا

"مجھے اچھا نہیں لگا۔"

کیوں، بیٹا؟ سرمد نے پیار سے پوچھا۔

"کیوں کہ وہ میرے صرف ڈیڈی ہونے چاہییں۔ ماما کے نہیں۔"

سرمد نے ہنستے ہوئے کہا

Clubb of Quality Content!

"لیکن بیٹا!! آپکی ماما میری بیوی ہیں میری بیگم ہیں،اور آپ میری بیٹی ہو۔تو دونوں ہی ضروری ہیں۔میرے لیے۔"

رباب نے ہونٹ گول کر کے کچھ سوچا، پھر آنکھیں سکیڑ کر پوچھا۔

"یہ بیگم کیا ہوتا ہے؟"

سرمد جو پانی پی رہا تھا،رباب کی باتیں سن کر اُسے ایک دم کھانسی لگی،۔

"بیگم مطلب!! جس سے شادی کی ہو۔"

رباب نے آنکھیں پھیلائیں، فوراً سوال داغا

"تو آپ نے میرے ساتھ شادی کیوں نہیں کی؟"

اس بار رابیل کی ہنسی چھپ نہ سکی،وہ ہاتھ سے منہ چھپا کر مسکرا دی۔سرمد نے بے بسی سے رابیل کی طرف دیکھا، جیسے مدد مانگ رہا ہو۔

رابیل نے بیٹی کے گال تھپتھپائے اور نرمی سے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوں کہ بیٹا، بیٹیوں سے شادیاں نہیں کی جاتیں۔اُن سے محبت کی جاتی ہے، لاڈ کیا جاتا ہے، اور اُن کے لیے اچھا شہزادہ ڈھونڈا جاتا ہے۔"

رباب نے ناک سکیڑی۔

"مجھے شہزادے نہیں پسند، وہ تو کارٹون میں ہوتے ہیں۔مجھے بس اپنے ڈیڈی کے ساتھ ہی رہنا ہے۔ہمیشہ۔"

سرمد نے اسے گود میں اٹھایا، ماتھے پر بوسہ دیا اور کہا،

"آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی، رباب۔"

آپ میری چھوٹی رانی ہو۔

اور آپ کی ماما میری بڑی رانی ہیں۔بس ہمارا محل مکمل ہے!

رباب نے کچھ سوچ کر کہا۔

تو کیا ہم تینوں بادشاہی کریں گے؟

رابیل نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم تینوں مل کر ایک دوسرے پر محبت کی حکومت کریں گے۔

سرمد نے ہنستے ہوئے کہا

اور ہر صبح آپ ہمیں عدالت میں بلایا کروگی، اور پوچھا کروگی،

ڈیڈی، آج کس کو چوز کریں گے۔؟؟!

رباب نے نخرے سے کہا

ہمیشہ مجھے!

اور وہ تینوں ایک ساتھ ہنس پڑے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جلدی سے ناشتہ فنش کرو پھر ریڈی ہو کر اپوائنٹ پر بھی تو جانا ہے، سرمد نے رباب کو جیسے یاد کروایا۔

اوکے ڈیڈی

(*****)

دوپہر کا کھانا ختم ہوتے ہی پورے گھر میں شام کے ایونٹ کی تیاریوں کی ہلچل پھیل گئی تھی۔ دھوپ ہوتی جارہی تھی اور کمرے میں بکھرے کپڑوں، پرفیوم کی خوشبو اور میک اَپ کی چیزوں سے صاف لگ رہا تھا کہ شام چھ بجے کا فنکشن آج سب کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

رابیل نے سرمد اور رُباب کے کپڑے نکال کر بیڈ پر ترتیب سے رکھ دیے تھے۔ پھر اُس نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں پانچ بج چکے تھے۔ رابیل نے جلدی سے رباب کو تیار کیا۔

اور پھر اُس کے بال بنانے کے لیے ڈریسنگ سے برش اٹھایا اور آہستہ آہستہ رباب کے پیچھے چلنا شروع کیا۔ رباب اپنی مہرون کلر کی باربی فراک میں ادھر اُدھر ٹہلتی جارہی تھی، نہ اپنی ماں کی کوئی بات سن رہی تھی نہ پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی۔ کیونکہ اُسے پتہ تھا کہ اگر رابیل اس کے بال بنائے گی تو بال بنانے سے زیادہ وہ ان کو اور الجھا دے گی۔ اس لیے وہ غلطی سے بھی رابیل کے ہاتھ نہیں لگ رہی تھی۔

"رباب، میرے پاس آؤ، میں آپ کے بال بنا دوں؟؟" رابیل کمرے میں اُس کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی بول رہی تھی۔

رباب بغیر رکے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ چھوٹی سی ناک سکیڑتے ہوئے وہ ناراضگی سے بولی،

"نو ماما، آپ کو ہئیر اسٹائلز نہیں بنانے آتے۔ ڈیڈی شاور لے کر آئیں گے تو بنا دیں گے۔"

رابیل نے جلدی سے قدم بڑھا کر اُسے بازوؤں سے پکڑا اور پھر مضبوطی سے بیڈ پر بیٹھا دیا۔

"ڈیڈی آپ کے ہئیر ڈریسر نہیں ہیں جو آپ کے بال بنائیں۔ میں بنا رہی ہوں اب خاموش رہو"

رابیل انتہائی سنجیدگی سے اس کے بالوں میں برش چلانے لگی۔

رباب نے منہ پھولایا، فراک کا گھیر آگے کر کے بیٹھ گئی۔ رباب کا رنگ دودھ جیسا سفید تھا، بال اور آنکھیں بالکل رابیل جیسی تھیں۔ پیاری تو وہ تھی، لیکن سرمد کی طرح حد کی نفاست پسند اور تھوڑی مغروری بھی تھی۔

رباب پھر آہستہ سے بڑبڑائی،

"ماما آپ کو ہئیر اسٹائلز نہیں بنانے آتے۔" وہ منہ پھولا کر بول رہی تھی۔

رابیل نے بالوں کی لٹیں سنوارنے کی کوشش کی مگر اس کوشش میں رباب کے بال تھوڑے کھنیچ بھی رہے تھے۔رباب نے تکلیف سے آنکھیں بڑی کیں۔

"نہیں بنانا آتا تو اب آجائے گا۔پہلے میرے پاس ایکسپیریمنٹ کرنے کے لیے کوئی نہیں تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی پیاری بیٹی دی ہے تو اب میں سارے ہنر سیکھ ہی جاؤں گی۔سارے ایکسپیریمنٹ آپ پر کرونگی۔"

وہ دوبارہ تیزی سے بال بنانے لگ گئی،

"ماما میں کوئی ڈمی نہیں ہوں کہ آپ سارے ایکسپیریمنٹ مجھ پر کریں۔"

اب کی بار رابیل سے غلطی سے اس کے بال کھیچے گئے جس پر رباب چلائی۔

ڈیڈی!

ڈیڈی!

اور جھٹکے سے بیڈ سے اتر کر رابیل کی فرار سے بھاگ نکلی۔

سرمد کا شاور آن تھا، پانی کے شور کے باعث اسے اپنی بیٹی کی آواز سنائی نہیں دی ورنہ رباب کی ایک آواز لگانے کی دیر ہوتی تھی سرمد اپنے سارے کام چھوڑ کر اُس کے پاس آجاتا تھا۔

رباب پورے سرمد مینشن میں رباب تیزی سے دوڑتی پھر رہی تھی اور رابیل اس کے پیچھے ہاتھ میں برش لیے دوڑی جا رہی تھی۔

رباب چیختی رہی!

"ڈیڈی باہر آجائیں! آپ پہلے ہی بہت پیارے ہیں، آج اگر جلدی شاور لے لیں تو کچھ نہیں ہوگا! آپ کی وائف مجھے گنجا کر دے گی!"

"جب بھی رابیل اُسے ڈانٹتی یا اس کے بال سختی سے سنوارتی تھی تو، رباب ضد میں اسے ماما کہنے سے انکار کر دیتی اور سرمد کی وائف کہہ کر پکارتی تھی۔"

وہ ایک اور چیخ مارتی بھاگ رہی تھی۔ سارے ملازم باہر آکر ان دونوں کو دیکھنے لگے نہ جانے کتنے عرصے بعد یہ مینشن ایک کھل کھلاتا ہوا گھوارہ لگ رہا تھا۔ جہاں پہلے صرف سرمد اکیلا رہتا تھا اب وہی اس کی بیٹی کی آوازیں پورے مینشن میں گونج رہی تھیں۔

رباب آگے آگے تھی اور رابیل اس کے پیچھے پیچھے۔

"ڈیڈی اب آپ کی شادی ہو گئی ہے! آپ کے پاس اپنی بیوی ہے پھر کیوں اتنی تیاریاں! پلیز جلدی آجائیں، میں گنجی ہو جاؤں گی! وہ دوڑتے ہوئے سرمد کو مسلسل آوازیں لگا رہی تھی۔"

شاور لینے کے بعد سرمد واش روم سے نکلا، اس کے گیلے بال اس کے چہرے پر آرہے تھے۔ واش روم سے نکل کر اس نے کمرے میں ایک نظر دوڑائی۔

کمرے کی حالت دیکھ کر اس نے حیرت سے پلکیں جھپکیں۔

ڈرئسنگ ٹیبل کے سامنے برش بکھرے تھے، رابیل بھی کہیں نظر نہیں آرہی تھی اور رباب بھی غائب۔

سرمد پریشانی میں کمرے سے بھاگا اور باہر پہنچا۔ اس نے سیڑھیوں سے دیکھا کہ صوفے کے ایک طرف رباب آگے آگے بھاگ رہی تھی اور رابیل اس کے پیچھے، ہاتھ میں برش ابھی بھی تھاما ہوا تھا۔

رباب پھر چیخی،

ڈیڈی!

سرمد فوراً سیڑھیاں نیچے اترا اور ایک ہی جھٹکے میں رباب کو اپنی گود میں اٹھالیا۔

رابیل نے لمبی سانس لی، جیسے سارا غصہ اور تھکن اس کے ساتھ نکل گئی ہو۔

رابیل نے ہاتھ آگے کیا!

"اس کے بال تو میں ہی بناوں گی، اسے مجھے دے دیں۔"

رباب نے فوراً سرمد سے چمٹتے ہوئے کہا،

"نو ڈیڈی۔ آپ کی وائف کو میرے بالوں سے جلن ہوتی ہے۔ وہ نہیں چاہتیں کہ آپ کو ان کے علاوہ کسی اور کے بال اچھے لگیں۔ اسی لیے تو ہئیر اسٹائل بنانے کے چکر میں میرے سارے بال کھینچ رہی تھیں"

اس کی آواز، اس کا انداز، مکمل رابیل کی نقل تھا۔

سرمد کو یہ سن کر ہنسی آئی، لیکن اس نے ہنسی روک لی تھی، کیونکہ اگر وہ ہنس پڑتا تو رباب کے ساتھ ساتھ اس کو بھی ڈانٹ پڑ جانی تھی رابیل سے۔

سرمد نے نرمی سے کہا!

"میں بنادیتا ہوں نا اس کے بال۔ آپ شام کے ایونٹ کے لیے تیار ہو جائیں۔"

وہ رابیل سے برش لینا چاہتا تھا مگر رابیل نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

رابیل کی آنکھوں میں غصہ چمکا، میں اس کی ماں ہوں یا آپ؟

"میں اس کے ہیئر اسٹائل خود بناوں گی،"

سرمد نے ب پھر سنجیدگی سے جواب دیا،

"دیکھیں آپ اس کے بالوں کی ذمہ داری مجھے دے دیں، میں اپنی بیٹی کو اس عمر میں گنجا نہیں کروا سکتا۔ اتنے خوبصورت بال ہیں اس کے، ان کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ پلیز برش دے دیں"

رباب نے فوراً موقع غنیمت جانا،

"دے دیں ڈیڈی کو۔ میں آپ سے ہئیر اسٹائل نہیں بنواؤں گی۔ لاسٹ ٹائم بھی کوشش کی تھی لیکن پھر بھی اچھا نہیں بنا تھا، اور بعد میں ڈیڈی نے ہی بنایا تھا۔ ویسے بھی ہم بہت لیٹ ہو رہے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل نے تھوڑے توقف کے بعد برش سرمد کی طرف بڑھادیا۔اور پھر خفگی سے بولی،

"جو دل کرتا ہے آپ دونوں کریں۔میرے کمرے میں آنے کی اب ضرورت نہیں۔آپ لوگوں کا سامان دوسرے روم میں شفٹ ہو جائے گا۔آج کے دن آپ دونوں مجھ سے کوئی بات نہیں کریں گے۔وہ پیر پٹختی ہوئی اوپر چلی گئی۔"

رباب نے گردن موڑ کر سرمد کو دیکھا،سرمد صوفے پر بیٹھ گیا اور رباب کو اپنی گود میں بٹھا کر اس کے بال بنانے لگا۔

"ڈیڈی،آپ کی وائف زیادہ غصہ کرنے لگ گئی ہیں اب؟؟رباب بال بنواتے ہوئے بول رہی تھی۔"

سرمد نے بال بناتے ہوئے آہستہ سے کہا،

"کیوں کہ آپ نے میری وائف کو بہت تنگ کر کے رکھا ہے اس لیے۔"

رباب فوراً بولی،

Clubb of Quality Content

''لیکن ڈیڈی، انہیں ہئیر اسٹائلز نہیں بنانے آتے تو پھر وہ میرے پیارے بالوں پر ظلم کیوں کرتی ہیں؟''

''میں نے آج تک یہ کہنے کی غلطی نہیں کی کہ میری بیوی کو ہیر سٹائل نہیں بنانے آتے، اور آپ تو ڈائریکٹ اس کے منہ پر بول رہی تھی، غصہ کرنا تو بنتا تھا ناں۔ مجھ میں آج تک اتنی ہمت نہیں آئی۔ وہ مسکراتا ہوا اس کے بال بنا کر بول رہا تھا۔''

آپ مما سے ڈرتے ہونگے، میں نہیں۔ وہ تھوڑا نخراد کھا کر بولی۔

''اچھا آپ نہیں ڈرتی؟؟''

''نہیں،''

اوکے، میں آپ کی مما کو آواز لگا کر پوچھتا ہوں کہ رباب آپ سے نہیں ڈرتی، سرمد نے رابیل کو آواز لگانے کے لیے منہ کھلا ہی کہ رباب نے پیچھے مڑ کر اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

''ڈیڈی!! آپ میری ٹیم میں ہوتے ہوئے کیوں ایسا کر رہے ہیں؟؟''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ٹھیک ہے میں بھی ڈرتی ہوں مماسے۔ لیکن انہیں میرے بالوں پر ظلم نہیں کرنا چاہیے تھا۔ وہ منہ بنا کر بولی۔"

سرمد اس کی باتیں سنتے ہوئے دھیرے دھیرے اس کے بال بھی سنوارتا رہا، اور کافی دیر ان باپ بیٹی کی باتیں ہوتی رہی۔

(*****)

ہال کے باہر ریڈ کارپٹ بچھا ہوا تھا، فلیش لائٹس مسلسل جھپک رہی تھیں، اور میڈیا نمائندے ایک سے بڑھ کر ایک آرٹسٹ اور بزنس پرسن کا انتظار کر رہے تھے۔

سرمد، رابیل اور رباب تینوں شاندار انداز میں ایونٹ پر پہنچے۔ سرمد اپنے ٹکسیڈو میں بے حد پرکشش لگ رہا تھا۔ رابیل نے مہرون کلر کا لانگ فراک پہنا تھا، جس کے گھیرے پر کام ہوا تھا باقی وہ سادہ سا تھا، دوپٹہ اس نے ایک طرف کر کے کندھے پر لیا تھا اور دوسری طرف سے ہاتھ میں پکڑا تھا، سرمد کو رابیل دوپٹے میں زیادہ اچھی لگتی تھی اس لیے رابیل بھی ایسے ہی کپڑے پہنتی تھی جن کے ساتھ دوپٹہ ہو، اور رباب اپنی مہرون باربی فراک میں بالکل ڈول لگ رہی تھی، رابیل جہاں پہلے بی جان کے ساتھ ٹوئننگ کرتی تھی اب وہ رباب کے ساتھ

کرتی ہے۔ سرمد نے ایک ہاتھ میں رابیل کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے رباب کو اٹھایا ہوا تھا۔

وہ تینوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے، میڈیا کا سارا فوکس ان پر تھا،

آج رابیل کو لگاتار تیسرے سال بیسٹ پینٹر آف دی ایئر کا ایوارڈ ملنے والا تھا، جبکہ سرمد حسبِ روایت بیسٹ بزنس ٹائیکون اور گیلری اونر کا خطاب لیتا آرہا تھا۔

ہال کے اندر داخل ہوتے ہی تالیوں کی آواز بلند ہوئی۔ لوگ ان تینوں کو دیکھ کر مسکرا اٹھے۔

سرمد کے گرد توجہ ہونی ہی تھی مگر آج رابیل کی شخصیت بھی پورے وقار کے ساتھ چمک رہی تھی۔

رباب فخر سے اپنی چھوٹی سی ناک اوپر کرتی سب کو دیکھتی جاتی اور اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے سرمد اور رابیل کے درمیان اپنی کرسی سنبھال لی۔

اسٹیج کے سامنے لگی روشنیاں پورا ہال جگمگا رہی تھیں۔ کیمرے، ویڈیوز، موبائل فلیش، سب ایک ساتھ چل رہے تھے۔ تقریب کا آغاز ہوا، موسیقی بجی، اور میزبان نے

Clubb of Quality Content

ایک ایک کر کے آرٹسٹوں کا تعارف کروانا شروع کیا۔ پھر ایوارڈز کا سلسلہ آگے بڑھا۔ کچھ لمحوں بعد اسٹیج سے اعلان ہوا،

اس سال کا بیسٹ بزنس ٹائیکون ایوارڈ جاتا ہے، مسٹر سرمد سکندر قریشی کو، ساتھ ہی پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

سرمد سٹیج پر گیا، ساری لائٹس سرمد کے گرد تھیں،

رباب فوراً اپنی جگہ سے چھلانگ لگا کر کھڑی ہو گئی،

"آئی ایم سو پراؤڈ آف یو ڈیڈی!! آئی لو یو،"

ہال کے لوگ چونک کر اس چھوٹی سی بچی کی طرف پلٹے۔ کچھ لوگ ہنس پڑے، کچھ نے محبت سے تالیاں بجائیں۔

وہ واحد بچی تھی جو پورے ہال میں فرنٹ رو میں بیٹھ کر سب کی توجہ کھینچ رہی تھی، جہاں پہلے سرمد سرخیوں میں ہوتا تھا اب رباب تھی۔ وہ اپنی کیوٹ حرکتوں سے سب کی توجہ اپنی طرف کروا ہی لیتی تھی۔ کوئی نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے نظریں نہیں ہٹا پاتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے ایوارڈ ریسیو کیا۔

رباب نیچے سے دونوں ہاتھ اوپر کر کے تالیاں بجاتی رہی۔ سرمد کی نظریں دور سے اسے دیکھ کر مزید چمک اٹھتی تھیں۔

پھر اگلی اناؤسمنٹ ہوئی،

بیسٹ پینٹر آف دی ایئر ایوارڈ گوز ٹو!! مس رابیل سرمد سکندر قریشی!

رابیل کے دل نے ایک لمحے کے لیے دھڑکنا چھوڑ دیا۔ پھر وہ دھیرے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ سٹیج پر پہنچی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رباب پھر سے اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی

"آئی لو یو ممی!! آئی ایم سو پراؤڈ آف یو ٹو"

اس بار ہال میں پہلے سے دوگنی تالیاں بجیں۔

آج رابیل کی آنکھوں میں نہ خوف تھا نہ کیمرے سے گھبراہٹ۔ سرمد نے اسے پچھلے دو سال میں وہ اعتماد دیا تھا جو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

ایوارڈ لیتے ہوئے رابیل نے دل میں سرمد کا شکریہ ادا کیا۔

جیسے ہی وہ نیچے آئیں، فوٹو گرافرز نے چاروں طرف سے انہیں گھیر لیا۔

میڈیا والے بولے

میڈم، ایک سولو شٹ

اس کے بعد

میڈم، ایک دو سوال پلیز

رابیل مسکراہٹ کے ساتھ کیمرے کا سامنا کرتی رہی۔ آوازیں، فلیش، مائیک اور وہ، پوری شان سے کھڑی۔

کچھ دور سرمد اور رباب ایک سائیڈ پر کھڑے اپنی لیڈی کو دیکھ رہے تھے۔ سرمد کی آنکھوں میں فخر کی چمک تھی رباب کے چہرے پر محبت تھی۔

جب فوٹو گرافر ایک کے بعد ایک پوز لیتے رہے، سرمد نے آہستہ سے رباب سے کہا،

"تمہاری ماما آج بہت پریٹی لگ رہی ہیں نا؟"

رباب نے گردن اکڑا کر جواب دیا،

"جی!، لیکن ڈیڈی ماشاءاللہ بولتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے مما کو آپ کی نظر سب سے زیادہ لگتی ہے۔ وہ سرمد کے کان کے قریب جھک کر بولی۔"

"میری نظر کیوں لگے گی۔ میں ہمیشہ آپ کی مما کو دیکھ کر ماشاءاللہ بولتا ہوں۔"

"لیکن پھر بھی ڈیڈی!"

وہ دونوں ہنس پڑے۔ پھر فوٹو گرافر نے آواز لگائی

سرمد سر، فیملی شٹ پلیز، سرمد نے رباب کو اٹھایا اور رابیل کے پاس آ کھڑا ہوا۔

رابیل نے سرمد کے قریب ہوتے ہی ایک پل کو آنکھیں جھکائیں، پھر فوراً سنبھل کر کیمرے کی طرف دیکھا۔

وہ تینوں اسٹیج کے سامنے کھڑے تھے، رابیل کے چہرے پر نرمی تھی، سرمد کے چہرے پر وقار،

اور رباب کی مسکراہٹ میں معصوم شوخی۔

کیمرے کے سامنے پورا فیملی شُوٹ ہوا۔

پوز بدلتے رہے، فوٹو گرافر کے شور بڑھتے رہے، مگر ان تینوں کی جوڑی، پورے ایونٹ میں سب سے الگ، سب سے متاثر کن، سب سے خوبصورت نظر آرہی تھی۔

تقریب ختم ہوتے ہی لوگ ان کے پاس آکر مبارکباد دیتے رہے۔

رابیل ہر تعریف پر مسکرا رہی تھی، مگر سرمد ہر تعریف پر اس سے بھی زیادہ مسکراتا تھا، جیسے یہ سب کچھ رابیل کی بدولت ہی ممکن ہو،

اور رباب، وہ ہر شخص کو کہتی جا رہی تھی

یہ میرے ڈیڈی ہیں، اور یہ میری ممی، ہال میں ان تینوں کے گرد ایک دائروی روشنی بنی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

(*****)

ایونٹ ختم ہو چکا تھا۔ رات کی ٹھنڈی ہوا باہر دروازے کے پاس کھڑی گاڑی کے گرد پھسل رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد نے رابیل کے لیے دروازہ کھولا، رباب پچھلی سیٹ پر چھلانگ مار کر بیٹھ گئی، اور تینوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

گاڑی کی ہیڈلائٹس سڑک پر لمبی چمکتی لکیریں بناتی جارہی تھیں۔

رابیل اپنے دوپٹے کو سنبھال رہی تھی جبکہ سرمد سڑک پر دھیان رکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

پیچھے سے رباب نے اچانک آواز لگائی

"ماما!! اب آپ نے ٹریٹ دینی ہے۔"

رابیل نے حیرت سے اپنی طرف اشارہ کیا

میں نے؟؟

رباب نے ہاں میں گردن ہلائی

"جی!! آپ نے۔"

رابیل نے نظریں گھمائیں۔ تو پھر ڈیڈی سے کیوں نہیں لینی؟ وہ بھی تو ایوارڈ لے کر آئے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رباب نے ناک سکڑ کر فوراً جواب دیا،

"نہیں!! وہ میری ٹیم میں ہیں۔اور میں اپنے ڈیڈی کا نقصان کیسے کروا سکتی ہوں؟"

رباب آگے جھکی اور سرمد کے گال پر پیار دیا۔پھر پوری مضبوطی سے اعلان کیا،

اسی لیے ماما، آپ ہمیں ٹریٹ دیں گی۔

رابیل نے حیرت سے اسے دیکھا

"اچھا!! تو اس ٹریٹ میں اب آپ کے ڈیڈی کہاں سے آ گئے؟ میں انہیں تو بالکل نہیں دینے والی،

اگر آپ اکیلی نے لینی ہے تو میں اس بارے میں بھی سوچ لوں گی،"

سرمد نے دبی دبی ہنسی کے ساتھ اس کا چہرہ ریئر ویو مرر میں دیکھا۔

رباب آگے جھکتے ہوئے بولی

"ماما!! آپ ٹریٹ دیں گی۔اور ٹریٹ بھی آپ کے اس مینشن میں ہو گی جو ڈیڈی نے آپ کو گفٹ کیا ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں،

"یہ آپ کو کس نے بتایا؟"

رباب نے مکمل فخر سے جواب دیا،

"ڈیڈی مجھے اپنی ساری باتیں بتاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں اس دنیا میں آئی تو خوشی میں انہوں نے آپ کو وہ گفٹ دیا۔

تو پھر اس پر آپ سے زیادہ میرا حق بنتا ہے۔ ملا تو میری وجہ سے تھا نا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سرمد نے معنی خیز نگاہ رابیل پر ڈالی،

"پوائنٹ ہے۔"

رابیل نے گھور کر سرمد کو دیکھا،

"بالکل پوائنٹ نہیں ہے۔"

سرمد نے ہنستے ہوئے بات بدلنے کی کوشش کی

"چلو یہ ساری باتیں چھوڑو۔ میں ٹریٹ دوں گا آپ دونوں کو۔"

رباب فوراً چیخ پڑی

"نو ڈڈی، آپ کیوں دیں گے؟ ماما دیں گی۔"

سرمد نے آہستہ سے کہا

"میں نے آپ کی ماما سے وعدہ کیا تھا کہ میں انہیں کسی مشکل میں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔"

"اور ابھی مجھے لگ رہا ہے میری بیوی پھنس گئی ہے۔ میری بیٹی اس سے ٹریٹ لے کر ہی چھوڑے گی۔"

رباب نے فوراً مقابلہ جیتنے والے انداز میں کہا

"تو وہ تو میں لوں گی ہی، لیکن ٹریٹ ماما دیں گی، اوکے؟"

سرمد نے پیار بھری نظروں سے رباب کو دیکھا،

"میں دوں گا۔ بس بات ختم۔"

رباب نے آخر میں فیصلہ سنا دیا

"ٹھیک ہے، آپ دیں۔ لیکن ماما والی ٹریٹ پھر بھی ہو گی۔"

Clubb of Quality Content
novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل نے دونوں کو بے بسی سے دیکھا۔یہ دونوں باپ بیٹی کسی فوج کی طرح متحد ہو کر اسے ہرانے آئے تھے۔

گاڑی سڑک پر رواں دواں تھی۔رات گہری ہوتی جارہی تھی۔ہیڈلائٹس راستہ چیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھیں۔

پیچھے رباب ہنستی جارہی تھی،

آگے سرمد اور رابیل یک دوسرے کو خاموشی سے دیکھتے، مسکراتے، سمجھتے جارہے تھے۔

ان کا سفر،

ان کی شام،

ان کے ایوارڈز،

اور اب گھر کی طرف واپسی

سب کچھ ایک مکمل زندگی کی کہانی کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔

ان کی فیملی مکمل تھی۔

اور یہی سفر، یہی رات، یہی ہمّت، یہیں مکمل ہو گئی۔

(*****)

"محبت کے ساتھ مرحلے۔۔۔ور اُس سے بھی آگے"

کہا جاتا ہے، محبت سات مرحلوں سے گزر کر مکمل ہوتی ہے۔

لیکن سرمد کے لیے، رابیل کے ساتھ محبت مکمل نہیں ہوئی تھی، وہ اُس کے ساتھ فنا ہوئی تھی۔

محبت کا پہلا مرحلہ۔!

"نظر"

وہ دن، وہ لمحہ، جب سرمد کی نظریں پہلی بار رابیل سے ٹکرائیں، کائنات نے جیسے سانس لینا چھوڑ دیا تھا۔

وہ چہرہ، وہ سکوت، ایسا لگا جیسے وقت اُس کی آنکھوں کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا ہو۔

رابیل اس کے لیے صرف ایک لڑکی نہیں تھی، وہ پہلی نظر میں مقدر جیسی لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"پسند "

پھر اُس نے اُس کی خوشبو کو محسوس کیا، یہ پسند، معمولی پسند نہ تھی، یہ ایسی کشش تھی جو خاموشی سے رگوں میں اترتی گئی۔

"محبت "

رابیل کے لیے سرمد کی محبت بے پناہ تھی،

بے شروط، بے خوف، اور بے حد،

وہ محبت جو دنیا کے شور میں بھی خاموشی سے پکارتی رہی،

جو کسی وعدے کی محتاج نہ تھی، بس دل کی اندرونی روشنی بن گئی۔

اگر پوری دنیا بھی ساتھ چھین لیتی،

رابیل ایک بار 'میرا' کہہ دیتی، تو سرمد کے لیے وہی کافی ہوتا تھا۔

"عشق "

پھر وہ وقت آیا جب رابیل کی غیر موجودگی اسے گوارہ نہ تھی، رابیل کا ہونا سرمد کے دن میں اجالے کی طرح تھا، اور اس کا نہ ہونا جیسے سرمد کی پوری دنیا تاریک ہو گئی تھی۔

رابیل کی موجودگی تھی۔ رات چاندنی نہیں، اُس کی سانسوں کی روانی تھی۔

یہ عشق ایسا تھا کہ وہ رابیل کے نہ ہونے میں مرنے لگا، اور صرف اُس کے لمس، اُس کے وجود سے جینے لگا۔

"عقیدت"

رابیل کے آگے سرمد کا لہجہ کانپنے لگتا، نظریں جھک جاتیں، اور سانسیں دھیرے چلنے لگتیں۔

اُس کے لیے رابیل عورت نہیں رہی تھی، وہ یقین بن گئی تھی، ایمان بن گئی تھی۔

جیسے کوئی سجدے میں جھک جائے، ویسا جھکاؤ سرمد کی آنکھوں میں آگیا تھا، جب بھی رابیل" سامنے آتی تھی۔

"عبادت"

رابیل اُس کے لیے وضو کے بعد کی دُعا بن چکی تھی۔

ایک ایسی عبادت، جس میں بدن بھی شامل تھا اور روح بھی۔ وہ رابیل سے صرف محبت نہیں کرتا تھا،

اُسے رب کی رضا کے لیے چاہتا تھا۔ سرمد نے اُس کے ہر دُکھ پر صبر کیا، ہر پل اُس کی دعا مانگی، ہر لمحے اُسے اپنی پاکیزگی میں لپیٹا۔

"جنون"

اور پھر، آخری درجہ۔

جنون۔

وہ مرحلہ جہاں ہوش، ذات، اَنا، خواہش، سب جل جاتے ہیں۔ جہاں محبت بندگی بن جاتی ہے،

اور بندگی دیوانگی۔

سرمد کے لیے رابیل فقط بیوی نہ تھی،

وہ اس کی کل کائنات تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر وہ آنکھ بند کرتا تو رابیل

اگر وہ خواب دیکھتا تو رابیل

اگر وہ جاگتا تو بھی رابیل

ایسا جنون، جس میں خود سرمد بھی باقی نہ رہا،

بس رابیل۔۔۔اُس کے ہر گوشے میں۔

سرمد کو رابیل سے محبت نہیں تھی،

وہ اُس سے محبت کے ساتوں درجوں سے بھی آگے چاہت کرتا تھا۔

جہاں لفظ ختم ہو جائیں،

جہاں وقت جھک جائے،

جہاں دعا بھی خاموش ہو جائے، بس وہیں سرمد کی محبت شروع ہوتی تھی

---------ختم شد---------

Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842